بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست فواید نجم الواعظین

تالیف واعظ شیرین زبان ناصح خوش بیان مولانا مولوی حاجی نجم الدین صاحب
مطبع گلزار ابراہیم بمبئی میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللهم یا من علم عجزی عن حمده اسألك بأكمل حامد لك
الذی كشفت له عن حقایق اسمائك وصفاتك ودقایق تجلیاتك
فعرفك معرفة تلیق بكمالاتك وان تصلی وتسلم علیه
صلوة وسلاما لا یفنیان بكمالك الاقدس علی وجوده الانفس وان
تعم بما تورده من شرایف صلواتك وسلاماتك دوائر وجوده الجسمی
ووجوده المعنوی وما یتعلق بهما من عالمی الخلق والامر حتی لا تدع
یا ربنا احدا من انبیائك ورسلك وملائكتك وصالحی عبادك
الا وقد شمله التعمیم بذلك الفضل العظیم قال الله تعالی اِنَّ اللّٰهَ وَ
مَلٰئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا تحقیق کہ اللہ تعالی اور ملائکہ اوسکے درود خوان ہیں نبی پاک پر اے
مومنو جو ایمان لائے ہو درود پڑھو اور سلام بھیجو نبی پاک پر اے عزیزو

حدیث شریف مین وارد ہے کوئی مقدمہ معرض قبول کو نہین پہنچتا تا آنکہ
اول و آخر درود شریف نہو

رباعی

گر شرع محمدی لوا، تو بود
امروز درود احمد ثنا گوئی تا که

هر لحظه درود او نوا دتو بود
فردا چمن جنان سرا تو بود

اللهم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما صلیت علی
سیدنا ابراهیم و علی آل سیدنا ابراهیم و بارک و سلم اما بعد
سپاس و ستایش ملک العلام و درود نا معدود او پر سید انام کے
جو تکمیل ایمان کے لئے لابد ہے ۔ معلوم ہو کہ اکثر کتب جو فن وعظ مین مشہور
و معروف ہین بطرز ابواب و مجالس علیحدہ علیحدہ زبان فارسی و عربی سے مروج
ہونیکے باعث اکثر اشخاص قادر نہو سکتے ہین کیونکہ اس ممالک مین زبان
اردو سے اظہار وعظ ہو رہا ہے اور ایک ہی آیت کی تشریح مین طرز وعظ پر
کوئی ایک رسالہ نظر نہ پڑا تا کہ عموماً نفع پہونچے لہذا ابندہ عاصی پر معاصی
حاجی محمد نجم الدین علی غفر اللہ لہ و لوالدیہ بغرض حصول ثواب
الی یوم القیامہ و نیز حصول فائدہ خاص و عام مدت مدید سے وعظ گوئی کا
خیال رکھتا ہے اور بواسطہ اس ذکر خیر کے خاتمہ خیر کا امیدوار ہے
تشریح آیت صوم کی بطریق وعظ تحریر کرکے بلحاظ مطابقت نام اس
عاصی کے رسالہ کو موسوم بہ نجم الواعظین کیا تا کہ ملاحظہ سے اس رسالہ کے
ہر مومن کو تصفیہ نور ایمان کا ہو آمین ثم آمین

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قال اللہ سبحانہ تبارک و تعالی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ

كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ خلاصہ آیت اے
لوگو جو ایمان لائے فرض کیا گیا اوپر تمہارے روزہ جسطرح کہ فرض کیا گیا
تھا امم سابقہ پر تاکہ پرہیز کرو تم گناہون سے حسن بصری رضی اللہ عنہ نے
فرمایا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ یہ وہ پکارہے کہ بمجرد سماعت اس ندا کے اوامر پر قیام
اور نواہی سے پرہیز پیدا ہوتا ہے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا قول ہے
کہ یہ وہ ندا ہے کہ صاف اشارہ ہے طرف معرفۃ سابقہ اور صحبت قدیمہ کے
اور لفظ اٰمَنُوْا اشارہ ہے طرف ایک رمز معلوم کے جو درمیان منادی
اور منادی کے واقع ہے اے عزیز وہ کونسی معرفت ورمز ہے اگر
عقل سلیم اور نظر نور ایمان سے تامل کریں منکشف ہوتا ہے کہ یہ وہ بیان
ہے جو کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کے زمرہ مین داخل ہوا کس لئے
کہ لوح محفوظ پر فضیلت امت محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے روز میثاق
ثبت ہو چکی اور شرح صدر نور سے ایمان کے ایمان والونکا پایا گیا
جسطرح اللہ تعالی نے فرمایا اَفَمَنْ شَرَحَ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ
رَّبِّہٖ مراد شرح صدر سے ایک استعداد ہے جو موجود ہے فطرۃ الناس مین
از وجہ شدت استعداد مذکور کے خارج ہوتا ہے بالقوہ سے طرف
بالفعل کے اونی سبب ہے مثل ایک کے کہ تھوڑی آتش سے طلا و نقرہ ہوتا ہے
اور جسوقت کہ نفس بعید ہو قبول کرنے سے انوار الہی کو بسبب طالب
ہونے جسمانیات کے پس استعداد مذکور مفقود رہتا ہے جسوقت تو یہ
مقدمہ پایا ظاہر ہوگا یک نور جھکو نور کیا گیا ہے نور عبادت ہے ہدایت
و معرفت سے تا زمانیکہ شرح صدر نہو نور بھی حاصل نہین ہوگا گویا قول
اللہ تعالی کا بایں طور رمز رکھتا ہے افمن شرح صدرہ للاسلام ای

لمن طبع علی قلبہ خلاصہ یہ ہے ایا کون شخص ہے جو کشادہ کیا ہے اللہ تعالی نے سینہ اوسکا قبول اسلام کے لئے مانند اوس شخص کے کہ جو ثبت کیا قلب پر اوس شخص کے نور کو وقتیکہ شرح صدر ہوا منور ہوگا قلب اوسکا مثل طبع کرنیکے بمثال یک سوراخ کے جسقدر سوراخ زیادتی پاویگا روشنائی زیادہ اخذ کریگا علی ہذا القیاس جسقدر شرح صدر ہوگا اوسقدر نور ایمان کا حاصل کریگا **فایدہ** ندا دو قسم پر ہوتے ہین ندا علامت اور ندا کرامت یعنی ندا تعرف کی اور ندا فضیلت کی ندا فرمایا تمامی انبیا کو ندا علامت سے فرمایا یا آدم یا نوح یا ابراہیم یا موسی یا عیسی اور ندا فرمایا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ندا کرامت سے یا ایہا النبی یا ایہا الرسول یا ایہا المزمل جمیع امم سابقہ کو ندا علامت سے فرمایا توراۃ مین قوم موسی علیہ السلام کے لئے یا ایہا المساکین فرمایا اور قوم عیسی علیہ السلام کو انجیل میں یا ابناء الماء والطین فرمایا جسوقتکہ توجہ فرمایا طرف امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ندا کرامت سے قرآن مجید مین اسی مقام سے زاید ذکر فرمایا خطاب سے یا ایہا المؤمنون کے پس جو شخص اس خطاب مین داخل ہوا حاصل کیا چہ خصوصیات کو اول محبت الہی کو قال اللہ تعالی یحبہم ویحبونہ دویم نصرت الہی کو قال اللہ تعالی وکان حقا علینا نصر المؤمنین سیوم عزت قال اللہ تعالی وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین چہارم رحمت قال اللہ تعالے وکان بالمؤمنین رحیما پنجم فضل و مغفرت قال اللہ تعالی وبشر المؤمنین بان لہم فضلا ششم شفاعت عظمی قیامت کے روز قال اللہ تعالے بشر الذین آمنوا ان لہم قدم صدق عند ربہم **فایدہ** مراد فرضیت صوم سے

اقسام ندا

معنی خطاب یا ایہا الذین آمنوا

یہ ہے کہ قہر کرنا دشمن خدا پر یعنے توڑنے سے نفس امارہ کے قلت اکل و شرب سے اور نفس کو اپنے ذلیل رکھنا اور مشروعیہ صوم کی اس وجہ یہ ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا عقل کو پس فرمایا متوجہ ہو طرف میرے عقل حسب حکم آلہی متوجہ ہوئی بعد از حکم فرمایا پلٹ حسب حکم آلہی پلٹی بعد از فرمایا میں کون اور تو کون عقل نے جواب دیا تو رب ہے میرا اور میں عبد ضعیف تیرا ہوں اللہ تعالی نے فرمایا یا عقل ما خلقت خلقا اعز منک اے عقل کوئی ایک خلقت نہیں پیدا کیا میں عزیز تر نزدیک میرے سوائے تیرے اسلئے اللہ تعالے نے انسان کو اشرف مخلوقات کیا کہ قوت عاقلہ مدرکہ رکھتا ہے حقایق اشیا کے لئے جس وجہ سے تجلی پاتا ہے انوار معرفت آلہی سے

نظم

تا نیامد جان آدم آشکار | رہ ندانستند سوی کردگار
راہ پدید آمد چو آدم شد پدید | زو کلید ہر دو عالم شد پدید

نظم

شد ظہور او کلی نور نور | گنج مخفی از وی آمد در ظہور
گنج مخفی بود زیر خاک کرد | خاک را تابان تر از افلاک کرد

اور اللہ تعالے نے فرمایا ولقد کرمنا بنی آدم یعنی آدم کو بر نفس و بحر قلب عطا کیا مراد بر سے ظہور صفات کا اپنے کیا مراد بحر سے مستور کیا حقایق ذات کو اپنے بیچ ذات آدم کے اسلئے فضیلت مومنین کی ثابت ہوتی ہے جو ظاہر مومنین کا مجاہدہ سے آراستہ باطن تحقیق مشاہدہ سے پیراستہ اسی تنویر کا سبب ہی جو خلعت یحبہم و یحبونہ سے سرفراز کیا فاذکرونی اذکرکم سے وارین کی

نجات عنایت فرمایا نظم

آدمی چیست صورت جامع	صورتش خلق حق در ولامع
متصل با حقائق جبروت	مشتمل بر دقایق ملکوت

اے عزیز اللہ تعالی اس بحر مین چند کشتیان چھوڑا عبور دریا کے لئے اگر کوئی شخص کشتی توکل پر سوار ہوا دریائے شغل سے ساحل فراغت پر پہونچا اگر کشتی قناعت پر سوار ہوا دریای حرص سے ساحل زہد پہ پہونچا اگر کشتی رضا پر سوار ہوا دریاے غم سے ساحل فرح کو پہونچا اگر کشتی زہد پر سوار ہوا دریائے غفلت سے ساحل آگاہی پہ پہونچا جو شخص کہ کشتی توحید پر سوار ہوا دریاے تفرقہ سے ساحل جمعیت پہ پہونچا در حقیقت تفرقہ بقا مین ہے اور جمعیت فنا مین خودی اپنی چھلکہ تفرقہ ہے بیخودی اس حال کے مرتبہ جمع ہے نظم

بحساب خودی قلم درکش	در رہ بیخودی علم برکش
تا بجاروب لا نروبے راہ	نرسی در سراے الا اللہ

فائدہ مخلوقات چہار قسم پر ہین اول قوۃ عقلیہ حلمیہ بغیر شہوۃ طبعیہ کے یہ قسم ملایکہ ہے دویم بالعکس یعنی فقط شہوۃ طبعیہ رکھتی ہین وہ قسم بہایم ہین سیوم ہر دو صفت حاصل نہین ہے وہ جمادات ہین چہارم مستجمع ہین قوت عقلیہ قدسیہ اور شہوت بہیمیہ اور غضبیہ سے وہ حضرت بشر ہین بعد از پیدا کیا نفس امارہ کو جو موصوف غضبیہ و سبعیہ و بہیمیہ جسطرح کہ عقل کو اپنی اطاعت کے لئے حکم فرمایا اسیطرح نفس امارہ کو بھی حکم فرمایا مگر اپنے امارگی کا سبب اطاعت قبول نہین کی اسلئے نفس امارہ کو ہزار سال آتش جہنم مین رکھا بعد از بہی اطاعت قبول نہین کے

بعد از ہزار سال آتش جوع مین رکھا بعد از اطاعت قبول کے یہی وجہ ہے فرضیت
صوم کی ثابت ہونے پر تاکہ عدم سرکشی نفس امارہ کے ہو اور رام مین آوے
اور درجہ صبر حاصل کرین اور درجہ صبر کا معیت آلہی رکھتا ہے جو اللہ تعالی نے
فرمایا ان اللہ مع الصابرین کس لئے تجلیات انوار آلہی بغیر از صبر حاصل
نہین ہوتے ہین حدیث شریف وارد ہے الصبر کمال الایمان
اور اللہ تعالے نے فرمایا استعینوا بالصبر اور یہی ایک نہایت نکتہ بیان کرتا
ہون اشخاص اغنیاء نازہ ما بینکہ ہوکے نہ ہین قدر نعمت معلوم نہین کرتے
ہین اور فقرا کو فراموش کرتے ہین یوسف علیہ السلام اکثر اوقات بہوکے
رہتے تھے لوگ عرض کئے. قدرت مین آپکے خزائن ہین کس لئے
آپ بہوکے رہتے ہین جواب فرمایا جسوقت کہ پر شکم رہتا ہون فراموش
کرتا ہون بہوکونکو فائدہ طبیب بیمار کو حکم کرتا ہے فاقہ کے لئے
تاکہ عروق تصفیہ پاوین اسیطرح اللہ تعالی نے یہی حکم فرمایا صوم کا تاکہ
تصفیہ عروق کا گناہون سے ہووے اور نفع پاوے رحمت آلہی سے

موعظہ فضیلت بنی آدم

موعظہ فضیلت بنی آدم بیان کرتا ہون بگوش ہوش مفہوم کرو اللہ تعالی
نے فرمایا ولقد خلقناکم ثم صورناکم ثم قلنا للملائکۃ اسجدوا
لآدم فسجدوا الا ابلیس لم یکن من الساجدین سجود ملائکہ کا
آدم علیہ السلام کے لئے سات مقام پر ذکر فرمایا اول سورۂ بقر دوم سورۂ
اعراف سوم سورۂ الحجر چہارم سورۂ بنی اسرائیل پنجم سورۂ کہف ششم
سورۂ طہ ہفتم سورۂ ص ملائکہ کو جو سجدہ کرنے کا حکم ہوا بعد از پیدا کرنے
ذریات آدم علیہ السلام کے کس لئے کہ فرماتا ہے ثم صورناکم
یعنی موجود کئے ہم ذریت آدم کو پشت مین آدم علیہ السلام کے بعد از

حکم کیا ہم نے ملائکہ کو سجدہ کرنیکی لئے اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولقد
کرمنا بنی ادم جبتو فنگو ذریات آدم علیہ السلام وقت سجدہ ملائکہ پشت آدم علیہ السلام میں موجود تہین یک سجدہ
لینے کے ہووین مگر یہہ سجدہ سجدہ تحیت کہلاتا ہے بنی آدم مرتبہ کمال
سے ظاہر ہو کی بسبب غالب کرلینے شہوات غضبیہ وبہمیہ وسبعیہ کے
درجہ اونکو پہونچے الاعباد اللہ المخلصین مگر وہ لوگ جو مخلصین سے ہوئے
اپنے درجہ اعلی پر ہے رہے بلکہ ترقی پائی مولانا روم رح نے فرمایا نظم

خویش را نشناخت مسکین آدمی ‖ از فزونی آمد وشد در کمی
خویشتن را آدمی ارزان فروخت ‖ بود اطلس خویش را بر دلق دوخت

فائدہ کمالیت انسان کے تین چیز سے حاصل ہوتی ہے صحت
اعتقاد وحسن معاشرت وتہذیب نفس لیکن مراد صحت اعتقاد سے
تصدیق حق تعالیٰ ہے اور حسن معاشرت مواسات کرنا کمالات کے
ساتھ ارباب استحقاق سے اور تہذیب نفس کی اقامت صلوٰۃ
وزکوٰۃ سے اور ایفا وعدہ کا کرنا اور صبر کرنا بلا پر پس مجموع اس
کمالات کا آیت شریفہ سے ظاہر ہوا ہے قولہ تعالیٰ ولکن
البر من امن باللہ والیوم الاخر والملائکۃ والکتاب
والنبیین واتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتامی والمساکین
وابن السبیل والسائلین فی الرقاب واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ
والموفون بعہدھم اذا عاھدوا والصابرین فی الباساء والضراء
وحین الباس اولئک الذین صدقوا واولئک ھم المتقون
موعظہ کتب بمعنی فرض آیا ہے یعنی کتب علیکم الصیام اے
فرض علیکم الصیام صیام بمعنی امساک آیا ہے صامت الریح

وجہ تخصیص صوم باوقات معینہ

جسوقتکہ ہوا موقوف ہو کہا جاتا ہے صمتہ خاموشی کو کہتے ہین مریم علیہا
السلام جو جواب دیا قوم کو اپنے قال اللہ تعالے نذرت للرحمن
صوما فلن اکلم الیوم انسیا مراد صوم سے خاموشی ہے کس لئے
کہ مریم علیہا السلام نذر خاموشی کے لئے مامور تہین اسلئے صوم خاموشی
سے موسوم پایا پس صوم نزدیک اہل شرع کے مراد ہے امساک کرنا
طلوع فجر سے غروب آفتاب تک سات شرائط کے جو آئندہ مذکور
ہونگے لیکن لیکہ روزہ دار موافقات شرعی نہین ہین دران حال
نفس کا امساک طلوع فجر سے غروب آفتاب تک ہو کس لئے نفس
ہمیشہ راغب رہتا ہے مرغوبات کا جسوقتکہ مرغوبات مذکورین
معنی ہین گشتن سے کے داخل ہوا اور اکثر رغبت اوسوقت ہوتی ہے
جب خواب سے ہوشیار ہووین اور خواہش آدمی کی تیز و تازہ
رہتی ہے اور حواس آدمی کے کشادہ رہتے ہین ہر ایک شئے کو دیکھتا ہے
اور نام اوس کا سنتا ہے اور خیال کرتا ہے اور آرزو کرتا ہے اور
دوسرونکو دیکھتا ہے کہ کہاتے ہین اور پیتے ہین اور ساتھ عورت
کے مشغول رہتے ہین اور وقت شب ہر شخص کو خواب غفلت کا رہتا
ہے مثل میت کے پڑا رہتا ہے نہ کسی چیز کو دیکھتا ہے اور نہ نام
اوسکا سنتا ہے اور خیال کرتا ہے اور نہ کچھ سنتا ہے اس لئے
اکثر اشخاص وقت خواب کسی ایک نوع کا اشتغال نہین رکھتے ہین
سوائے خواب کے لکن جماع وقت خواب جو واقع ہوتی ہے اگر
بہ تامل نظر کرین مقتضائے نفس نہین ہے کس لئے شکل وشمائل
ولباس وزیور و حرکات زنان جو روز روشن ظاہر ہوتی ہین جس

وجہ سے اشتعال طبع پیدا ہوتی ہے شب کو حاصل نہین ہوتی ہے اور وقت شب
جو جماع کہ واقع ہوتی ہے دفع طبیعت سے ہوتی ہے کہ مجاری منی پر ہونے
سے دفع ہوتے ہین اوس وقت شکل دیوار اور شکل پری مین کچھ فرق نہین رہتا
ہے بہرحال سبکی طبیعت حاصل کرنا غرض رہتی ہے لیکن بعض اشخاص
ناقص العقل وقت شب مثل روز روشنائی چراغہا سے عیش وآرام مین
گذارتے ہین جسوقت کہ حالت بیداری سے شب گذارین اولاً حضرت
کا چہرہ مبارک منحوس نمایان رہتا ہے ودیم سستی وفتور عقل عاید حال
ہوکے مبہوت سا بیٹھے رہتے ہین اس لئے روز محل لذات نفس کا
ٹھہرا تاکہ کمال لذت نفس کے لئے حاصل ہو وقت شب محل غفلت کا رہا
یہی وجہ ہے جو اللہ تعالی نے غفلت نفس کو دور کرنے کے لئے تہجد
کا حکم فرمایا قولہ تعالی ان ناشئۃ اللیل اشد وطاء واقوم قیلا بدرستیکہ
وقت شب یا عبادت شب کی سخت تر ہے کس لئے وقت شب سبب
رنج وکلفت کا ہے اور نفس پر انتہائی مشقت عاید ہوتی ہے یا فراغت
قلب کو حاصل ہوتی ہے امورات دنیوی سے تاکہ بجمعیت قلب متوجہ عبادت
الہی ہو وے **بیت**

خاموش شد عالم بشب تا چیست باشی در طلب

زیرا کہ بانگ عسس بدہ تشویش خلوتگاہ نیست

مراد ناشیہ سے ساعات لیل ہین جسوقتکہ انسان متوجہ ہووے عبادت
وذکر شب تاریک مین زیرا خانہ تاریک کے حواس مشغول نہین ہوتے
ہین طرف محسوسات کے لہذا متوجہ ہوتا ہے قلب خواطر روحانی اور
افکار الہیہ پر اور وقت روز حواس مشغول رہتے ہین محسوسات پر

پس نفس فراغت نہین پاتا ہے احوال روحانی کے لئے لہذا وقت شب انوار الہی سے فیض پانے کے لئے مقرر فرمایا تا زمانیکہ خواب غفلت جولانہ مہ وقت شب ہی دور نکرین انوار الہی سے بہرہ مند ہوتی ہین

شعر

اللیل للعاشقین ستر	یا لیت اوقاتها قدم

بیت

چون در دل شب خیال او یار منست	من بندہ شب کہ روز بازار منست

اللہ تعالی نے فرمایا وجعلنا اللیل لباسا یعنی گردانی ہم شبکو پوشش تاکہ مخفی رہے ہر یک شی نظر سے صاحب فتوحات قدس سرہ نے فرمایا کہ شب لباس اصحاب لیل کا ہے تاکہ نظر سے اغیار کی پوشیدہ رہین اور لذت مکالمہ ومحاضرہ ومشاہدہ سے فائدہ پاوین حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ شب پردہ روندگان کا ہے اور روز بازار بیدار سحرگاہ کا ہے **فائدہ** اشد وطاء بمعنی موافقت وملازمت کے بہی آیا ہے یعنی اشد موافقۃ قولہ تعالی لیواطئوا عدۃ ما حرم اللہ اسے لیوافقوا یعنی خشوع اور خلوص اللہ تعالی اسے حاصل کرنے کے لئے وقت شب موافق ہے کیلئے قلب اور لسان کو موافقت رہتی ہے بسبب تاریکی کے محسوسات سے دور رہتا ہے لہذا لسان وقلب کو شدت مواطات حاصل ہوتی ہے ضرور ہے جس عبادت مین مشقت زایہ ہو لذت بہی زایہ حاصل ہوتی ہے حدیث شریف مین وارد ہے افضل العبادات احمزها ای اشقها یعنی شاق تر عبادت افضل ہے اللہ تعالی اسے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیام لیل کے لئے حکم اصلح مایا

انما امرتك بصلاة الليل لان موافقة القلب واللسان فيه اكمل
وايضًا الخواطر البلية الى المكاشفات الروحانيات اتم خلاصہ نہین امر
کئے ہم صلاۃ لیل کے لئے مگر اسوجہ سے کہ موافقت قلب ولسان کی کامل تر ہے
اور خواطر بلیہ مکاشفات روحانیہ کے لئے اتم ہوتے ہین واقوم قیلا یعنی راست
تر ہے وقت شب مقال کے لئے یعنی قرأت قرآن مجید کے لئے دل
فارغ رہتا ہے اور زبان موافقت رکہتی ہے دل سے کسلئے زبان سے قرأت
کرتا ہے اور دل سے تفکر کرتا ہے اور مراد ناشئة اللیل سے درمیان مغرب
وعشا کے بہی وارد ہے یا ما بعد عشا کے صبح صادق تک اور بقول عائشہ رضی اللہ
عنہا کے ناشیہ وہ ساعت ہی جو خواب سے بیدار ہووین تہجد کے لئے
اقوم قیلا اسوجہ سے بہی ثابت ہے کہ وقت شب آوازین وحرکتین
اور اقوال سے غیرونکے محفوظ رہتا ہے کس لئے تمامی اشخاص ذی روح
خواب غفلت مین رہتے ہین قیل وقال اوس وقت کا اقوم یعنی قایم تر رہتا ہے
خلاصہ اس اجمال کا یہ ہے وقت روز فکر آدمی کے امور اکثر کو نیہ یعنی ناشیہ
انتظام کارخانہ دنیا مین اور طلب مال وجاہ اور تلاش معیشت وزن وفرزند
وخدمت آقا وخاوند مین مستغرق رہتی ہے اور کمال دوری عالم روحانی
سے پیدا ہوتے ہی جسوقت کہ شب داخل ہووے مثل بہایم کے پڑی رہتی ہے
نیک وبد کی تمیز نہین رہتی ہے خواہش نفس مراحل دور رہتے ہین بغیر از دور
کرنے خصلت بہیمیہ کو تقرب الٰہی محال ہوتا ہے وقت شب فی حد ذاتہ نزول
انوار وبرکات لاہوتیہ کا ہے جسوقت کہ عبادت الٰہی وقت شب واقع ہو نور قرآن
ونور ایمان مجتمع ہوکے ایک عمود نورانی پیدا ہوتا ہے جس وجہ سے ظلمات
نفسانی دور ہوتے ہین **فرد** دل در وبند وز غیرش بگسل + ہر چہ جز دوست بر کن

ازدل + اور حدیث شریف مین وارد ہے نزول باری تعالی یعنی رحمت الٰہی
ہر شب سماء دنیا پر ظاہر ہوتی ہے تا آنکہ باقی رہے ثلث لیل اور اللہ تعالی حکم
فرماتا ہے کون شخص دعا مانگتا ہے قبول کرتا ہون کون شخص سوال کرتا ہے
عطا کرتا ہون حاجت کو اوسکی اور کون طلب مغفرت کی رکھتا ہے مغفور کرتا
ہون مین تا زمانیکہ طلوع فجر ہو حدیث ینزل تبارک وتعالی فی لیلة الی السماء
الدنیا حتی یبقی ثلث اللیل الاخیر فیقول من یدعونی فاستجیب له
من یسألنی فاعطیه من یستغفرنی فاغفر له حتی ینفجر قوله تعالی ان
لك فی النهار سبحا طویلا وقت روز اشتغال دنیوی زیادہ رہتی ہین کسلئے
شواغل اور اسباب مختلفہ کا ہجوم رہتا ہے یہی حالت ہجوم کے واقع ہونیکا
سبب نفس کشی کے لئے حکم صوم کا ہوا تاکہ ورزش یعنی حبس نفس سے
قطع شہوات نفسانی حاصل ہو بمثال ریاضت کروانی جانوران واطفال کے
کہ اول ترک الوفات کرواکے مشغول بکار کرواتے ہین دویم اکثر حرکات
قوتی شہوت وغضب کو واقع ہوتی ہین اور عبادت صوم کی شہوت وغضب کو توڑتی ہے کسلئے مدار شہوت وغضب کا
قوت روح ومزاج پر موقوف ہے اور قوت روح کے اغذیہ واشربہ
سے غلبہ استعدادات کا پاتا ہے جبوقتکہ قلت غذا اور آب سے
کوشش کرین روح نرم ہوتی ہے اور طاقت اجرا شہوت وغضب
کی دور ہوتی ہے لہذا مومنین کے لئے عبادت صوم کی تقرربائی تاکہ
بواسطہ ریاضت انوار الٰہی حاصل کرین اسلئے تعین پر روزے کے
قول اللہ تعالی کا وارد ہے کلوا واشربوا حتی یتبین لکم
الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی
اللیل یعنے کہاوین اور پیوین تاوقتیکہ ممتاز ہووے رشتہ سیاہ سے

رشتۂ سفید رشتۂ سیاہ کنایہ ہے تاریکی شب سے رشتۂ سفید کنایہ ہے
روشنائی روز سے ثم اتموا الصیام الی اللیل تمام کرو تم صوم کو تا شب فائدہ
صوم کی تین مراتب ہین صوم عوام صوم خواص صوم خواص الخواص صوم عوام
محفوظ رکھے اپنے بطن کو اکل و شرب سے اور فرج کو شہوات سے
حدیث شریف وارد ہے کم من صایم لیس لہ الا الجوع والعطش یعنے بہت صایم
ہین نہین حاصل ہے اونکے لئے مگر بہوکی اور پیاسی رہنا اس ترک
اکل و شرب سے کچھ حصول نہین مگر حاصل وہ روزہ ہے جو نفس کشی ہمتاسے
ہووے جسمین ہر یک اعضا محفوظ رہین گناہون سے حدیث شریف
مین وارد ہے نہین ہے اللہ تعالی کو حاجت بیچ صوم کے ترک اکل و شرب
سے فقط بلکہ ہر یک عضو کو اور قلب کو محفوظ رکھین حسب حکم شرع شریف
اور نفس امارہ کو اپنے توڑین تاکہ رجوع کرے طرف نفس مطمئنہ کے یہ حدیث
دال ہو لیس للہ حاجۃ ان یدع طعامہ و شرابہ فائدہ باز رکھنا
زبان کو کلام باطل سے بحکم روزہ کا رکہتا ہے اور محفوظ رکہنا جوارح کو کارہائے
بد سے جزاء نماز کی پاتا ہے اور سوای خالق کے خلق سے امید نہین رکھنا
ثواب صدقہ دینے کا رکہتا ہے اور باز رہنا تصدیع دینے سے خلق اللہ کے
ثواب جہاد کا رکہتا ہے انبیاء بنی اسرائیل پر اسیطرح حکم فرمایا اوحی اللہ تعالی
الی نبی من انبیاء بنی اسرائیل و قال صمتک عن الباطل لی صوم و حفظک
الجوارح عن المحارم لی صلوٰۃ و ایاسک عن الخلق لی صدقۃ و کفک الاذیۃ
عن المسلمین لی جہاد دویم صوم الخواص صوم صالحین کا ہے جو باز رکھنا گناہون سے
اعضا کو اپنے اول باز رکھنا چشم کا محارم سے دویم محفوظ رکہنا زبان کو غیبت و
کذب سے اور چغلی و حلف دروغ سے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

عن انس رضی اللہ عنہ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خمسۃ اشیاء تحبط الصوم ای تبطل ثوابہ الکذب والغیبۃ والیمین الغموس والنظر بشہوۃ یعنی باطل کرتا ہے ثواب روزہ کا جھوٹ اور غیبت اور سخن چینی اور قسم دروغ اور نظر کرنا عورات غیر پر شہوت سے اور حدیث شریف مین وارد ہے دروغ گوئی علامت نفاق کی ہے اور نفاق کے ساتھ آمیزش ایمان کی نہین ہوتی ہے عن عبد اللہ بن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منہن کانت خصلۃ من النفاق حتی یدعہا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر متفق علیہ مشکات جو شخص کہ رکھا چہار خصلت زمرۂ منافقین سے شمار کیا جاتا ہے تاوقتیکہ ترک نکرین خصائل مذمومہ کو دائرۂ اسلام سے خارج رہتا ہے اول امانت مین خیانت کرین دوم وقتیکہ کلام کرین جھوٹ کہین سیوم عہد شکنی کرین چہارم وقتیکہ جدل کرین دروغ گوئی و سرکشی کرین **فائدہ** عیسی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص جھوٹ کہتا ہے دور ہوتا ہے جمال اوسکا جسوقتکہ جاوے جمال حاصل ہوتی ہے بد خلقی بد خلقی معذب کرتے ہی نفس کو اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اعظم الخطایا اللسان الکذوب یعنی خطای بزرگ نزدیک اللہ تعالے کے زبان دروغ ہے وقال النبی صلی اللہ علیہ علیہ وآلہ وسلم اذا کذب العبد تباعد الملک عنہ میلا من نتن ما جاء وقتیکہ جھوٹ کہا بندہ دور ہوتے ہین فرشتے اوس دروغ گو سی ایک میل مسافت میل کی چہار ہزار قدم ہوتے ہین اور غیبت بد ترین زنا سے ہے کس لئے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الغیبۃ

اشد من الزنا یعنی غیبت بد ترین زنا سے ہے اور سورۂ حجرات مین اللہ تعالی فرماتا
ہے لا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا
فکرھتموہ خلاصہ آیت یہ ہے کہ نہین غیبت کرین بعض تمہارے بعض کیتئین
آیا دوست رکہتا ہے کوئی تمہارے سے کہ کہاوے گوشت بہائیکو اپنے
درحالیکہ وہ میت ہو پس مکروہ رکہو تم اوس چیز کو جو غیبت کرتے ہو مثل کہانے
گوشت مردہ کے ہوگا فائدہ غیبت وہ ہے کہ غائبانہ مین کسی کو سخن
بد کہین درصورتیکہ مواجہت مین اوسکے کہنے سے رنجیدہ ہووے اسلئے
منع غیبت کے سلئے حکم فرمایا حاصل آیت شریف سے غیبت مومن کی منع ہے
نہ کہ کافر کی کیونکہ فرمایا اللہ تعالے نے ان یاکل لحم اخیہ اس جملہ کی
تطبیق ثابت ہوتی ہے جملے انما المومنون اخوۃ کے یعنے نہین مین مومن
مگر آپس مین نسبت برادری کی رکہتے ہین اور وہی شراکت دین کے کس لئے
منتسب ہین اصل واحد مین جو ایمان ہی اور درمیان کافر و مومن کے برادری
حاصل نہین ہے جسوقت کہ مومن موا اور ایک برادر کافر کو چہوڑا برادر
وارث نہین ہوتا ہے مگر دوسرے مومنین وارث ہوتے ہین متروکہ
کے سلئے باوجودیکہ برادری نسبی کے حاصل نہین ہے وراثت بسبب کافر
ہونیکے نال لا وارث بیت المال مین داخل ہوگا بیت المال پر حقیت مومنین کی
ہوگی پس ثابت ہوا وراثت ایمان کی قوی تر ہے اور برادری بہی قوی تر
ہوگی اسیواسطے اللہ تعالی نے فرمایا انما المومنون اخوۃ تشبیہ لحم اخیہ
سے یہ نکتہ ہے عرض انسان کا ظاہر خون و گوشت ہے اگرچہ کہ پوست
بزرگ ہے خون و گوشت سے درحالیکہ خون و گوشت جواز ہو پوست
بطریق اولی نہوگا اس مقدمہ سے تاکید زاید ثابت ہوتی ہے کس لئے دشمنی

وقت غضب کے قصد رکھتا ہے تاکہ چابین گوشت دشمن کو اپنے لہذا التشبیہ دی
گئی اکل لحم سے جسوقت کہ غیبت کیا جاوے مغتاب خبر نہین رکھتا ہے اور تصدیع
بھی نہین پہونچتی ہے اوسکو علی ہذا القیاس اگر تو گوشت میت کا کہاوے میت
کو بھی تصدیع نہین ہوتی ہے باوجود عدم اطلاع مغتاب کے قبیح تر ہے
اور ایک مثال بیان کرتا ہون اگر نزدیک مضطر کے گوشت جانور میت کا
موجود ہو اور میت آدمی کی بھی ہو اختیار گوشت جانور مردار کو کرے گا
قیاس کر غیبت بدتر ہے گوشت جانور مردار سے **فائدہ** غیبت
چھ شخص کے جواز ہے اول ظالم کی اوس شخص کے روبرو جو انصاف
کرسکتا ہے اور ظلم ظالم کا دور کرسکتا ہے دویم اعانت طلب کرنا فعل
منکر پر ایسے شخص کے نزدیک جو تغیر دے سکتا ہے اگر بغیر اعانت
طلب کرنیکی ذکر کرین داخل غیبت ہے سویم روبرو مفتی کے طلب
فتوی کے لئے استفسار کرین بغیر تعین شخص کے فلان شخص کے لئے
جو اسطرح کا فاعل ہو کیا کہتے ہو چہارم معلوم کرین طالب علم کو اگر قصد
اوسکا کسی فاسق سے تعلیم پانے کا ہو اور اگر کوئی نیک شخص کسی ایک فاسقہ
سے عقد کا خیال کرے حال فاسقہ سے اطلاع دیوے کس لئے حدیث
شریف مین وارد ہے کہ ذکر کرو تم حال فاسق کو جو حال کہ رکھتا ہو تاکہ پرہیز
کرین اشخاص جیساکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذکروا
الفاسق بما فیہ کی یحذرہ الناس پنجم بحکم تارک الصلوۃ کو بھی شامل
ہے ششم اوس شخص کا ذکر کرین جو ارادہ غیبت کا نہو فقط یعنے فلان نابینا
اور فلان لنگ بلکہ ذکر نہ کورسے تعظیم شخص کے مذکور ہو **رباعی**

آنکس کہ لواے غیبت افراختہ   او از تن مردگان غذا ساختہ

وآنکس کہ بعیب خلق افرختہ است | زانست کہ عیب خویش نشناختہ است

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین درباب غیبت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کئے فرمایا ذکر کرتے ہو تم اوس چیز کو جو بھائی تمہارا اگر وہ جانتا ہے درصورت موجود ہونے اوس شے کے شخص مذکور مین مرتبہ غیبت رکھتا ہے وگرنہ داخل بہتان ہے اور اللہ تعالے نے فرمایا والذین یوذون المومنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا خلاصہ آیت وہ لوگ جو اذیت دیتے ہین برادران مومن وزنان مومنہ کو بغیر از کسب کرنے اوس شے کے پس اوٹھایا اونھون نے بوجھہ جھوٹ کا اور صریح گناہ کا جسطرح کہ خود کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یوذون اللہ ورسولہ انسان نہین ہے قادر اذیت خدای تعالی پہ جو تصدیع پونچے اللہ تعالی کو مگر تصدیع بانیطور ثابت ہوتی ہے اگر شرک خدا مین کرین جو لایق خدائی نہو اسیطرح اذیت مؤمن کے بہی ثابت ہوتی ہے قول سے مومن کے لئے بالتخصیص قول کا ذکر فرمایا کس لئے قول عام ہی خارج ہوتا ہے قلب سے اور لسان دلیل اوسکی ٹھہرے پس قول داخل ہوتا ہے قلب غیر مین اور راستہ اوسکا گوشہائے غیر ہین شعر

ان الکلام لفی الفواد وانما | جعل اللسان علیہ دلیلا

اور عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یک روز طول قامت کی عورت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو حاضر ہوئی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ھذہ طویل القامۃ یہ عورت طول قامت کی ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الفظی الغیبۃ فلفظت مضغۃ من لحم یعنے تلفظ کرے تو غیبت کے پس ڈالے تو یک گوشت پارہ کو زبان سے

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اوس روز سے اسطرح کا ذکر کسی ایک بشر کا مین نے نہین کیا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم من اغتاب فی عمرہ مرۃ یعاقبہ اللہ عشر عقوبات الاولی یصیر بعیدا من رحمۃ اللہ والثانیۃ یکون نزع روحہ عند موتہ شدیدا والثالثۃ یقطع الملائکۃ صحبتہ والرابعۃ یصیر قریبا الی النار والخامسۃ یصیر بعیدا من الجنۃ والسادسۃ یشتد علیہ عذاب القبر والسابعۃ یحبط عملہ والثامنۃ یتاذی روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتاسعۃ یسخط اللہ علیہ والعاشرۃ یصیر مفلسا یوم القیامۃ عند المیزان یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ غیبت کیا عمر خود مین ایک وقت عذاب کرتا ہے اللہ تعالی دس دفعہ عقوبت اول ہوتا ہے دور رحمت سے دوم عذاب سکرات کا شدت سے ہوگا سیوم ملائکہ صحبت سے جدا ہوتی ہین چہارم قربت دوزخ کی رکھیگا پنجم بعید جنت سے ہوگا ششم عذاب قبر کا شدت سے ہوگا ہفتم ناچیز ہوگا عمل نیک اوسکا ہشتم روح جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پہونچتی ہے نہم تغیر رہتا ہے روز قیامت مین نزدیک میزان کے یعنی اعمال نیک اوسکی چہین لئے جاینگی اور دئے جاینگے اوس شخص کو جسکی وہ غیبت کیا تہا اور غیبت کرنے والا تہی دست ہوگا جسوقت کہ تہی دست اعمال خیر سے ہو لایق دوزخ کا ہوگا نعوذ باللہ من ذالک دہم لایق غضب الہی کا ہوگا حکایت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے سنا کہ فلان شخص غیبت اپنی کیا ہے ایک طبق پر میوہ تیار کرکے روانہ فرمایا او رکہلا فرمایا تیرے نیکیان مجہکو اللہ تعالی ہدیہ کر چکا میری غیبت کرنے کے سبب اسلئے مین ہی تجہکو ہدیہ روانہ کیا ہون حکایت عیسی علیہ السلام نے دیکہا کہ ابلیس لعین ایک ہات مین شہد

اور دوسری ہات مین خاک رکھ کے چلا جارہا تہا استفسار فرمایا حقیقت
سے دو شے مذکور کی جواب دیا شہد سے شیرین کرتا ہون زبان کو غیبت
کرنیوالونکے اور خاک چہرہ پر یتیمونکے ڈالتا ہون تاکہ کوی یتیمونپر رحم
نکرے اور کار خیر یتیمونکے لئے ظاہر نہووے کس لئے یتیمونپر رحم کرنیوالا
درجہ اعلی رکھتا ہے نزدیک اللہ تعالی کے نمیمہ یعنی چغلی سے محفوظ رہنا
کس لئے حدیث شریف مین وارد ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مشی بالنمیمۃ بین اثنین سلط اللہ تعالی
علیہ فی قبرہ نارا یحرقہ الی یوم القیمۃ جو شخص کہ سعی کیا چغلی کے لئے درمیان
دو مومن کے مسلط کرتا ہے اللہ تعالی آتش کے تیئن قبر مین تمام کے تاکہ اذیت
پاوے قیامت تک **حکایت** ہے وہب بن منبہ سے وقتیکہ سوار ہوئے
نوح علیہ السلام حسب حکم آلہی کشتی پر ہر ایک نوع سے یک جفت ہمراہ اپنے
رکھا اور منع فرمایا جفت ہونے سے تاکہ توالد و تناسل اندرون کشتی کے
نہو کتّے نے صبر اختیار نکیا اس معنی کے اطلاع نوح علیہ السلام کو بلی نے دی
کتّے کو ملامت فرمایا ہر ثانی اسے بطرح بلی کی خبر دی جناب نوح علیہ السلام نے
ہر دو کے حق مین دعا بد فرمایا یہی وجہ ہے ہر دو کے جماع کے
وقت شہرت ہونیکا تاکہ رسوا ہووے حدیث شریف مین وارد ہے جو شخص کہ
کہولا ستر کو مومن کے کہولتا ہے ستر اوسکا اللہ تعالے قیامت کے روز قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کشف ستر المومن یکشف اللہ سترہ یوم القیمۃ
اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ سخن چین داخل جنت نہوگا و عن حذیفۃ
رضی اللہ قال سمعت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل
الجنۃ قتات نظر کرنا شہوت سے محارم پر یہہ بھی مفسد صوم ہے اگرچہ توڑتا نہیں

مگر یک حصہ زنا کا پاتا ہے کس سلئے ابتداءً نظر شہوت سے پونچاتے ہی مرتبہ
زنا کو حکایت عثمان رضی اللہ عنہ کے روبرو ایک اعرابی حاضر ہوا
معاینہ کے بعد فرمایا تیرے سے بوے زنا کی آتی ہے اعرابی نے کہا آیا وحی آپ پر
نازل ہوتی ہے جو اسطرح بیان فرماتے ہو بعد از عرض کیا راہ مین ایک عورت
پر نظر شہوت کی کیا ہوں زنا نہین کیا اسلئے حدیث شریف مین وارد ہے
اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ **فائدہ** اللہ تعالے
عالم ہے خیانت چشم کا قرآن مجید مین فرمایا یعلم خائنۃ
الاعین چنانچہ صاحب تفسیر کشاف خائنۃ صفت نظر کی ہے
یا معنی سے مصدر کے یعنی خیانت کرنا مثل عافیۃ کے جو معنی سے معافات
کے آیا ہے مراد استراق نظر کا طرف ما لا یحل کے یعنی دزدی کرنا نظر
طرف اوس چیز کے جو حلال نہین ہے جسطرح کہ کرتی ہین اہل ریب اور اللہ
تعالی فرماتا ہے ما تخفی الصدور یعنی عالم ہے اوس شئے کا
جو مخفی دلو نمین ہین یعنی مضمرات کا بہی دانندہ وہی ہے حاصل
کلام یہ ہے افعال دو قسم پہ ہوتے ہین افعال جوارح اور افعال
قلوب افعال جوارح سے خیانت چشم کی ہے جو اللہ تعالی عالم ہے
اس فعل کا اور افعال قلوب کا بہی اللہ تعالی عالم ہے یعنی مخفیات کا
تمہارے دانندہ ہے اسلئے اللہ تعالی فرماتا ہے واللہ یقضی
یہ حکم موجب ہوتا ہے کمال خوف کو اپنے صاحب سے ہر شئے کے لئے
دقیق ہو یا غیر دقیق امام قشیری نے فرمایا خیانت چشمونکی محفوظ کرلیئے
اوقات مناجات کے یعنی وقت مین اشتغال الی اللہ کے خواب غفلت
کو اپنی دامن مین گہیر رکہنا جسطرح کتاب زبور مین اللہ تعالی فرماتا ہے

ن چشم

نال

دروغ گو وہ شخص ہے جو دعوی محبت کرتا ہو اور خواب کو دوست رکھتا ہو من نام علینا نام عین رضائی **نظم**

خواب را با دیدۂ عاشق چہ کار	چشم او چون شمع باشد آشکار
چشمہاے عاشقانرا خواب نیست	یکنفس آن چشمہا بے آب نیست

فائدہ

حدیث شریف مین وارد ہے روز حشر ہر یک چشم گریہ کریگی مگر وہ چشم جو محفوظ رہی محارم سے اور ہر روز دو ملک ویل کرتے ہین مردونکو عورات کے سلئے اور ویل کرتے ہین عورتونکو مردون کے سلئے قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ما من صباح الا و ملکان نیادیان ویل للرجال من النساء و ویل للنساء من الرجال **لطیفہ** یوسف علیہ السلام نے محفوظ رکھا چشمونکو اپنی نظر شہوت سے سالم رہے بلا سے زلیخا نے درازکی چشمون کو اپنی واقع ہوئی بلا بن آدم علیہ السلام نے نظر کی طرف درخت ممنوع کے خارج ہوے جنت سے قابیل فرزند آدم علیہ السلام نے وقتیکہ نظر کی اخت ہابیل پر واقع ہوا عذاب ابراہیم علیہ السلام نے نظر محبت کی فرمائی اپنے فرزند اسمٰعیل علیہ السلام پر حکم ذبح کا ہوا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حکم فرمایا لا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منھم یعنی دراز کر ہر دو چشم کو تیرے سات خواہش اوس چیز کے جو بہرہ مند کئے ہم اوس اشیا سے کس سلئے کفار تھا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو اقسام حظوظ نفسانی سے طمع دیتے تھے اسلئے اللہ تعالے احکم فرمایا چشم کو اپنی راغب نہ لاوین طرف متاع دنیا کے **فائدہ** اداست نظر

سکے دلالت کرتی ہی بحسب ظاہر بہتر ہے دنیا کے لئے حاصل آیۃ کے یہہ
ہوتی ہے لا تمدن عینیک بعنی اس آیہ لیعنی باعتبار قلب رسالت مآب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لذائذ دنیا کے نیچے مقدار ہین رباعی
پیش دریاے قدر جہست لو نہ محیط فلک حبابے نیست
داری آن سلطنت کہ در نظرت ملک کونین در حسابی نیست
اور اللہ تعالے نے فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو اخفض جناحک للمومنین پست کر بازو کو تیرے مومنین کے لئے
مراد خلق عظیم سے ہے اور عدم التفات طرف اغنیا کے نظم
ذات ترا وصف نیکو خوئی است خوئی ترا سایہ نیکو ئی است
روز ازل دوختہ حکم قدیم بر قدتو خلعت خلق عظیم
اللہ تعالے نے حکم فرمایا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو واضمم الیک جناحک من الرھب یعنی وابستہ کر طرف تیرے
دو بازو کو تا کہ خوف عاید ہو کفار کے لئے **فائدہ** خفض بیچ
لغت کے مخالف رفع کا ہے یعنی بلندی کی جسطرح کہ حال قیامت مین
فرماتا ہے خافضۃ رافعۃ یعنی پست ہونگی گناہگار اور بلند ہونگی مومنین

فائدہ

اے عزیز تا زمانیکہ نفس امارہ کو شہوات سے باز نہ رکھیگا مراد اخروی کو
نہ پہونچے گا اللہ تعالی فرماتا ہے واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس
عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی یعنی جو شخص کے ڈرا استادگی کو روبرو
خدا ے تعالی کے مقام عتاب مین آنے کے لئے اور باز رکھا نفس کے تئین

آنکی

اپنی خواہشات سے جو حرام و ناشایستہ ہو وین پس آرامگاہ اوس شخص کے
لیے بہشت ہوگی بعض مفسرین نے تفسیر اس آیت شریفہ کی اسطرح کی ہے
کہ یہ آیت شان مین اوس شخص کے ہے کہ قصد معصیت کا کرے و در آن
حال وہ خلوت مین رہے اور قادر بہی رہے مگر خوف خدای تعالےٰ کا
دامن گیر ہو کے باز آوے معصیت سے **فائدہ** خوف اللہ تعالیٰ کا مسبوق
ہوتا ہے اور علم اللہ تعالیٰ کا سابق ہونا لابد ہے کس لیئے تا زمانیکہ علم تمامہ
نہوگا وجوب خوف کا نہوگا اس لیئے حدیث شریف مین وارد ہے نہین
خوف رکہتے ہین عباد اللہ تعالیٰ کے مگر علماء بوجہ زیادتی علم کے چنانچہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُ
جسکو خوف اللہ تعالیٰ کا ہو سبب واقع ہوتا ہے دفع کرنے خواہش نفسانی
کے لئے علۃ اوسکی علم باللہ ہو تا حضور رہے جبتک تو موصوف ہوا اوصاف مذکورہ سے
در آن حال جمیع قبایح لعینہ ہونگی تیرے سے اور موصوف ہوگا تو جمیع حسنات
وطاعات سے **نظم**

گر نفسے نفس بفرمان لست	کفش بیا ورکہ بہشت آن تست
نفس کشندہ ہر نفسے سوی لست	ہر کہ خلافش نفسے زد بر ست

حدیث شریف مین وارد ہے تا زمانیکہ نظر کرنے سے شہوت کے محارم
غیر پر محفوظ نہ رہیگا اون عورات سے جو تیرے سے متعلق ہین محفوظ
نہ رہیگی نظرون سے اعتبار کے حدیث شریف مین وارد ہے عَفُّوا عَنْ
نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفُّ النَّاسُ عَنْ نِسَائِکُمْ **حکایت** ایک عورت صالحہ
جو شوہر اوسکا زیور ساز تہا اور مکان مین شخص مذکور کے کئی سال سے
ایک سقہ باجرت پانی ڈالتا رہا ایک روز غیر حاضری شوہر عورت مذکورہ کے

ہات اوس عورت کا گرفت کیا عورت نے خوف الٰہی ظاہر کیا معا اوس خیال سے باز آیا اور مجبہ باندہ خارج خانہ ہوا بعد از یک ساعت کے شوہر اوس عورت کا داخل مکان ہوا عورت مذکور نے اپنے شوہر سے استفسار کیا آیا تیرے سے کوئی یک طرح کا عصیان صادر ہوا ہے جواب دیا ایک عورت حسینہ کو بنگڑیان پہنایا اور اسکی حسن پر خیال کر کے بنظر شہوت ہات اوس عورت کا مضبوط پکڑا بعد از خوف خدا کا لاحق ہو کے چھوڑا عورت نے اوسکے جواب دیا قصاص تیری عورت سے ظہور ہو چکا جو تو نے برادر مسلم کی عورت سے کیا اور روز دیگر سقا مذکور نے نزدیک عورت صالحہ کے حاضر ہو کے عفو قصور کے لئے کہا عورت نے جواب دیا نہین ہے خوف تجہہ کس لئے جو تو میرے سات کیا قصاص میرے شوہر کا تہا جو غیر عورت کے سات کیا اسلئے حدیث مذکور اس حکایت کو تطابق رکہتے ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ اصحاب جنت سیر جنان تحت درخت طوبیٰ کرتے رہین گے در انحال ایک حور ظاہر ہوگی اور کہیگی السلام علیک یا ولی اللہ اور اہل بہشت استفسار کرینگے کہ تو کون ہے جواب دیگی دیکہئے پیشانی پر میرے لکہا ہوا رہیگا هٰذِهٖ هٰكَ یَا لِمَنْ غَضَّ بَصَرَهٗ عَنْ حَرَامِ الدُّنْیَا اے عزیز حصول بہشت و حور بہشت موقوف نظر محارم سے دور ہونے پر رہی تیسرا باز رکہنا گوش کا کلام مکروہ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا یعنے سماعت و بصارت و قلب ہر ایک سوال کئے جائیگا فردا قیامت اس مقام پر اشکال ہوتا ہے کس لئے ثبوت سوال کا عاقل پر ہوگا جوارح ذوی العقول نہین ہین صلاحیت ذوی العقول ہونیکی نہین رکہتے ہین جواب

بیان سماع مکروہ

اگر کوئی شخص کہے کہ وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ یعنی سوال کر تو قریہ کے تئین مراد اہل قریہ سے ہوتا ہے پس انسان کے حواس بھی مثل اہل قریہ کے ہونگے ہر ہر فرد کو دکھ سکتے ہین کہ کسلیے سنا تو جو جواز نہین تھا کسلیے دیکھا تو جو حلال نہین تھا کسلیے قصد کیا تو جو شرع شریف مانع ہوئی تہی مقصد کے لئے اور یہ بھی جواب سوال کا ہوگا حواس انسانی آلات نفس کے واقع ہوے ہین اور نفس بمنزلہ امیر کے ہے استعمال حواس کا مصالح امیر کے لئے ہوتا ہے اور امور استعمال کے اگر خیر مین ہووین مستوجب ثواب کا ہوگا اگر استعمال عصیان مین ہو مستوجب عتاب کا ہوگا کسلیے اعضا بھی فرداً فرداً قیامت مستفید حیات سے ہونگے بسبب حصول حیات کے لیاقت شہادت دینیکی رکھینگے جسطرح اللہ تعالی نے فرمایا يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ پس ثابت ہوا تخلیق حیات سے عقل و نطق اعضا کا بھی وجہ ہے صلاحیت سوال کئے جانے کے لئے فائدہ حدیث شریف مین وارد ہے جو شخص کہ سنے کلام کسی ایک قوم کے لئے جو وہ قوم مکروہ جانتی ہو ڈالی جائیگا گوش سامع مین شیشہ گلایا ہوا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ سَمِعَ حَدِيْثَ قَوْمٍ وَهُمْ يَكْرَهُوْنَ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ وَهُوَ بِالْمُدَّ الرَّصَاصُ الْمُذَابُ اور اللہ تعالی نے فرمایا كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ اِلَّا اَصْحَابَ الْيَمِيْنِ ہر نفس آدم مرہون ہے اپنے اکتساب پر سوای اصحاب یمین کے یمین وہ لوگ ہین جو اعمال نامہ اونکا سیدہے ہات دیا جاویگا کس لئے وہی مغفور ہونگے ابن عباس نے فرمایا اصحاب یمین سے مراد مومنین ہین کلبی رح نے فرمایا اصحاب یمین وے لوگ ہین کہ جنکے ارواح کی حضوری آدم علیہ السلام کے سیدہے بازو پر ہوئی ہے جو اللہ تعالی نے

فائدہ

بیان اصحاب یمین

فرمایا هُوَلَاءِ فِی الْجَنَّةِ کَاٰبَائِھِمْ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اصحاب یمین سے
اطفال مومنین ہین انتہی استماع کلام مکروہ مین امام غزالی رحمۃ اللہ نے فرمایا
اثر طعام کا شکم مین قریب الزوال ہے اثر کلام کا گوش مین قائم رہتا ہے تا عمر
اور سماعت کرنے والا کلام مکروہ کا شراکت رکھتا ہے متکلم سے چاہیے دور رکھنا
ماکولات کو اپنے مشتبہات سے کیلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یَا اَیُّھَا الرُّسُلُ
کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا - یَا اَیُّھَا الرُّسُلُ کا خطاب کل رسل پر
ہوتا ہے حالانکہ رسل مختلف زمانہ مین مبعوث ہوئے ہین تاویل اس اشکال کی
یہ ہے جبھو قتکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب فرمایا تمامی
رسل کی حضوری کے ساتھ حکم فرمایا تاکہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو گرانی خاطر نہووے اور اس حکم سے یہ ظاہر ہوتا ہے تمامی رسل اس خطاب مین
شامل ہین شان نزول اس آیت کے اسطرح مفسرین نے تحریر فرمائے ام عبد اللہ
اخت شداد بن اوس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افطار کے لئے قدح
دودھ کا روانہ کئے تھے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدح مذکور کو
رد فرمایا حاضر ہوکے استفسار کیا فرمان ہوا یہ دودھ کس جانور کا ہے عرض کیا
بکری کا دودھ ہے اور مال سے اپنے بکری خرید کی ہے ارشاد ہوا انبیا نہین ماذون
ہین مگر اکل طیبات پر بعد از یہ آیت نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اسی دودھ سے افطار فرمایا اور مومنین کے حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا یَا اَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ کہا و تم
پاکیزہ چیزین جو روزی دئے ہم تمکو اور سپاس کرو تم اللہ تعالیٰ کا اگر ہو تم خاص
اوسکے ہی لئے عبادت کرنے والے طیب معنی سے حلال کے ہے اگر ہر یک شے
موجود رزق حلال سے ہو لفظ طیب سے ذکر نہین فرماتا کس لئے معنی طیب کے

نبہان

لغت مین مستلذ مستطاب کو کہتے ہین پس معنی مِنْ لَذَائِذِ مَا اَحْلَلْنَا لَکُمْ
ہوگی یعنی لذائذ وہ چیزین ہین جو حلال کئے ہم تمہارے لئے بعد از فرمایا اِنْ کُنْتُمْ
اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اس کلام سے کئی معنی ہوتے ہین معنی اول اِنْ کُنْتُمْ عَارِفِیْنَ
بِاللّٰهِ وَبِنِعَمِهِ اگر ہو تم بوجھے والے معبود کو اپنے اور نعمت کو اوسکو اس کلام سے
یہ نکتہ ظاہر ہوتا ہے جس شخص کو یہ معرفت حاصل ہو سوائے اوسکے دیگر کوئی نہین
بوجھیگا معنی دویم اِنْ کُنْتُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَعْبُدُوْا فَاشْکُرُوْهُ یعنی
اگر ہو تم ارادہ رکھنے والے عبادت کا اللہ تعالیٰ کی شکر کرو تم اللہ تعالیٰ کے ہی لئے
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فَاِنَّ الشُّکْرَ رَاْسُ الْعِبَادَاتِ یعنی شکر
تمامی عبادات کا سر ہے معنی سیوم وَاشْکُرُوا اللّٰهَ الَّذِیْ رَزَقَکُمْ هٰذِهِ النِّعَمَ
اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ یعنی شکر کرو تم اللہ تعالیٰ کا جو رزق دیا تمہارے لئے
یا ین نعمت ہا اگر ہو تم اللہ تعالیٰ کے ہی عبادت کرنے والے کس لئے حدیث قدسی وارد ہے
اِنِّیْ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ فِیْ نَبَاءٍ عَظِیْمٍ اَخْلُقُ وَیَعْبُدُ غَیْرِیْ وَاَرْزُقُ وَیَشْکُرُ غَیْرِیْ
یعنی تحقیق کہ مین اور جن والنس مسافت بعید رکھتے ہین کس لئے خالق مین ہون اور
عبادت غیر کی کرتے ہین اور رزاق مین ہون اور شکر غیر کا کرتے ہین حاصل ہر دو آیت
کا تا زمانیکہ اکل حلال نہو ظہور عمل صالح کا محال ہے اے عزیز مقام غور کا ہے انبیاء
علیہم السلام باوجود علو مرتبہ کے اس تحذیر مین شراکت رکھتے ہین پس غیر انبیاء کے
لئے کس درجہ پر تحذیر ہوگی فائدہ حاصل اکل حلال کا بیان کرتا ہون کہ اکل حلال
مقدم ہے عمل صالح پر کس لئے لقمہ تخم عمل کا ہے جبوقتکہ تخم بہتر ہو درخت بھی بہتر ہوگا
اس ہر دو آیت کو بغور تامل کر کہ اللہ تعالیٰ نے انبیا کے لئے حکم فرمایا یَا اَیُّهَا الرُّسُلُ
کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اگرچہ انبیا علیہم السلام کے شریعت
مختلف تھی اتفاق دو چیز مین رہا ماکولات طیبات اور توحید مین اس کلام سے

ثابت ہوتا ہے تاثیر ماینکہ ماکولات طیبات ہو قیاس کمال تو سبب ذاتا ہوتا
علی ہذا القیاس مومنین کے لئے حکم فرمایا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ
مَا رَزَقْنٰکُمْ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ یعنی عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے درجہ
قبول کو نہیں پہونچتی ہے تاثیر ماینکہ ماکولات طیبات سے ہو کمال خلوق کا
سابق آتا ہے ظہور بقا پر ظہور بقاء انسان کا بواسطہ رزق کے ہوتا ہے انسان
بواسطہ رزق حلال کے اپنے معبود کی عبادت کا راغب ہوگا صاحب مناہج کا قول
ہے جو غذا کہ شریعت میں حلال کی گئی ہے حکم عدالت کا رکھتی ہے جو شخص کہ تناول
غذا کا حسب حکم شرع کیا اثر اوسکا تمامی اعضا پر ہوگا اور بواسطہ تمامی اعضا
کے افعال حسب عدالت شرع ظاہر ہونگے اگر غذا مخالف حکم شرع تناول
کی جاوے اثر طغیانی کا پاکے مرتکب عصیان کا ہوگا

مثنوی

دست و دل از زمزم و کوثر بشوی ۔ آب از سرچشمۂ تقوی بجوی
لقمہ کہ در اصل نباشد حلال ۔ زد نفقہ مرد مگر در ضلال
قطرۂ باران تو چون صاف نیست ۔ گوہر دریائے تو شفاف نیست

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ
رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ
بَیْنَہُمَا مُشْتَبِہَاتٌ لَا یَعْلَمُھُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی
الشُّبُہَاتِ اِسْتَبْرَاَ لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُہَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ
کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْہِ اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ
مَلِکٍ حِمًی اَلَا اِنَّ حِمَی اللّٰہِ مَحَارِمُہٗ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے درمیان ہر دو کے
مشتبہات واقع ہوتے ہیں نہیں معلوم ہے اکثر اشخاص کو پس جو شخص

اگر پرہیز کیا شبہات سے دور رہا اچھا ہے ورنہ محل اشتباہ مین پڑا پس ڈالا
ہات کو اپنے حرام پر مثل چیرو ہیکے جو چارپایون پر اپنے اطراف چیراگاہ
سے نگاہ رکہتا ہے تاکہ تجاوز نکرین چیراگاہ سے علی ہذا القیاس ہر ایک
پادشاہ کو چیراگاہ رہتی ہے پس اطراف چیراگاہ اللہ تعالی کا محارم
ہین تاکہ تجاوز نکرین حلال سے طرف حرام کے مثال شکل تنزل کے ٭ شو
ضروری | مباح | مکروہ | حرام | کفر | جسوقت کہ بندہ اکتفا کیا ضروری پر
امن پایا اگر قدم رکھا مباح پر مکروہ پر قدم رکہیگی وسعت حاصل کیا جسوقت کہ
مکروہ پر قدم رکھا وسعت حاصل ہو وے حرام پر قدم رکہینگی یقین تصور کر
کفر پر قدم رکہیگا مثال شکل ترقی کی | فرض | واجب | سنت | مستحب | آداب
جسوقتکہ فرض ادا کیا پس مرتبہ ادای واجبات کا حاصل کیا واجبات گہیر لیتے ہین
سنن کو سنن سے مرتبہ مستحبات کو پہونچتا ہے اگر مستحبات پر قایم
رہا آداب بہی حاصل ہوتی ہین قول عمر رضی اللہ عنہ کا ہے تَأَدَّبُوا ثُمَّ تَعَلَّمُوا
قول ابو عبد اللہ بلخی کا ہے اَلْاَدَبُ اَلْعِلْمِ اَكْثَرُ مِنَ الْعِلْمِ عبد اللہ بن مبارک نے
فرمایا اگر کسی شخص کی توصیف کرین کہ وہ علم اولین وآخرین رکہتا ہے فوت ملاقات
پر اوسکی تاسف نہین کرتا ہون تاسف فوت ملاقات پر اوس شخص کے کرتا ہون
جو تادیب نفس پر اپنے قائم رہے شعر
اَدِّبُوا النَّفْسَ يَا اَيُّهَا الْاَصْحَابُ — طَرِيقُ الْعِشْقِ كُلُّهَا آدَابُ
اے عزیز ترا ایمان ایک شہر ہے جس شہر کو پانچ حصار ہین حصار اول طلا کی
دویم نقرہ سیوم فولاد چہارم جس پنجم خشت گل کے پس ضرور ہے کہ استواری
دیوار گل کی کرے جسوقت کہ نفس امارہ کی اطاعت کرے دیوار گل پر نظر نہین کرے یقین تصور کرے استحکام
دیوار جسکے خلل پیدا ہوا اسیطرح ہر ایک دیوار پر دشمن حملہ آور ہونیکے اقتدار رکہتا ہی

دیباچہ

ایمان

برین قیاس ایمان پانچ دیوار کی حصار مین واقع ہے اول دیوار یقین دوم
اخلاص سیوم دیوار ادا سے فرائض چہارم دیوار ادای سنتن پنجم حفظ آداب
تا زمانیکہ حفظ آداب پر قایم رہے شیطان لعین کو طمع ہوتی ہے کہ پانچ دیوارین
توڑ کے ایمان پر نظر ڈالے اسلئے مؤمن کو ضرور ہے حفظ آداب جمیع امور
وضو و صلوٰۃ و بیع و شرا و اکل و شرب مین رکھے تاکہ نور قلب کو حاصل ہو اور
مداخلت شیطان کی نہو **فائدہ** تقوی کے لئے چہار نشان ہین حفظ
الحدود و بذل المجهود و الوفا بالعهود و القناعة بالموجود **مثنوی**

متقی را چہار نشان باشد خو	حفظ احکام شرع اول آن
ثانیاً آنچہ دست رس باشد	بر فقیران و بیکسان باشد
عہد را با وفا کند پیوند	ہرچہ باشد بدان شود خرسند

فرمایا عمر بن عبد العزیز نے تقوی صیام نہار و قیام لیل نہین کہلاتا ہے
بلکہ تقوی وہ شے ہے تارک محارم کا اور مؤدی فروض الٰہی کا ہووے
اور تقوی وہ شے ہے کہ عامل حکم خدا و رسول کا ہو جس سے ایک نور حاصل ہو
اوس نور مین زندگی پاوے اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا
اللہ تعالے ساتھ ان لوگون کے ہے جو تقوی اختیار کئے قیاس کر جسوقت کہ اللہ تعالے
تیرے سات ہو نور الٰہی تجھکو کس درجہ پر پہونچا وے گا کسلئے تقوی ایک
ہوا ہے بستان قرب کی جو شخص کے فائز اس ہوا کا ہوا قرب الٰہی پایا آیت
شریفہ مین لفظ مع کا دلالت کرتا ہے قربیت الٰہی پر اور اللہ تعالی نے
فرمایا تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی یعنی توشہ لیو تم پس بہترین توشہ
تقوی ہے **فائدہ** تقوی شریعت مین طمع و تشویش نفس کو دور رکھنا اور
مردم سے سوال نہین کرنا سواے اپنے خالق کے حدیث قدسی وارد ہے

بیان تقوی

اَنَّا یُدۡلِثُ اللّٰہُ رِمِ فَالۡزَمۡ یُدۡکَ میں ضرور تیرا ٹھہرا بس لازم کر تو ضرور کو تیرے
اور نزدیک عارفوں کے تقویٰ پرہیزگاری کو کہتے ہیں اور امام قشیری
نے فرمایا تقویٰ عوام کا دور رہنا گناہ سے اور تقویٰ خاص پرہیز کرنا ماسوی اللہ سے
یعنی ماسوی اللہ سے روگردان ہونا **بیت**

گناہ آمد شہود ماسوی اللہ   ازین نوع گناہ استغفر اللہ

حقیقت توشہ کی یہ ہے کہ راہ عشق کی بے توشہ کے طے نہیں ہوتی ہے اور
بے توشہ شوق کے مرحلہ محبت طے نہیں ہوتا **بیت**

زاد راہ عاشقان ور دست روی زاد راہ   رہ زین گونہ ہست بسم اللہ کہ دارد عزم راہ

فایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَنۡ کَانَ یُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَیَتَّقِ اللّٰہَ
یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ یعنی جو شخص ایمان لایا خدا و
رسولؐ پر اور پرہیز کیا گناہوں سے بسبب خوف خدا و رسولؐ کے گردانتا ہے
اللہ تعالیٰ اسکے لیئے راہ پاک دنیا و آخرت میں اور روزی دیتا ہے از
وجہ حلال بیحساب **نظم**

از سبہا بگذر و تقوی طلب	تا خدا روزی رساندی سبب
حق زجائے بخشدت رزق حلال	کہ نباشد در گمان و در خیال

اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت شریفہ کی تفسیر اسطرح
فرمائی مَخۡرَجًا سے مراد کہ راہ پائیگا شبہات دنیا کے سے دور ہونیکے لیئے اور تشنگی
موت اور شدائد یوم قیامت سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قَرَأَہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَخۡرَجًا مِنۡ شُبُہَاتِ الدُّنۡیَا وَمِنۡ غَمَرَاتِ
الۡمَوۡتِ وَمِنۡ شَدَائِدِ یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ مفسرین نے اس آیت کی شان نزول
اسطرح بیان فرمائی ہے کہ فرزند عوف بن مالک اشجعی کو کفار نے مقید کیا

یہ شکایت عوف بن مالک نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور
مین عرض کیے آپ نے حکم فرمایا اِتَّقِ اللّٰہَ وَاصْبِرْ وَاَکْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اسنے حسب فرمودۂ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
عمل کیا خلاصی کفار سے پایا اور مال و اسباب جو بدست کفار کے ہوا تہا واپس
پایا **فایدہ** تقوی منحصر ہے دو شرط پر جو آیت ماسبق مین تحریر پایا اِنَّ اللّٰہَ
مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ ہُمْ مُحْسِنُوْنَ الذین الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اشارہ ہے
طرف تعظیم امر اللہ کے وَالَّذِیْنَ ہُمْ مُحْسِنُوْنَ اشارہ ہے طرف شفقت خلق اللہ
کے یہ مقدمہ دلالت کرتا ہے کمالِ سعادت پر انسان کے پس ہر دو امر مذکور
کمال طریق کا ثابت کرتے ہین تصدیق حق کے لیے پس مدار اسلام ہر دو
امر پر ٹھہرا **رباعی**

زاحسان خاطر مردم شود شاد — بہ تقوی خانۂ دین گردد آباد
بسوی این صفتہا گر شتابی — رضائے خلق و خالق ہر دو یابی

فایدہ تقوی چہار قسم پر ہے اول تقوۂ عام جو ترک کرنا شرک کا دویم تقوۂ
خاص ترک کرنا خواہش نفس کا گناہون سے اور مخالفت نفس کی ہر حال مین
سیوم تقوۂ خاص الخاص اولیا اللہ کا ہے جو ترک کرنا ارادہ کا ہر امر مین اور
آداب و نوافل پر قایم رہنا اور ماسوی اللہ سے نظر پھرانا چہارم تقوہ انبیاء
علیہم السلام کا ہے جو نہین تجاوز کرتا ہے غیب در غیب سے یہ مرتبہ
فنا الفنا کا ہے **بیت**

یک چشم زدن غافل ازان ماہ نباشم — ترسم کہ نگاہے کند آگاہ نباشم

اسلئے انبیاء علیہم السلام رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا ہمیشہ دعا مانگتے تھے
اس دعا سے یہی مقصود تہا کہ کوئی وقت غافل نہ رہین اپنے معبود سے تا کہ

جمیع اوقات مشاہدہ اپنے معبود کا رہے **فایدہ** ہر ایک امر و نہی و توفیق و
تادیب و کلام و ارشاد و ہدایت و عطا و اطلاع و بصارت و سماعت انبیاء
علیہم السلام کو منجانب اللہ حاصل تہا عقل کو بشر کی وخل ہی نہین بلکہ بلا تاثیر تعلیم
وخل نہیں اللہ تعالے نے شان مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے
فرمایا مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى اور اللہ تعالے نے انبیاء
علیہم السلام کی شان مین فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ
وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
کلمۂ اصطفا سے ذکر فرمایا یعنے برگزیدگی کے معنی سے یہ کلمہ دلالت کرتا ہے
بری ہونے پر صفات ذمیمہ سے اور مزین ہونے پر خصائل حمیدہ سے کتاب
کتاب منہاج مین حلیمی رح سے تحریر کیے ہین انبیاء علیہم السلام مخالفت
رکھتے ہین غیرون سے بلحاظ قوای جسمانیہ اور قواے روحانیہ کے
قواے جسمانیہ پانچ قسم پر ہین اول قوت باصرہ جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زُوِيَتْ لِيَ الْاَرْضُ فَاُرِيْتُ مَشَارِقَهَا وَ
مَغَارِبَهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَ
تَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ علی ہذا القیاس صاحب دلائل
الخیرات نے درود شریف داخل کیا ہے اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ كَانَ مِنْ يَّرٰى
خَلْفَهٗ كَمَا يَرٰى مِنْ اَمَامِهٖ اور ایک حدیث مین وارد ہے رَاَيْتُ الْجَنَّةَ
وَالنَّارَ دُوْنَ عَرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ اور ابراہیم علیہ السلام نے ملکوت سموات
کا معاینہ فرمایا قولہ تعالی نُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
دویم قوت سامعہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ خلاصہ سماعت

کرتا ہون مین جو تم سماعت نہین کرسکتے اخبار و اسرار احوال آخرت و احوال قیامت و شدت عذاب دوزخ اور آواز آسمان جو بسبب کثرت ملائکہ آواز ہوتا ہے سیوم قوت شامہ یعقوب علیہ السلام نے قمیص کو یوسف علیہ السلام کو سونگہکے زندہ رہنا یوسف علیہ السلام کا معلوم فرمایا قال اللہ تعالے قال اَبُوهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ چہارم قوت ذایقہ جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ و سلم کے لیئے دختر حارث یہودی نے جو برادرزادہ مرحب کا تہا گوشت بزغالہ مین سم آمیز کرکے ضیافت کیئے تھے ذائقہ فرماکر خارج زبان فرمایا اور حکم فرمایا کہ اس گوشت مین زہر شامل کیا گیا ہے اور دوسرون کو منع فرمایا اکل سے بیت

بزغالۂ زہر کردہ گفت	کز من مخور اے شکر عبارت

پنجم قوۃ لامسہ جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ پر آتش نمرود بحکم الٰہی سرد ہوگئی تہی قال اللہ تعالے یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ انتہی علی ہذا القیاس حواس باطنہ جو حاصل ہین انبیاء علیہم السلام کو غیر انبیاء کو حاصل نہین مثلاً قوت حافظہ اللہ تعالے نے فرمایا شان مین جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ و سلم کے سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰی اور قوت حافظہ شامل ذکاوت کو بہی ہوتی ہے کس لیئے علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْفَ بَابٍ مِّنَ الْعِلْمِ وَاسْتَنْبَطْتُ مِنْ کُلِّ بَابٍ اَلْفَ بَابٍ خلاصہ فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے تعلیم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم نے ہزار باب علم کے اور استنباط کیا مین ہر باب سے ہزار باب کو اس غیرت قابل غور ہے جسوقت کہ ذکاوت ولی اسطرح پر ہو تو ذکاوت نبی کسدرجہ پر ہوگی ذدیم قوۃ محرکہ باطنہ جو عروج جناب رسالت ماب صلی اللہ

علیہ کا شب معراج اور عروج عیسیٰ علیہ السلام کا طرف آسمان کے اور عروج
ادریس و الیاس علیہما السلام کا اخبار سے جو ثابت ہوا ہے اگر مطالعہ کرین تو
ظاہر ہوگا اور درباب معراج رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی نے
فرمایا سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ
الْاَقْصَی آلآیہ اور درباب سیر ادریس علیہ السلام فرمایا رَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِیًّا
پس ثابت ہوا کہ قوت روحانی انبیاء علیہم السلام کے انتہاء کمال کو نہایت
پر تھے خلاصہ کلام نفس قدسیہ نبویہ مخالف ہے بلحاظ ماہیت اپنے
سایر نفوس سے جو لازمہ اس نفس کا کمال پر ہے ذکاوت و فطنت
و حریت و استعلاء اور بلند ہونا جسمانیات مین اور بعدیت رکھنا شہوات
سے پس جبوقتکہ روح غایت صفائی و شرف مین ہو بدن بھی انبیاء علیہم السلام
کا غایت نقاء و طہارت پر ہوگا اور قوت محرکہ و مدرکہ بھی غایت کمال پر
رہیگا کیسلئے کہ یہ مقدمات جاری ہین بمقام جاری ہونے انوار فائضہ کے
جوہر روح قدس سے جو واصل ہین طرف بدن انبیاء علیہ السلام کے
جبوقتکہ ہووے فاعل اور قابل غایت کمال پر پس ضرور ہوگا آثار بھی
غایت قوۃ شرف و ضیاء پر ہونے کے لیے اسی لیئے اللہ تعالے نے
فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ آلآیہ فایدہ طریقہ تقوی کا یہ ہے اولاً
دور ہووین مظالم عباد سے اور حقوق سے عباد کے بعد از پرہیز کرین
گناہ کبایر و صغایر سے بعد از مشغول ہووین طرف ترک ذنوب کے جو
متعلق قلب سے ہین کیسلئے کہ یہ امہات ذنوب کہلاتے ہین جو متعلق ہین
قلب سے مثلاً ریا و نفاق و عجب و کبر و حرص و طمع و خوف خلق سے اور
امید خلق سے اور طلب جاہ و ریاست اور پیش قدمی ابناء جنس پر اپنے

بیان

داخل شیطان کی جو تیرے سیلئے وقوع مین آتی ہین اصل ان ہین شہوت و
غضب و ہوی پس شہوت خصلت بہیمہ ہے اور غضب صفت سبعیہ اور
ہوی صفت شیطانیہ ہے شہوت آفت ہے لیکن غضب قوی تر ہے اور
غضب بہی آفت ہے لیکن ہوی قوی تر ہے قال اللہ تعالے
اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ مراد فحشا سے
علامت شہوت کی ہے اور منکر علامت غضب کی ہے اور بغی علامت ہوی
کی ہے پس انسان ظالم اپنے نفس کے لیئے ہوتا ہے بسبب شہوت کے
اور بسبب غضب کے ظلم انسان کا غیر پر جاری ہوتا ہے اور بسبب ہوی کے
جاری ہوتا ہے ظلم ذو الجلال پر اسی لیئے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اَلظُّلْمُ ثَلٰثَۃٌ ظُلْمٌ لَا یُغْفَرُ وَظُلْمٌ لَا یُتْرَکُ وَظُلْمٌ عَسَی اللّٰہُ اَنْ
یَتْرُکَہٗ یعنے ظلم تین ہین ایک ظلم مغفور نہین ہوگا وہ شرک باللہ ایک ظلم چھوڑا
نہین جائیگا جو ظلم عباد اللہ پر ہو اور ایک ظلم امید معافی کی رکہتا ہے وہ
ظلم انسان کا جو نفس پر اپنے کریگا پس منشا ظلم کا جو مغفور نہین ہوگا وہ
ہوی ہے اور منشا ظلم کا جو نہین چھوڑا جائیگا وہ غضب ہے اور منشا ظلم کا
جو امید مغفوریت کی ہے وہ شہوت ہے پس ہر ایک سے دو نتیجہ حاصل
ہونگے حرص و بخل نتیجہ شہوت کا ہے اور عجب و کبر نتیجہ غضب کا ہے اور
کفر و بدعت نتیجہ ہوی کا ہے پس جبوقتکہ چہہ صفات مذکورہ حاصل ہون تو
صفت ہفتم پیدا ہوگی وہ حسد ہے اور یہ نہایت اخلاق ذمیمہ سے ہے جسطرح
کہ شیطان نہایت اشخاص مذمومہ کا ٹہرا علی ہذا القیاس اللہ تعالے نے
ختم فرمایا مجموع شرور الناس کو حسد پر اسی لیئے اللہ تعالے نے فرمایا
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ علی ہذا القیاس

مجموع خباثت شیطانی کا وسوسہ پر ٹہرا جو اللہ تعالے نے فرمایا یُوَسْوِسُ
فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ پس ثابت ہوا انسان مین
سوائے حسد کی کوئی ایک صفت ذمیمہ ترقی پر نہین بجا ہے اگر کہے
سوائے حاسد کے شریر تر زمین پر نہین نقل ہے ابلیس لعین دروازہ
فرعون پر جاکے دروازہ ٹہو کا فرعون نے کہا کون ہے ابلیس نے جواب دیا
ابلیس ہون تب ابلیس نے کہا اگر تو خدا ہوتا مجھکو فراموش نہین کرتا وقتیکہ
داخل ہوا روبرو فرعون کے فرعون نے کہا زمین پر کون شریر تر ہے
ابلیس نے جواب دیا سوائے حاسد کے کوئی شریر تر نہین ہے جو مین بسبب
حسد کے اس بلا مین واقع ہوا ہون **فایدہ** حدیث شریف مین وارد ہے
ہلاک ہونگے اشخاص جبتک ہو نچین **گناہ** کثرت کو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صلعم اَنْ یَّھْلِکَ النَّاسُ حَتّٰی یُعْذِرُوْا اَنْفُسَھُمْ
اے عزیز ہر ایک امر مین لحاظ رکھ امر بالمعروف ونہی بالمنکر پر تاکہ تو لائق
عذاب نہو کسلیئے حدیث شریف مین وارد ہے جو شخص دیکھا منکر کو پس
تغیر دیوے ہاتھ سے یعنے مارے اور توڑے یا پہٹے یا برہم کردیوے
اگر استطاعت نہ رکھے تغیر دیوے لسان سے یعنے منع یا درشتی یا دشنام
دیوے اگر استطاعت نہ رکھے تغیر دیوے قلب سے یعنے کراہیت وشورش
ظاہر کرے یہ علامت ضعف ایمان کی ہوگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ رَاٰی مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ
فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذَالِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ اے عزیز اگر تو
امر بالمعروف ونہی بالمنکر پر قائم نہ رہیگا شک ہے کہ عذاب الٰہی پہونچے تجہپر اور

اور کسی امر مین دعا تیری مقبول نہوگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال والذی نفسی بیدہ لتامرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر
او لیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عذابا من عندہ ثم لتدعنہ
ولا یستجاب الدعاء لکم۔ رواہ ترمذی اے عزیز تقوہ ایک
تجارت ہے تا زمانیکہ امر پر قائم رہیگا اور نواہی سے دور رہوگا نفع
دارین کا نہ پاویگا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسا عمل کرین جو آتش دوزخ سے
نجات پاوین یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا ھل ادلکم علی
تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تومنون باللہ ورسولہ وتجاھدون
فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون
الایہ خلاصہ آیت اے ایمان والو راہ دکھاتا ہون مین تمہارے لیئے راہ تجارت
کی جو نجات پاؤ تم عذاب دردناک سے وہ تجارت کون سے ہے جو ایمان لاؤ
اللہ اور رسول پر اسکے اور سعی کرو تم راہ خدا پر اموال اور نفسون سے اپنے
وہ راہ بہتر ہے تمہاری نجات کی لیئے اگر ہو تم بوجھنے والے اسلیئے تجارت معاوضہ
شی کا ایک شئے سے ہوگا اور تجارت نفع دیتی ہے تاجر کو محنت مشقت سے اور ہمت
سے صبر کی اسیطرح جو تصدیق بالجنان واقرار باللسان واستقامت بالاعمال ہو
مانع ہوتے ہین خسران دارین سے اللہ تعالے نے فرمایا من آمن و
عمل صالحا فلہ اجرہ جو شخص کہ ایمان لایا اور عمل نیک کیا پس
اُسکے لیئے اجرت نفع عظیم و فراغ کلی حاصل ہوگے معنے اصل تجارت کے غیر
حق کو ترک کرنا اور حق کو لینا صاحب نفحات ابی عبداللہ تستری سے نقل کرتے ہین

کہ فرزند ابی عبداللہ کے ہاتھ سے پیالہ روغن کا چھوٹ کے سرمایہ انکا جو روغن تھا ضائع ہوا فرزند نے نزدیک پدر اپنے کے حاضر ہوکے ظاہر کیا کہ ای پدر سرمایہ میرا جو تھا ضائع ہوا ابی عبداللہ نے جواب دیا اے فرزند سرمایہ اپنا وہ ٹھہرا جو باب تیرا ٹھہرایا ہے وہ سوا ہے ماسوا ہے اللہ کے اور رسول اسکے کوئی ایک سرمایہ نہیں ہے مراد یہان فنا سے لیتے ہین

نظم

ہر کہ در بحر فنا غرق گشت ہمتش از ماسوے اللہ درگذشت
این توکل گرچہ دارد رنجہا فہو حسبہ بخشد از گنجہا

اے عزیز جسوقت کہ سرمایہ خدا و رسول رہا او امر نواہی سے رو نہ موڑیگا جسوقت کہ موڑا سرمایہ اسکا خدا و رسول نہ ٹھہرا **فایدہ** لفظ جہاد سے کئی مراد ہین اول وہ جہاد ہے جو درمیان تیرے اور تیرے نفس کے واقع ہے یعنے نفس کو تیرے لذات و شہوات سے منع کرنا اور ہر امر مین نفس کا مخالف رہنا یہ جہاد اکبر کہلاتا ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک سے مراجعت فرماکے اسطرح فرمایا رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ یعنے رجوع کیئے ہم جہاد اصغر سے طرف جہاد اکبر کے مراد اس کلام سے نفس کشی لی جاویگی امام قشیری نے فرمایا حق جہاد کا وہ ہے ایک چشم زدن مارے بغیر مجاہدہ نفس کے اور بیفکر نہ رہین اس مجاہدہ سے اسلیئے کہ حدیث شریف مین وارد ہے اَعْدَا عَدُوِّكَ نَفْسُكَ بَيْنَ جَنْبَيْكَ یعنے دشمن تیرا تیرے دونو بازو کے درمیان نفس تیرا ہے اصل مجاہدہ اللہ تعالے نے فرمایا وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ خلاصہ آیت جو شخص کہ جہاد کیا ہوای نفس خدا سے پس یہ جہاد نفس کے لیئے ہی ہوگا کسلیئے کہ ثواب اس جہاد کا عاید ہوگا طرف

نفس اور سیکے کیونکہ اللہ تعالے لا پرواہ ہے عالم سے اور طاعات و مجاہدات
عالم کی اور تکلیف بندون کے عبادت کی صلاح احوال بندون کے لیئے ہوتی ہی
کسلیئے اللہ تعالے نے فرمایا مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ آیات مذکورہ سے
ثابت ہوا کہ کثرت عمل صالحہ اور صدق عمل صالحہ اسیکے لیئے بہتر ہے اور ایک
نظیر بیان کرتا ہون اگر کوئی شخص نے کوئی ایک فعل بادشاہ کے لیئے کیا
اور تیقن اس معنے کا رکھا کہ بادشاہ اپنے افعال پر نگران ہے ضرور ہوگا اپنے
عمل کو مزین کرے تاکہ مقبول بادشاہ کا ہو جسوقتکہ یہ مقدمہ درجہ یقین کو پہنچا
جہاد اسکا زائد ہوگا جو اللہ تعالے نے فرمایا فَاِنَّمَا یُجَاھِدُ لِنَفْسِہٖ حاصل
آیت یہ ہے کہ جو شخص کہ جہاد کریگا نفع بھی بسبب جہاد اسکے حاصل ہوگا حصول
نفع کا بسبب علم حصول نتیجہ جہاد کے ہے نہ بسبیل استحقاق کے کس لیئے
اللہ تعالے نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ اس کلام سے استحقاق
ثابت نہین ہوگا ہان مگر وعدہ نتیجہ جہاد کا ثابت ہوگا فرمایا اللہ تعالے نے
وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ
خلاصہ آیت وہ لوگ جو کوشش کرتے ہین اقامت دین کے لیئے راہ دکھاوینگے
ہم راہ استوار طرف ہماری تحقیق کہ اللہ تعالے ساتھ نیک کارون کے ہے
پس یہ جہاد ظاہر و باطن کو شامل ہوگا اگر کوئی شخص جہاد کرے نفس امارہ
کی شکستگی پر پس حاصل کیا دولت بقاء آلہی کو سہیل عبداللہ تستری رحمہ نے
فرمایا جو شخص کہ کوشش اقامت سنت کے لیئے کیا پس اسکے لیئے
حاصل ہوگی راہ جنت کی امام قشیری رح نے فرمایا جو شخص کہ مجاہدہ سے ظاہر کو
اپنے آراستہ کریگا اللہ تعالے آراستہ کرتا ہے باطن کو اسکے شیخ ابوبکر واسطی رح
فرمایا جو شخص کہ راہ خدا پر جہاد کریگا پہونچیگا قربیت آلہی کو حدیث قدسی بھی

دال ہے اسی معنی پر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حکایۃ عن ربہ تعالیٰ
من تقرب الی شبرا تقربت الیہ ذراعا ومن تقرب الی ذراعا
تقربت الیہ باعا ومن مشی الی اتیتہ ھرولۃ جسکا مطلب یہ ہے کہ جب تجھے
تیرے مرتبہ قربیت الٰہی حاصل ہو تو مرتبہ تیرا درجہ اعلیٰ کو پہونچیگا اور خلاصہ
حدیث قدسی کا اس شعر سے ظاہر ہوتا ہے شعر
بے یسمع وبی یبصر و بے یبطش و بی یمشی
بیت بسے غامض تدریہ ولا تغشی
حدیث قدسی جو من طلبنی وجدنی ہے یہ شعر مطابقت رکھتا ہے شعر

انا المقصود فاطلبنی تجدنی	انا المعبود فاطلبنی تجدنی

امام فخر الدین رازی نے آیت مذکورہ کے تفسیر اسطرح فرمائی والذین جاھدوا
فینا اے الذین نظروا فے دلائلنا لنھدینھم سبلنا خلاصہ
آیت وہ اشخاص جو کوشش کرتے ہیں دلائل میں ہماری ہر آئینہ راہ دکھاوینگے
ہم راہ استوار طرف ہمارے **فایدہ** جبکہ فاعل حقیقی ہر شی کا اللہ تعالیٰ
کو ہے تیقن کیا کوئی ایک امر میں خلاف واقع نہوگا کیسلئے نظر شرط ہے علم
کے لیئے اگر نظر تیری فاعل حقیقی پر ہو علم ہی تیرا مطابق واقع کے ہوگا نظر سے
پس اثر جہاد کا تیرے بطور کامل موثر ہوگا **فایدہ** حسن بن علویہ نے
فرمایا کہ میں دس سال تک تصفیہ نفس کے لیئے جہاد تہا بعد از پانچ سال قلب
کو آئینہ کرنے کے لیئے مجاہدہ کیا بعد از آئینہ قلب میں دیکہا دفعتاً ایک زنار نظر آیا
بعد از بارہ سال زنار کو توڑنے کے لیئے کوشش کی بعد از باطن قلب میں
زنار نظر آیا بعد از زنار توڑنے کے لیئے پانچ سال محنت کیا بعد از یک کشف
حاصل ہوا جس کشف سے تمامی خلق مردہ نظر آئی بعد از چہار تکبیرات کہا اسے عزیز

تا زمانیکہ جہاد اپنے نفس کے بیلئے نہ کریگا کوئی عمل نفع نہ دیگا یہی جہاد موسوم
بجہاد اکبر ہوگا جو اللہ تعالے نے فرمایا وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ
سُبُلَنَا قول ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ کا ہے انسان درجہ صالحین کو نہیں پہونچیگا تا زمانیکہ
عقوبات ستہ کو اختیار نہ کرے اول نفس کے بیلئے باب نعمت بند کرے
دویم بند کرے باب عزت کو اور کہولے باب ذلت کو سیوم بند کرے باب
راحت کو اور کہولے باب کوشش کو چہارم بند کرے باب نوم کو اور کہولے
باب بیداری کو ذکر اللہ کے بیلئے پنجم بند کرے باب غنا کو اور کہولے باب
فقر کو ششم بند کرے باب امید کو زیست پر اپنے اور کہولے باب استعداد
موت کو کیلئے حدیث شریف میں وارد ہے اُذۡکُرُوۡا هَادِمَ اللَّذَّاتِ یعنے
ہر وقت مد نظر موت ہی رہے حسن قزاز نے فرمایا خلوص حاصل نہ ہوگا مگر تین امر سے
اول نہ کہاوے مگر وقت فاقہ دویم خواب نہ کرے مگر وقت غلبۂ خواب
سیوم نہ کلام کرے مگر وقت ضرورت عمر رضی اللہ عنہ زبان پر کنکریاں رکہا
کرتے تہے تاکہ کلام زاید سے محفوظ رہیں انہی اوصاف کے اشخاص کیلئے
اللہ تعالے نے فرمایا جَاهِدُوۡا حَقَّ جِهَادِهٖ فایدہ مجاہدہ تمام
نہوگا مگر حصول مراقبہ سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دربارۂ
احسان جبرئیل علیہ السلام سے سوال فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے بایں طرح بیان
فرمایا اَنۡ تَعۡبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنۡ لَّمۡ تَكُنۡ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ خلاصہ
عبادت اللہ تعالیٰ کی اسطرح کرے کہ گویا تو اللہ تعالے کو دیکہتا ہے اگر یہ
درجہ حاصل نہو عبادت آلہی اسطرح کرے جو تجہکو اللہ تعالےٰ دیکہتا ہے کیلئے معنی
مراقبہ کے جاننا عبد کا اطلاع رب کو ہر امر پر اپنے پس یہ علم مراقبہ کا کہلاتا ہے
یہی حاصل ہر چیز کا ہوگا جسوقتکہ تو طریق مراقبہ پر قایم رہیگا تو قیام ادام اور

نواہی کا حاصل ہوگا در آن حال لازم آئیگا حفظ انفاس کا حفظ انفاس سے تصور پیدا ہوگا قربیت آلہی کے لیئے جسوقتک تجھکو یہ درجہ حاصل ہوگا اندرون تیرے چہار خصلت حاصل ہوگی اول معرفت اللہ تعالے کی دویم معرفت عدو اللہ کی یعنے ابلیس لعین کی سیوم معرفت نفس امارہ کی اپنے لیئے چہارم معرفت عمل کے اپنے جو لوجہ اللہ تعالے کیا تہا لیئے اللہ تعالے نے فرمایا یُرِیدُونَ وَجْهَهُ اے عزیز ارادہ لوجہ اللہ کا اسطرح ہو کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مکان مین تشریف فرما کے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو حالت بیماری مین ملاحظہ فرمایا حکم فرمایا والدین کو یعنے فاطمہ رضی اللہ عنہا و علی رضی اللہ عنہ کو نذر اللہ کے لیئے اور حسب حکم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم والدین نے بعد از حصول صحت فرزندون کے تین روزے نذر اللہ کے رکھے اور افطار کے لیئے تہوڑا سا آٹا بطور قرض یا از وجہ محنت علی رضی اللہ عنہ لے آئے اور روٹی طیار کر کے قصد افطار کا فرمایا اندرون تناول کرنے کے مسکین نے دروازہ پر آواز دیا اے اہل بیت رسول اللہ طعام دیجئے اللہ تعالے انکو بہشت عطا کریگا اسیوقت وہ روٹیان حضرت علیؓ اور فاطمہؓ نے اُس مسکین کو دی دین اور افطار کے لیئے پانی پر اکتفا فرمایا علی ہذا القیاس تین روز سائل سوال کرتا رہا اور وے دونو سائل کو روٹیان دیکے افطار پانی پر فرماتے رہے اور روز چہارم علی رضی اللہ عنہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اقدامبوسی کے لیئے حاضر ہوئے چہرہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرما کر استفسار حال فرمایا بعد ازان از وجہ شفقت پدری بمصداق ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین استفسار حال اپنی دختر کے تشریف فرما ہو کے ملاحظہ فرمایا کہ دختر یعنے فاطمہ

رضی اللہ عنہا قایم بالصلوٰۃ محراب مین مثل نقش دیوار استادہ تہین اور
چشمان مبارک فاطمہ زہرا رضؓ بسبب ضعف کے اندرون حدقہ چشم ہوگئی
تہین اور طاقت کلام کی بسبب ضعف کے نہین رکہتی تہین معًا جبریل
علیہ السلام نے تشریف فرما کے اس آیت کو قرات فرمایا وَيُوفُونَ بِالنَّذْرِ
وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَ
يَتِيمًا وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا
خلاصہ آیت وفا کرتے ہین نذرون کو اور خوف رکہتے ہین اوس روز کا جو
شر و محنت اوس روز کا آشکارہ ہے مراد روز قیامت کا ہے اور کہلاتے ہین
طعام محبت خدا پر مسکین و یتیم و اسیر کو کیلیے کہ سائلین او صاف مذکورہ
کے تہی جو ذکر فرمایا اور کہتے ہین طعام دینے والے کہ نہین کہلاتے ہین ہم
بارادۂ حصول جزا مگر لوجہ اللہ **فایدہ** مراد لوجہ اللہ سے وہ ہے جو خاص
اپنے حلاوت نفس کے لیئے ہو اور نفس کو اپنے باز رکھکر لوجہ اللہ صرف کرے
وہی نفقہ لوجہ اللہ کہلاتا ہے جو اللہ تعالے نے فرمایا لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ
تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ہرگز نہ پاؤ گی نیکی تا آنکہ نفقہ دو اوس شئے کو جو اپنے
نفسون کے لیئے دوست رکہتے ہو **فایدہ** نفقہ عام ہوتا ہے ہر ایک
باب کو لوجہ اللہ کے شامل ہوگا اگر مال ہو تو صدقہ فقرا کو دینا اگر حصول
صحت بدن ہو طاعت آلہی مین بدن کو صرف کرنا اگر حصول حکومت ہو معاونت
اغیار کی کرنا نفقہ دل کا محبت آلہی کیطرف مشغول ہوتا ہے نفقہ جان کا راہ
آلہی مین صرف کرنا ہرحال جو شئے کہ محبوب اپنی ہو راہ خدا مین صرف کرنا **بیت**
می صرف وحدت کسے نوش کرد | کہ دنیا و عقبے فراموش کرد
بعد از نزول اس آیت کے ابو طلحہ انصاری رضؓ نے باغ خرمہ کا جو محبت و محبت سے

تیار فرمایا تھا وقت مساکین پر فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے گاہ گاہ تشریف فرما کے متبسم فرماتے "تناول فرما کر کلمہ بخ بخ فرمایا یعنے یہ مال نفع مند ہے اسی معنی پر حدیث شریف دال ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب اللہ عبدا ان یری اثر نعمتہ اللہ تعالے النعمت دیتا ہے بندہ کو اور دیکھتا ہے اثر اسکا وہی اثر ہے جو یا لاذکر یا اسی لیئے اللہ تعالے نے فرمایا ان ھذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا اے عزیز اگر تو عمل خیر سے طلب کرنا عوض کا مقصود رکھے عوض مخلوق ہوگا حاصل کرنے سے مخلوق کے کچھ حصول نہین جبتوفقتا عمل تیرا لوجہ اللہ ہو حاصل مقصود کا تیرے اپنا معبود ہے رہا جزا اسکی قربیت آلہی ٹھہریگی اور نظر تیری اللہ ہی کیطرف رہیگی پس تو نہ طلب کر عوض کو اعمال سے تیرے بلکہ طلب منعم کو نہ کہ نعمت کو اسلیئے اللہ تعالے نے فرمایا اذکرونی اذکرکم اور دیگر امم سابقہ کے لیئے فرمایا یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم یہی وجہ ہے جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے فرمایا یحبہم ویحبونہ پس جو شخص کہ ذاکر آلہی ہو کشش بھی اللہ ہی کیطرف سے ہوگی مثنوی

عشق تو شمع است من پروانہ ام	تا تمنی سوز و مرا بیگانہ ام
من بگرد شمع تو پر میزنم	تا کہ جان را در سر کارت کنم
میل پروانہ سوئی شمع آر کجا است	گر نہ اول میل ہم از شمع خواست

اے عزیز طلب کر ہمسایہ کو قبل وجود مکان سے کہ وہی ہمسایہ قبل وجود مکان کے تھا اور ہر شی کا مکون رہا اور یہی ہمسایہ قبل از وجود ہر شے کے تھا اور بعد از رہیگا اے عزیز لا تو حق عبودیت کو تیری اور لے تو امور متعلقی کو جمیع امور مین کسیلیئے تو عبد آبق ہے مولے اسے اور رجوع ہو تو طرف مولی

تیرے اور قائم رہ تو امر و نواہی پر مولی کی تیرے اور رضا پر رہ تو قضا پر
مولے کے جسوقت کہ مولا کے ہی سبب عبودیت تیری تمام ہو تو اُسکی حمایت
تجھکو مولے سے تیرے اسلئے اللہ تعالے نے فرمایا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ
عَبْدَہٗ شیخ ابو یعقوب نہر جوری قدس سرہ سے لوگوں نے استفسار کیا
صفت مرید یعنے ارادہ کرنے والے کی کیا ہے فرمایا یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ
بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ صاحب کشف الاسرار نے
تحریر کیا ہے ارادت تین وجہ پر ہوتی ہے اوّل ارادت دنیا محض جسطرح
اللہ تعالے نے فرمایا تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا علامت اس ارادہ کی
دو شے سے ظاہر ہوتی ہے زیادتی دنیا کے لئے نقصان دین سے
راضی رہنا اور درویشوں و مسلمانوں سے اعراض کرنا دوم ارادت
آخرت جسطرح اللہ تعالے نے فرمایا مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ وَسَعٰی لَھَا
سَعْیَھَا علامت سلامتی دین کے لئے نقصان دنیا سے راضی رہنا
اور باب مواسنت و الفت درویشوں پر کشادہ کرنا سیوم ارادت
محض جسطرح اللہ تعالے نے فرمایا یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ علامت
اسکی بر سر کونین قدم رکھنا یعنے ناچیز بحت تصور کرنا کونین کو اور
اپنے سے اور خلق سے آزادی اختیار کرنا

نظم

اگر ما را خواہی خطی بعالم در کش
در بحر فنا غرق شو و دم در کش

دویم جہاد درمیان تیرے اور خلق کے اس جہاد سے متقی بھی کھلائیگا
جو سابق گذرا یعنے ترک کرنا طمع کا خلق سے اور شفقت و رحم کرنا خلق
اللہ پر گرچہ کسی ایک قسم کی خلقت ہو سیوم جہاد درمیان تیرے
اور دنیا کے جو لیوے تو دنیا سے زاد آخرت حسب حکم شرع شریف

مثل وہی صدقات اور نفقات کے کیلئے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم السخا شجرۃ فی الجنۃ اغصانہا
متدلیات فی الدنیا فمن اخذ غصنا منہا قادہ الی الجنۃ والبخل
شجرۃ فی النار اغصانہا متدلیات فی الدنیا فمن اخذ منہا قادہ
الی النار یعنے سخاوت ایک درخت ہے جنت مین ڈالیان اوسکی پہونچی ہین
بیچ دنیا کے جو شخص کہ پکڑا اسخاوت کی ڈالی کو پہونچا طرف جنت کے اور
بخل ایک درخت بیچ دوزخ کے جس شخص نے کہ پکڑا ڈالی کو بخل کی پہونچا طرف
دوزخ کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے السخی قریب الی
الحق والخلق والبخیل بعید عن الحق والخلق اور اللہ تعالے نے
فرمایا الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون منا
ولا اذی لہم اجرہم عند ربہم لا خوف علیہم ولا ہم
یحزنون خلاصہ آیت وہ لوگ جو نفقہ دیتے ہین مالون کو اپنے راہ خدا مین
پس نہین لاتے ہین عقب مین نفقہ کی منت و آزار کسی پر یعنے درویش
وفقیر کو تصدیع نہین دیتے ہین قول سے ہو یا فعل سے پس اونکے لیئے
نفع ہے نزدیک اللہ تعالے کے اور نہین ہے خوف نقصان اجر سے اور
نہین ہے غم فوت ہونے پر ثواب کے یہ آیت مطابقت رکھتی ہے آیہ لا
تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی سے نظم

ہر چہ دہی میدہی منت منہ	آن چہ بمنت دہی آن خود مدہ
منت و مزدے کہ در احسان بود	وقت جزا موجب نقصان بود

اے عزیز نفقہ راہ خدا پر دینے مین ایک سر ہی جو مہیا کیا ہے اللہ تعالی
نے تیرے لیئے اسباب عطا کو اور زائل فرمایا اسباب منع کو تیرے سے جو کہ

بیان نفقہ

ثابت ہوا یہ امر کہ معطی فی الحقیقت اللہ تعالیٰ ہی ہے اور بندہ نہیں ہے
پس اس مقدمہ پر جبوقتکہ تو ثابت قدم ہوگا دل تیرا منور ہوگا بنور الٰہی در
استحال تو متوجہ نہوگا منت اور اذیت پر سائل کے بلکہ تو بنتیجہ تمام مستعد
ہوگا اعطاء غیر کے **فایدہ** معنے لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
کے اول نفقہ فی سبیل اللہ ضایع نہین ہوگا بلکہ ثواب بفور حاصل
ہوگا اور روز قیامت مین نہین ہے خوف عدم وجدان ثواب کے لیئے اور
نہین ہے حزن عدم وجدان ثواب پر بلکہ پاویگا درجہ ثواب کا کیسلئے اللہ تعالیٰ
فرمایا وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا
دویم روز قیامت مین اون لوگون کو خوف عذاب کا نہ رہیگا قولہ تعالیٰ
وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ اور فرمایا لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ
درباب نفقات اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ
فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ یعنے
وہ لوگ جو نفقہ دیتے ہین راہ خدا پر مثال ایک دانہ کے جو زمین مین بو
تے ہین اوس دانے سے سات خوشہ پیدا ہوتے ہین ہر خوشہ مین
سو دانہ حاصل ہوتے ہین پس دو چند کرتا ہے اللہ تعالیٰ ثواب
اسکا جسکو چاہتا ہے حاصل آیت مذکوریہ ہے مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ
أَمْوَالَهُمْ كَمَثَلِ زَرْعِ حَبَّةٍ نفقہ اموال کا مثل بونے ایک دانہ کی جس
دانہ سے حصول ہفت صد دانہ کا ہوگا اور فرمایا مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ
اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ہر دو آیت سے
زیادتی ظاہر ہے کیسلئے انسان با رادہ زیادتی پیشہ زراعت کا اختیار

کرتا ہے تاکہ نفع حاصل ہو علیٰ ہذا القیاس زراعت صدقات و نفقات کی لایق
زیادتی کے ہوتی ہے فایدہ وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَاءُ زیادتی موقوف
خلوص پر نفقہ دینے والے کے ہوگی جسقدر کہ توخلوص الی اللہ نفقہ دینے مین
رکھیگا اوسیقدر مرتبہ اعلیٰ پاویگا ہر ایک طاعت کا حال اسیطرح ہے بقدر
خلوص کو بقدار اجابت کو پہونچتا ہے کسیلئے صدقہ بمعنے صدق کے آیا ہے
یعنے صدقِ ایمان صدقہ دینے والے کا اور دعویٰ صحت ایمان پر علیٰ ہذا القیاس
زکوۃ جو موسوم بزکوۃ ہوا بسبب تزکیہ کرنے صاحب زکوۃ کے اور گواہی
دیگا صحت ایمان پر صاحب زکوۃ کے یعنے زکوۃ دینے والے کے جسطرح کہ
اللہ تعالےٰ نے فرمایا فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ذرہ اسکو
کہتے ہین جو کم تر سے ہو روایت کعب رضی اللہ عنہ سے وارد ہے مت
حقیر جانو تم مقدار قلیل کو کسیلئے ایک شخص داخل ہوگا جنت مین دینے سے
ایک سوزن کے لوجہ اللہ پس لوجہ اللہ ایک سوزن کا دینا مفید ہوگا دینے سے مقدار
کثیر کے جو بغیر خلوص کے ہو فایدہ اللہ تعالےٰ نے نفقات کو بمقام قرض کے
فرمایا اے عزیز جسوقت کہ قرض اللہ تعالےٰ کو دیگا اداے قرض تونے کیا سات
فرمایا وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ
خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ھُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ اِنَّ
اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ہر دو آیت بالا مین لفظ حسنًا فرمایا یعنی بمعنے پاک
کسیلئے صدقہ و نفقہ مال طیب سے ہو حدیث شریف مین وارد ہے اِنَّ اللّٰہَ
طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا اور ایک حدیث مین وارد ہے مَنْ تَصَدَّقَ
بِعَدْلِ تَمْرَۃٍ مِّنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰہَ
یَتَقَبَّلُھَا ثُمَّ یُرَبِّیْھَا لِصَاحِبِھَا کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ مِثْلَ الْجَبَلِ

خلاصہ جو شخص کہ صدقہ دیگا موافق ایک خرمہ کے کسب پاک سے کیسلئے
اللہ تعالے انہیں قبول نا ہے مگر پاک کو پس پرورش کرتا ہے اللہ تعالے ا
اس صدقہ کو صاحب صدقہ کے لیئے جسطرح کہ پرورش کرتے ہو تم کرہ
بچہ اسپ کو جو مثل ایک کوہ کے ہوتا ہے پس ثابت ہوا اس حدیث سے
زیادتی صدقہ کے صاحب صدقہ کے لیئے پس جزا دیگا جزا اسے بہتر جو
اللہ تعالے نے فرمایا اَعْظَمَ اَجْرًا تاکید کے لیئے اور بعد از فرمایا وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تقدیم خیر کی جو اپنے نفسوں کے لیے
کرتے ہیں سبب علیہ النفس امارہ کے اگر تقصیرات کار خیر میں ہو طلب
مغفرت کے لیئے حکم استغفار کا فرمایا تاکہ تقدیم خیر کی نفسون کے لیئے تمام درجہ
قبول کو پہونچے اور معرض مغفرت میں آوے اور اللہ تعالے نے فرمایا
یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍۢ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ خلاصہ آگاہ کیا جائیگا انسان
وہ روز جو آگے بھیجا اپنے لیئے اور اوس چیز سے جو پیچھے چھوڑا
اموال سے شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا گناہ آگے بھیجا جرأت کر کے
اور مال پیچھے چھوڑا پس بہتر وہ ہے کہ توبہ کر گناہ سے تاکہ دیوے گناہ نہ رہے
اور مال بواسطہ صدقہ دینے کے آگے روانہ کر تاکہ باقی رہے بیت

برگ عیشی بگور خویش فرست	کس نیارد زپس تو پیش فرست

فایدہ اگر میت کے لیئے صدقات دیوے اجر میت کو پہونچتا ہے عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم کے روبرو ایک شخص حاضر ہو کے عرض کیا کہ والدہ میری موت ناگہانی سے
موی اگر ہشیار رہتی صدقہ کے لیئے اجازت دیتی اگر تصدق کروں اجر ہوگی
نعم فرمایا عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّیْ اُفْتُلِتَتْ نَفْسُہَا وَ اَظُنُّہَا لَوْ تَکَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَہَلْ لَہَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْہَا اور امام عبداللہ یافعی نے روضۃ الریاحین مین تحریر فرمایا ہے کہ شیخ اجل عزالدین عبدالسلام رح کو بعد از انتقال کے رویا مین دیکھا اور فرمایا دنیا مین عدم وصول پر ثواب تلاوت قرآن کا حکم کیا تھا یہان خلاف پاتا ہون فایدہ اے عزیز اللہ تعالے انے نفقات کے لیئے حکم فرمایا یہ ایک بہا دہے تاکہ اسباب ظاہری کو دور کرکے اسباب باطنی کیطرف رجوع ہووے لہذا اللہ تعالے انے فرمایا وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَہُوَ مُؤْمِنٌ مراد صالحات سے ادائے فرایض ہین پس جسوقتکہ ادائے فرایض کیا مقرون ہوتا ہے عمل اسکا سات ایمان کے جسطرح کہ اللہ تعالے انے فرمایا مَنْ یَّاْتِہٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ یہ آیت دلالت کرتی ہے عمل صالحات کا ایمان سے ملنے پر عمل صالحہ مقترن ہے ایمان کے سات پس ہردو لازم وملزوم ٹھرے اور جزا عمل صالحات کے لئے اللہ تعالے نے فرمایا فَاُولٰٓئِکَ لَہُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰی جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا وَ ذٰلِکَ جَزَآءُ مَنْ تَزَکّٰی درجات اعلی اوس شخص کے لیئے ثابت ہین جو شخص کہ عمل صالحات ایمان کے ساتھہ جمع کرے اسی لیئے اللہ تعالے انے فرمایا کہ درجات اعلی وہی شخص پاویگا جو جمع کرے عمل صالحہ کو پس جو شخص کہ خلاف پر ہو مجرمون سے ٹھریگا پس جزا اسکی بہی خلاف پر ہوگی قولہ تعالے مَنْ یَّاْتِ رَبَّہٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَہٗ جَہَنَّمَ اور صوم خواص مین یہ بہی شرط ہے کہ بکثرت لقمہ حلال بہی نہ کہاوے کسلئے قلت طعام سے منافع بکثرت حاصل ہوتے ہین اللہ تعالی نے فرمایا کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ خلاصہ کہاو تم اور پیو تم یک حد تک

نہ تجاوز کرو تم حد سے تحقیق کہ اللہ تعالے انہین دوست رکھتا ہے مسرفین کو
کتاب قوۃ القلوب مین تحریر فرمایا ہے تناول طعام دو وقت تمامی روز مین
اسراف سے شمار کیا جاتا ہے اور نقل بعض سلف سے اسطرح وارد ہے
اسراف وہ ہے جو آدمی آرزو رکھے کہانے پر اور ذلیل و بدتر آدمی وہ ہے
کہ ہمت اوسکی ہمیشہ مصروف رہے فکر طعام و شراب مین صاحب سلسلۃ
الذہب نے اسطرح تحریر فرمایا ہے **نظم**

خواجہ را بین کہ از سحر تا شام	دارد اندیشۂ شراب و طعام
شکم از خوشدلی و خوش حالی	گاہ پر می کند گہی خالی
فارغ از خلد ایمن از دوزخ	جائے او مزبلہ است و مطبخ

شیخ الاسلام عبداللہ انصاری قدس سرہ کا قول ہے اگر تمام دنیا کو در راہ حق
لقمہ کرین اسراف نہین کہلاتا ہے اسراف وہ شے ہے جو بے رضاء
خالق ہو اسراف کہلاتا ہے **مثنوی**

یک جوانی کہ خیر دائم داشت	پند می داد راہبی در دیر
گاہی بسر خیر نیست در اسراف	گفت اسراف نیست اندر خیر

امام فخر الدین رازی نے اسطرح تشریح فرمایا ہے قولہ تعالے كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا
تُسْرِفُوا خلاصہ کہاؤ تم اور پیو تم یہانتک کہ تجاوز نہ کرین طرف حرام کے
جو سستی مزاج حاصل ہو اور مانع عبادت الہی نہو بعد از اللہ تعالے نے
فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ یہ کلمہ تہدید کا ہے جس شخص کو
کہ اللہ تعالے دوست نہ رکھیگا وہ محروم ہوگا ثواب سے کیونکہ مراد محبت
الہی سے پہنچانا ثواب کا ہے طرف بندہ کے پس عدم محبت الہی عبارت ہی
عدم حصول ثواب سے ہے تو فتکہ حصول ثواب نہو لازمہ اوسکا حصول عتاب ہے

اور حدیث شریف مین وارد ہے فرمایا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
جہاد کرو تم نفوس سے اپنے بواسطہ بہوک وپیاس کے کسلیئے کہ مجاہدہ
بہوک وپیاس سے مثل جہاد فی سبیل اللہ کے ہوگا اور مرتبہ ثواب مین
داخل ہوگا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جَاهِدُوا اَنفُسَكُم بِالجُوعِ
وَالعَطَشِ فَاِنَّ الاَجرَ فِي ذَلِكَ كَاَجرِ المُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک روز حضوری رسالت مآب صلی اللہ
علیہ کی حاصل ہووی دیکہا کہ آپ نماز بیٹہ کے ادا فرماتے ہین
عرض کیا یا رسول اللہ وجہ نماز بیٹہہ کے ادا کرنے کی معلوم نہوسی فرمایا اے
ابوہریرہ اسوقت اشتہار طعام از حد زاید رکہتا ہون پس گریان ہوا مین
بسبب سماعت اس فرمان کے بعد ازو فرمایا نہ گریان ہو تو کسلیئے شدت
قیامت کی اوس شخص کے لیئے نہوگی جو اکثر بہوکا رہتا تہا دنیا مین اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ شکم پر رکہا وہ ملکوت
آسمان پر راہ نہ پاویگا افضل وہ شخص ہے جو اندک کہاوے اور اندک خندہ
کرے اور ستر عورت پر اکتفا کرے اور فرمایا آپنے کہ جامہ کہتہ پہنا اور اندک
کہانا پینا کروہ ایک جزو ہے نبوت سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَدِيمُوا قَرعَ بَابِ الجَنَّةِ بِالجُوعِ ہمیشہ ٹہوکو باب جنت کو بواسطہ گرسنگی
کے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان لعین اندرون
بدن آدمی کے مثل خون روان کے ہے اور تنگی خون کی پیدا ہوتی ہے
بسبب گرسنگی وتشنگی کے اور فرمایا مومن ایک امعاسی کہاتا ہے اور
کافر ہفت امعاسی کہاتا ہے اور حدیث شریف مین وارد ہے اَلاَكلُ فِي
اليَومِ مَرَّتَينِ مِنَ الاِسرَافِ اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ المُسرِفِينَ کہانا ایک

روزمین دو وقت اسراف سے ہے تحقیق کہ اللہ تعالے انہیں دوست رکہتا ہے مسرفین کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ اندک کہاوے اور اندک خواب کرے اللہ تعالے امباہات کرتا ہے فرشتگان سے اور فرماتا ہے دیکہو یا وجودیکہ مبتلا کیا مین آدم کو شہوت طعام وخواب سے باوجود مبتلا ہونے کے میرے لیئے ہر دو کو ترک کیا ہے اے فرشتگان جو لقمہ کہ ترک کیا میرے لیئے ترقی کیا مین او سکے لئے ایک درجہ جنت مین اور حدیث شریف مین وارد ہے قریب ظاہر ہونگے امت مین میرے اوسطرح کے اشخاص جو کہاوینگے نعمتون کو اقسام کے اور پیوینگے اقسام کے شربتین اور فخر کرینگے کشایش داہی پر اپنے وہ اشخاص اشرار امت سے میرے ہونگے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیَکُوْنُ رِجَالٌ مِنْ اُمَّتِیْ یَاکُلُوْنَ اَلْوَانَ الطَّعَامِ وَیَشْرَبُوْنَ اَلْوَانَ الْاَشْرِبَۃِ وَیَلْبَسُوْنَ اَلْوَانَ الثِّیَابِ وَیَتَشَدَّقُوْنَ فِی الْکَلَامِ اُوْلٰئِکَ شِرَارُ اُمَّتِیْ رواہ طبرانی اور حدیث شریف مین وارد ہے بہت لوگ دنیا مین زمانہ دراز بہوکے رہینگے بہوک سے قیامت مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَکْثَرُ النَّاسِ شِبْعًا فِی الدُّنْیَا اَطْوَلُھُمْ جُوْعًا فِی الْاٰخِرَۃِ رواہ ابن ماجہ اور اللہ تعالے نے قرآن مجید مین فرمایا ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ یعنے سوال کیئے جاینگی روز قیامت وہ نعمتان جو عبادت الہی سے باز رکہتی ہین دنیا مین صاحب عین المعانی کا قول ہے مراد نعیم سے ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم لی جاتی ہے کیونکہ تمامی اشخاص سوال کیئے جائینگے دعوت وملت واتباع سنت سے بابت

چہ نعمتی است بزرگ آنخدا کہ بر ثقلین   سپاس داری این نعمت است فرض العین

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضوان اللہ
علیہم اجمعین نے سوال کیا بابت مین نعیم کے جواب فرمایا سایہ مکانون کا
اور درختون کا جو آرام پاوے ہو تم ایام حرارت مین اور مایا رد قال
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلظِّلَالُ الْمَسَاکِنِ وَالْاَشْجَارِ
وَالْاَخْبِیَۃِ الَّتِیْ تَقِیْکُمْ مِنَ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ وَالْمَاءُ الْبَارِدُ فِی الْیَوْمِ
الْحَارِّ ۱ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حرکت ہوگی روز
قیامت بندون کی اقدام کو تا آنکہ سوال نہوگا چہار شئے سے اول عمر سے
کہ کس شغل مین فنا کیا دویم شباب سے کہ کس چیز سے پرورش کیا سیوم مال سے
کہ کس طریق سے حاصل کیا اور کس مصرف مین صرف کیا چہارم تفصیل اعمال سے
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہُ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا الْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
حَتّٰی یُسْأَلَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنْ عُمُرِہٖ فِیْمَا اَفْنَاہُ وَعَنْ شَبَابِہٖ فِیْمَا اَبْلَاہُ وَعَنْ مَالِہٖ
مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَہٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَہٗ وَعَنْ عَمَلِہٖ مَا عَمِلَ بِہٖ پس اس فرمان مین ہر ایک
نعمت نعمتہاے دنیا سے شامل ہوگی چنانچہ نقل ہے کہ ایک شخص ایمان
لایا دست مبارک پر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ الہاکم وسکو تعلیم فرمائی بعد تہوڑے دنون کے
شخص مذکور کا نکاح ایک عورت سے کر دیا جسوقت کہ داخل ہوا وہ شخص اپنی
عورت کے نزدیک دیکہا جہاز عظیم کو اور نعمتہاے کثیر کو معاً حاضر ہوکے
عرض کیا یہ عورت مجہکو ضرور نہین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا وجہ ہے عدم رغبت کی تیرے عرض کیا اَلَسْتَ عَلَّمْتَنِیْ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ
یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ وَاَنَا لَا اُطِیْقُ الْجَوَابَ عَنْ ذٰلِکَ یعنے آیا نہین ہون

ہین جو تعلیم فرمایا تو کلمہ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ سے کسیلئے طاقت
نہین رکہتا ہون جوابدہینے سے نعمتون کے روز قیامت ہین اسے عزیز
قابل غور ہے بغیر خواہش وسعی کے بتوسط عورت اپنے حفوظ نفس کو دیکہا
اور احتراز کیا ویل صد ویل او ن اشخاص پر ہوگا جو تمتع دنیا کے لیئے
سرگردان رہتے ہین اور تمتع لیتے ہین دنیا سے مثل بہایم کے جسطرح
کہ اللہ تعالے نے فرمایا وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ
الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ وہ جو کافر ہوے ہین برخورداری لیتے ہین
متاع دنیا سے اور کہاتے ہین جسطرح کہ کہاتے ہین چارپاے یعنی ہمت
چہارپاے کی مصروف رہتی ہے کہانے پر عاقل کو ضرور ہے کہ خوردن
براے زیستن ہو یعنے قوام بدن کے لیئے اور منتظر رکہے طاقت بدن
جو تحمل کر سکے اور قوت نفسانی بیچ استدلال قوت ربانی کے ممد و معاون
رہے نہ کہ عمر عزیز کو اپنے کہانے مین صرف کرے مانند چہارپاے کے کہ جن
سواے کہانے اور خواب کے مد نظر ہی نہین ہیت

خوردن براے زیستن و ذکر کردن است ۔ تو معتقد کہ زیستن براے خوردن است

آخر نتیجہ کفار کا دنیا سے نفع لینیکے بغیر اور کچہہ نہین ہے اسلیئے فرمایا وَالنَّارُ
مَثْوًى لَّهُمْ یعنے آتش دوزخ مقام و آرامگاہ اونکا ہوگا فایدہ
مومن کہاتا ہے عمل صالح کے لیئے تاکہ درست ادا ہون اعمال اپنے
اور ضعف بدن عاید نہو بہایم استدلال نہین کرتے ہین ماکولات سے
خالق پر اپنے اسیطرح کفار مثل بہایم کے چراگاہ مین چرتے ہین تاکہ
تازگی بدن حاصل ہو جسوقت کہ تازگی حاصل ہو لایق ذبح ہوتے ہین مقام
ذبح کفار کا دوزخ ٹہرا قولہ تعالے وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ اس قول پر اشکال

ہوسکتا ہے جو اللہ تعالے نے فرمایا وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ یعنے کفار
نفع لیتے ہین دنیا سے پس مومن بھی نفع لیتا ہے دنیا سے اور طیبات
دنیا سے پس فرق نہین ہوا درمیان نفع مومن وکافر کے جواب ایک
شخص نے ملک عظیم رکھا ہے اور بعد از مالک ہوا ایک زمین مزروعہ کا
پس خیال رکھیگا ملک عظیم پر اسپے اور نہ کہا جائیگا کہ فلان شخص مالک
زمین مزروعہ کا ہے بلکہ کہا جائیگا مالک فلان ملکِ عظیم کا ہے پس
مومن کے لیئے ملک عظیم جنت ٹھہری لہذا وہ متاع دنیا پر التفات نہ
رکھیگا بخلاف کافر کے کہ سوا اوسکے متاع دنیا کے جو بمقام قدرے زمین
مزروعہ کے حاصل ہے اور دیگر حاصل نہین کسلیئے عدم وجود ایمان کا
کافر کے لیے باعث ہوتا ہے حرص دنیا کا اور غفلت حاصل ہوتی ہے
آخرت سے اگر کہے باوجود حصول طیبات کے مومن کسطرح کہا جاویگا
جواب مومن کے لیے طیبات آخرت مقرر کیے گئے ہین طیبات دنیا سے
نسبت نہین ہوگی کسلیے نعیم جنت کے لیے حدیث وارد ہے مَا لَا عَيْنٌ
رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ یعنے کوئی ایک چشم
دیکھا ہی نہین اور کوئی ایک گوش سماعت کیا ہی نہین اور کسیکے قلب پر
مخطور ہوا ہی نہین یعنے جو لذات کہ جنت مین موجود ہین کسے ایک
طرق سے مخلوق کو کنہ اوسکا معلوم ہی نہین اور ایک مثال بیان کرتا ہون
اگر کسیکے پاس ایک باغ باین صفت موجود ہو جو مملو ہو ہر ایک درختون سے
پر میوہ سے کہ جو غایت لذیذ ہوا اور انہار جاریہ غایت صفائی مین اور مکانات
زمرد و یاقوت کے ہون نہایت بلندی مین اور عورات حسینہ بھی ہین
پس اون صفات کے باغ سے اوس شخص کو کئی ایک سال مفارقت

عاید ہوا اور وہ صحرا و خار و ار اور بہایم ایذا رسان مین جاویگا تو خیال کیجئے افسوس شخص کو کہ مفارقت سے باغ مذکور کی کسقدر رنج ہوگا اور باغ مذکور مین پہونچنیکے لیئے طرح طرح سے تردد کریگا علی ہذا القیاس حال کافر و مومن کا ہے کافر آخر مقتول ہوگا حتے الامکان اندرون میعاد قتل کے حصول حظوظ نفسانی کا خیال رکھیگا جو کچھ کہ ہو سکے نفیس حاصل کرے اسلیئے اللہ تعالے نے فرمایا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ يَاْكُلُوْنَ كَمَا يَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ اور ایک مقام مین فرمایا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا بدرستیکہ گروہ کفار کے دوست رکھتے ہین عاجلہ کو یعنے دنیا کو اور چھوڑتے ہین روز ثقیل کو یعنے حالات ہاے قیامت کو مومن حتی الامکان تردد کرتا ہے کہ اس قید سے چھوٹے اور بستان موعود کو پہونچے اور بواسطہ اعمال صالحہ وراثت آخرت کی حاصل کرے اسلیئے اللہ تعالے نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اللہ تعالے نے نعمت دنیا کو قلیل فرمایا کفار تمتع دنیا پر نظر رکھتے ہین بمصداق آیہ کریمہ کے كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ یعنے کہاؤ تم اور نفع لیو تم تھوڑے دنون بدرستیکہ تم مجرمون سے ہو اور مومنین کے لیئے حظوظ آخرت سے خبر دیتا ہے قولہ تعالی وَمَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ و اہل جنت کے لیئے حظ نفس اور حظ چشم ہوگا کتاب زبور مین فرمایا اے داؤد بہشت مطیعون کے لیئے اور زیارت لقا کی میرے شاکرون کے لیئے اور السنت میرے طالبون کے لیئے اور رحمت میرے

محبتون کے لیئے اور مغفرت میرے تائبین کے لیئے اور خاص میرا مشتاقون کے لیئے شعر

وَاَنَا اِلَیْھِمْ اَشَدُّ شَوْقًا	اَلَا طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَائِی

فایدہ امام غزالیؒ نے احیاء العلوم مین فرمایا ہے پر شکمی موش حرص برص ہے اور حدیث شریف مین وارد ہے منور رکہو تم قلوب کو بہوکے رہکے اور پہنے لباس کم قیمت کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نَوِّرُوا قُلُوْبَکُمْ بِالْجُوْعِ وَخَشِنِ الثِّیَابِ کتب سیر مین وارد ہے اول بدعت بعد از زمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پر شکم کہانیکی ظاہر ہوے عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز سیر شکم تناول نہ فرماتے تھے اور مجہکو غم واندوہ لاحق ہوتا تہا گرسنگی پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مین ہات اپنا شکم مبارک پر پہیرکے عرض کرتی تہی کہ جان وتن میرا فدا آپ پر ہو کسلیئے آپ سیر شکم تناول نہ فرماتے ہو جواب فرمایا اے عایشہ اولوالعزم جو پیغمبر برادر میرے تہے سیر شکم نہین رہتے تہے اسی سیلئے حق تعالے نے انکو کرامت پائی اگر مین دنیا سے تنعم لیون کمتر رہیگا اندیشہ رکہتا ہون برادرون سے میرے اور حصہ آخرت نقص پر ہوگا اور یہی طریقہ خلفاء راشدین کا تہا اسی قدم پر اولیاء اللہ اپنا طریقہ رکہا اگر کتب سیر اور حالات اولیاء اللہ مطالعہ کرینگے ظاہر ہوگا نظم

دنیا طلبی نہ آن و نہ اینت باشند	دنیا مطلب تا ہمہ دینت باشند
در زیر زمین روی زمینت باشند	بر روی زمین زیر زمین وار بجا

حدیث شریف مین وارد ہے کہ ایک عورت نزدیک اللہ تعالے کے
بدتر نہین مثل روزہ دار پرشکم کے جو مال سے ہو چنانچہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فتما من وعاء ابغض الی اللہ من بطن
صائم ملئ من الحلال اور حدیث شریف مین وارد ہے امہات
دین کی چار ہیں اول ام الادویہ دوم ام الاداب سوم ام العبادات
چہارم ام الامانی ام الادویہ قلۃ طعام ام الاداب قلۃ کلام ام العبادات
قلۃ ذنوب یعنے الامر کان گناہوں سے پرہیز کرنا ام الامانی یعنے اصل
امیدون کا صبر ہے قال علیہ السلام الامہات اربع ام الا
دویۃ وام الاداب وام العبادات وام الامانی فام الادویۃ
قلۃ الاکل وام الاداب قلۃ الکلام وام العبادات قلۃ
الذنوب وام الامانی الصبر فایدہ صبر جانورون مین متصور نہین
کسلیے کہ وہ محض شہوت رکھتے ہین نہ عقل اور ملائکہ مین بھی متصور نہین
کسلیے کہ وہ عقل محض رکھتے ہین نہ شہوت پس صبر عبارت ہے ثابت
رہنے سے بمقابلہ شہوت وغضب کے اور کسی مخلوق مین اللہ تعالی
نے یہ قسم پیدا نہین کی مگر انسان مین اور انسان بعد از وجود کے
شکم مادر سے سواے خواہش کے دیگر نہین رکھتا ہے بعد گذرنے
زمانہ کورا ز کے غلبہ شہوت کا ہوتا ہے در اسحال خواہش جماع کی ظہور
پاتی ہے وقتیکہ غلبہ شہوت وجماع کا ہو ظہور عقل کا بھی ہوگا اگر غلبہ
عقل کو حاصل ہو خواہشات سے روگردان ہوگا اور طرف حصول
سعادت کے متوجہ ہوگا پس اس صورت مین درمیان عقل وشہوت
کے نزاع واقع ہوتی ہے اگر عقل شہوت کو مغلوب کرے اور اپنے

فائدہ. تو مین شہوت کو بوے وہی معنے صبر کے ہین صبر دو قسم پر ہوتا ہے
فعلی و انفعالی فعلی اعمال شاقہ کو اختیار کرنا انفعالی ثابت قدم رہنا
مصائب پر یعنے آلام و اوجاع پر نفسانی عبارت ہے مقتضیات طبع کو
بند کرنے سے یعنے شہوت بطن و فرج کو یہ موسوم بعفت ہوگا اگر زیادہ
طلبی کو بند کرے موسوم بہ زہد و قناعت ہوگا اگر جزع و فزع کو بند کرے
یعنے بلند نہ کرے آواز کو وقت مصیبت کے موسوم بصبر عرفی ہوگا اگر
حالت مین دولت و فراغ کے تکبر و نخوت کو دور کرے اور بچشمان بر
بلندی تصور نہ کرے موسوم بفراخی حوصلہ ہوگا اگر حالت جنگ مین فرار
و تزلزل نہ اختیار کرے موسوم بہ شجاعت ہوگا اگر حالت غضب مین
ضرب و شتم نہ اختیار کرے موسوم بہ حلم ہوگا اگر سرانجام مہمات مین اضطراب
و تحیر کو بند کرے موسوم بہ وسعت حوصلہ ہوگا اگر اظہار اسرار کو بند کرے موسوم
بہ رازداری ہوگا پس یہ لشکر الٰہی ہین کہ ہر ایک مہم مین مہمات سے مددگار
ہوتے ہین حقیقت صبر کی وہی ہے باوجود حصول کدورت و کراہیت
طبعی کے جو منافی عقل و شرع کے ہو آپ ہی مین قید کرے اظہار جزع
و شکایت نہ کرے صبر کے معنے لغوی حبس و منع کے ہین جو باز رکھنا
نفس کا کسی شئے سے اور زبان فارسی مین شکیبائی کہتے ہین اور شرع
شریعت مین خواہش الٰہی کو غالب کہنا خواہش نفس پر اپنے اس کلام پر
اشکال ہوگا کہ ممانعت جزع و فزع کی داخل تعریف صبر ٹھہری پس
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
والسلام صاحبزادے دو جہان کے کیلئے ملال و اشک ریزی فرمائی
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے معاتبہ فرما کے عرض کیا کہ اشک

اقسام صبر

معنی صبر

معنی صبر

ریزی کا وجہ ارشاد ہو فرمایا اسقدر از قسم ملال و اشک ریزی مقتضیات
رحمت آلہی سے ہے جو انسان مین ظہور فرمایا ہے اِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ
الرُّحَمَاءُ اور فرمایا اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا
مَا یُرْضِیْ رَبَّنَا فلاصہ چشم اشک بہتی ہین اور دل اندوہ گین ہوتا ہے
اس امر مین اختیار بندہ کا نہین ہے اور اسقدر داخل تکلیف ہی نہین ہے
کسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا شیخ نجم الدین
کبری قدس سرہ نے فرمایا صبر مراد بیرون آنے سے خطوط نفسانی کے ہے
اور باز رکہنا نفس کو مالوفات و محبوبات سے **فایدہ** صبر دو قسم پر ہے
صبر فرض و صبر نفل صبر فرض صبر کرنا ادائے فرایض و ترک محرمات کے
لیے صبر نفل صبر کرنا فقر پر اور شداید پر فقر کے صبر وہ کہلاتا ہے جو صدمہ
اولی پر ہو نہ کہ یا مضطراری حاصل ہو وہ صبر نہ کہلاتا ہے اور مقام صبر وہ ہے
جو ہمیشہ توجہ دل و دوام مراقبہ و قطع ہوا اختیار کرے **فایدہ** بعض عارفین
نے صبر کے تین مراتب مقرر کیے ہین اول ترک کرنا شکایت کا وہ صبر
جمیل کہلاتا ہے دویم راضی رہنا مقدرات پر اسیلئے یہ درجہ زاہدین کا ہے
سیوم محبت رکہنا اس شے سے جو مولی اپنے بندے کیلئے ظاہر کیا ہے یہ درجہ
صدیقین کا ہے عبداللہ ابن سلام رح نے کہا روز قیامت پکارے
جاوینگے صابرین اور حکم ہوگا کہ داخل جنت کے لیئے ملائکہ استفسار کرینگے
کونسا عمل کیئے تم جواب دیوینگے صبر کیئے ہم نفسون پر طاعات کے لیے
کہینگے ملائکہ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ یعنے
بشارت ہو تمہارے لیے جو دوام سلامتی حاصل ہوے بسبب حاصل
کرنے صبر کے صاحب کتاب قوت القلوب نے اسطرح تصریح کیئے ہین

کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم تحتی فرماتے تھے فقر کے لیئے کسلیئے
فقر دوست ترین صفت ہی نزدیک اللہ تعالے کے حدیث شریف مین وارد ہی
کہ فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کو اے بلال فقر کو اختیار کر کسلیئے فقر حاصل کرتا ہی قربت
الٰہی کو نہ کہ غنی مصرع

کانجا کہ فقرا از ہمہ محبوب تر اند

فایدہ فنعم عقبی الدار یس نیک انجام ہے بہشت کا امام فخر الدین رازی نے
توجیہ اس آیت کی اسطرح بیان فرمائی کہ نہین حاصل ہوگی تمہارے لیئے یہ
سلامتی مگر بواسطہ صبر تمہارے جو طاعات الٰہی پر اور ترک محرمات پر کیئے ہتے
اور حاصل نہوتی یہ کرامات جو تم دیکھتے ہو اور یہ نیکیان جو تم مشاہدہ کرتے ہو
مگر بواسطہ صبر کے انتہے اور کہین ہی ملائکہ بہتر ہے تمہارے لیے مکان جنت مین
کسلیئے کہ اللہ تعالے نے فرمایا جزاہم بما صبروا جنۃ وحریرا
متکئین علی الارائک لایرون فیہا شمسا ولا زمہریرا خلاصہ
آیت جزا ان اشخاص کی جو صبر کئے ترک گناہون پر اور اختیار کیئے طاعت کو
یا صبر کیئے فاقات طعام پر پس ونکے لیئے جنت اور لباس جنت ہونگے دران حال
تکیہ دینے والے ہونگے بہشت مین تختہائے آراستہ پر نہ دیکھین گے بہشت
مین حرارت نہ برودت کو کسلیئے ہوا بہشت کی معتدل ہے بسبب عدم تابستان
و زمستان کے یا یہ مراد ہے بہشت خود مقام روشن ہی نور سے اور نہین
احتیاج ہے شمس و قمر کی اس رتبہ کا سبب ہے کہ قرآن مجید مین اللہ تعالے
نے ذکر صبر کا ستر مقام سے زاید فرمایا ازان جملہ قولہ تعالے وجعلنا
منہم ائمۃ یہدون بما صبروا قولہ تعالے لنجزین الذین صبروا
اجرہم باحسن ما کانوا یعملون وقولہ تعالے وتمت کلمۃ ربک

الحسنیٰ علیٰ بنی اسرائیل بما صبروا اس دلائل آیات قرآنیہ
سے ظاہر و باہر ہے کہ ہر طاعت کے لیے ایک ثواب مقدر رہے سوائی
صبر کے کیونکہ جزاء صبر کی لا نہایہ ٹھہری یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے
جزاء صوم کے نسبت طرف اپنے فرمایا قولہ تعالےٰ الصوم لی وانا اجزی
بہ کیونکہ شرائط صوم کے جو ذکر کیے گئے ہیں ہر ایک شرط محتوی ہے انواع
صبر پر اسیواسطے صوم بجائے صبر لیا گیا کیونکہ کہ انسان حظ نفس سے دور
رہتا ہے اور اللہ تعالےٰ نے بید قدرت خود جزاء صوم کے بلا تعین مقرر فرمایا ہے
جسطرح ذات باری تعالےٰ کی لا انتہا ٹھہری جزاء صوم بھی لا نہایہ ثابت
ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا انما یوفی الصابرون اجرہم
بغیر حساب فائدہ ثواب کے لیے تین مرتبہ ہیں اول دائم الاجر صابرین
کے لیے بغیر حساب کے بے انتہا ہوگا کیونکہ ہر شی داخل تحت حساب
رہتی ہے جو شے کہ تحت حساب نہ ہو لا نہایہ ٹھہرے گی دویم ہوتی ہیں منافع
کامل ذات میں اور عقل کو درک ہی نہیں ہے کہ کنہ کو اسکے پہونچے فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فی الجنۃ ما لا عین رأت ولا
اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر سیوم بلا وغیرہ پر صبر کرنیکا ثواب
داخل میزان ہوگا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنصب اللہ
الموازین یوم القیامۃ فیؤتیٰ باہل الصلوٰۃ فیوفون اجورہم
بالموازین فیؤتیٰ باہل الصدقۃ فیوفون اجورہم بالموازین فیؤتیٰ
باہل البلاء فلا ینصب لہم میزان ولا ینشر لہم دیوان
ویصب علیہم الاجر صباً خلاصہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم نے موازنہ ہوگا قیامت کے روز اہل صلوٰۃ کا مگر بوزن معروف

پرسے برابر ہونگے و تحقیق اسیطرح مقابل کیا نگا میزان اہل صدقات کا مگر نہ موزن ہوگا
میزان صابرین کا جسطرح کہ اللہ تعالے نے فرمایا اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ
بِغَیْرِ حِسَابٍ روز قیامت مین اشخاص غیر صابرین اجر صابرین کو معائنہ
کرکے آرزو کرینگے کہ دنیا مین اجساد ہمارے اگر مقراض سے ٹکڑے ٹکڑے
ٹکڑے ہوتی تو قبول کرتے ہم اسکو کیسلئے کہ صابرین محو جر لاتہا یہ رکھینگے
اسیلئے جناب رسالت مآب صلی اللہ نے فرمایا ثواب ہر عمل ابن آدم کا
ترقی کرتا ہے دس سے ہفتصد تک مگر اجر صوم کا عن النبی صلی اللہ علیہ
وَسَلَّمَ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ
مِائَۃٍ اِلَّا الصَّوْمَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ فَاِنَّہٗ یَدَعُ شَہْوَتَہٗ وَطَعَامَہٗ
مِنْ اَجْلِیْ اور کلمہ لی مین نسبت طرف اپنے فرمایا کسلئے یہ عبادت ریا سے
بعید ہوتی ہے اور غیر کی نظر نہین پڑتی ہے اور حاصل صوم کا قہر نفس کا
اور ترک شہوات نفس کا رہا پس مشابہت اپنے خالق کی اخلاق سے
ساتھہ ٹھہری یہی وجہ ہے جو حدیث شریف مین وارد ہے تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ
اللّٰہِ تَعَالٰی یعنے پیدا کرو تم اخلاق کو اللہ تعالے کے ترک شہوات بہی
تا آن زمان قربیت الٰہی حاصل نہو گی کلمہ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ سے یہ بہی مراد ہوتی
کہ نزدیک اللہ تعالے کے بمقابلہ صوم کے کوئی ایک عبادت دوست تر
نہین اور یہ بہی مراد ہوگی کہ قربیت ملائکہ کو جو حاصل ہے وہ بسبب
عدم وجود شہوات کے ذات ملائکہ مین پس صوم مشابہت رکہتا ہی
صفات ملائکہ سے اور یہہ بہی مراد ہے کہ جمیع عبادات بعوض اون ظلمون کے
جو غیرون پر کئے تھے چہنیے جائینگے مگر عمل صوم کا کسلئے کہ وہ خاص اللہ
کیلئے ہوتا ہے یہی وجہ ہے جو اللہ تعالے نے اَلصَّوْمُ لِیْ فرمایا

اور دخول جنت کے لیئے واسطہ صوم کا ہی ہوگا ابو الحسن رح نے انا اُجزی
بضم ہمزہ دیا ہے ممدودہ مراد لی ہے یعنی ہر طاعت کے لیئے جزا د
جنت ہے اور جزا صوم کے تعامیری ہوگی اے عزیز سنو فقط لذت پاویگا
لقا سے اللہ تعالے کے بس پاویگا کمال درجہ عطا کو بمصداق اُلبقاءُ
فِی اللِّقاءِ تمامُ العَطاءِ اور نظر کریگا اللہ تعالے طرف صایم کے صایم
نظر کریگا طرف اللہ تعالے کے اور اللہ تعالے کلام کرتا ہے صایم سے
صایم کلام کرتا ہے اللہ تعالے سے اس قول کو موید ہے جو جواب دیا تھا
موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالے نے وقتیکہ کلام کیا موسیٰ علیہ السلام نے
اللہ تعالے سے عرض کیئے کہ الٰہی کسی بشر کو بزرگی مجھسی زیادہ ہوگی جو کلام
کیا تو میرے سے اور سماعت کیا میں کلام کو تیرے اللہ تعالے نے جواب
فرمایا کہ اے موسیٰ زمانہ آخر میں ہویگا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے امت
مذکور صایمین ہوگی شہر رمضان میں خشک ہو جائینگے لبہا اور تغیر
ہونگے رنگہا اونکے اور وقت افطار درمیان صایمین کے اور میرے
بے پردگی ہوگی اے موسیٰ تجھسے جو میں کلام کیا اندرون ستتر
ہزار حجاب کے مگر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صایمین سی
بے حجاب وقت افطار کلام کرونگا حدیث نَادَی مُوسیٰ رَبَّہٗ فَقَالَ
هَلْ اَکْرَمْتَ اَحَدًا مِثْلَ مَا اَکْرَمْتَنِیْ فَسَمَّعْتَنِیْ کَلَامَکَ قَالَ
یَا مُوسیٰ اِنَّ لِیْ عِبَادًا اَخْرَجْتُهُمْ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ وَاَکْرَمْتُهُمْ
بِشَهْرِ رَمَضَانَ وَاَکُوْنُ اَقْرَبَ اِلَیْهِمْ مِنْکَ فَاِنِّیْ کَلَّمْتُکَ وَبَیْنِیْ وَ
بَیْنَکَ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ فَاِذَا صَامَتْ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْیَضَّتْ شِفَاهُهُمْ وَاصْفَرَّتْ اَلْوَانُهُمْ رَفَعْتُ تِلْکَ الْحِجَابَ وَقْتَ

افطار صائم د بیت

از ہمہ حرفی انا اجزی بہ است	ہرچہ بداں کہ شرع بشارت دہد ہست

فایدہ فرمایا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے
ایک روز بعید رکھیگا اللہ تعالے ستر خریفا آتش دوزخ سے عن ابی
سعید الخدری قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام
فی سبیل اللہ باعد اللہ بذلک وجہہ عن النار سبعین
خریفا فرمایا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ سنا مین نے رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ہے کوئی ایک بندہ جو صبح کیا حالت
صوم سے مگر کشادہ ہوتے ہین اسکے لیئے ابواب سموات کے اور تسبیح
کرتے ہین اعضا اوسکے اور مغفرت چاہتے ہین ملائکہ اسکے لیئے یہانتک
کہ ڈہانپ لیتے ہین پردہای نور سے اور حالت صوم مین اگر نماز ایک
رکعت یا دو رکعت نفلا ادا کریگا منور ہوگا آسمان اسکے لیئے اور ہوگی
ازواج اسکے لیئے حورعین آہی نصیب کر ہم مشتاقون کے لیئے عن عایشہ
رضی اللہ عنہا انہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ما من عبد اصبح صائما الا فتحت لہ ابواب
السماء وسبحت اعضاءہ واستغفر لہ اہل السماء الی ان توارت
بالحجاب وان صلی رکعۃ او رکعتین تطوعا اضاءت لہ السماء نورا
وقالت ازواجہ من الحور العین ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا ابا بکر ہر شی
کے لیئے ایک باب ہے اور باب عبادت کا صوم ہے عن ابی بکر رضی
اللہ عنہ قال صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شئی بابا وان

بَابُ الْعِبَادَاتِ الصِّيَامُ اے عزیز زمانیکہ مومن استقامت روزہ پر
نہ کریگا باب سے عبادت کے بعید رہیگا اور انس بن مالک سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم مرتبہ نصف صبر کا رکھتا ہے
اور ہر شے کے لیئے زکاۃ ہے اور زکات بدن کے لیئے صوم ہے
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَلصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَلِكُلِّ شَیْءٍ زَكٰوةٌ وَزَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ ابو
سلیمان رض راوی ہین ابو علی الاصم سے کہ رکھا جاویگا روز قیامت مین
مائدہ روبرو صایمین کے مگر غیر صایمین حالت مین حساب دیتے ہونگے
اور کہین گے کہ یا الٰہی حساب دیتے ہین ہم اور یہ اشخاص اکل وشرب مین
رہین حکم ذوالجلال کا ہوگا کہ جسوقت یہ اشخاص صایمین تھے اسوقت
تم اکل وشرب مین رہتے تھے اور یہ اشخاص بیدار رہتے تھے تم خواب
مین رہتے تھے قَالَ یُوْضَعُ لِلصُّوَّامِ مَائِدَةٌ یَاْكُلُوْنَ عَلَیْهَا وَالنَّاسُ
فِی الْحِسَابِ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ نَحْنُ نُحَاسِبُ وَهٰؤُلَاءِ یَاْ
كُلُوْنَ قَالَ فَیَقُوْلُ اِنَّهُمْ لَمَّا صَامُوْا وَاَنْتُمْ اَفْطَرْتُمْ
وَقَامُوْا وَاَنْتُمْ نِمْتُمْ مجاہد رح نے روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزہ رکھے لوجہ اللہ
مستحبا پھر اگر عطا کیا جاوے اسکو نقرہ بے انتہا تو وہ نہین برابری
کر سکیگا روزہ مستحب سے عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا صَامَ
لِلّٰهِ تَطَوُّعًا ثُمَّ اُعْطِیَ مِلْءَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَمْ یَسْتَوْفِ ثَوَابَهُ
فایدہ اے عزیز جبکو فضیلت صوم تیرا لوجہ اللہ ہو تو درجات مذکورہ کا مستحق ہوگا

جسو فتح حاصل کیا و حاجات کو بسبب فرحت تجھکو اوس درجہ کو پونچا دیگی جو
بمقابلہ فرحت رویت آلہی کے ہو اسلیئے حدیث شریف مین وارد ہی
کہ للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ و فرحۃ عند لقاء الرحمان
حصول فرحت وقت افطار بسبب حظ لینے طبیعت کے بعد از گرسنگی
و تشنگی کے ہوگی یا بسبب حصول نور عبادت کے لیئے کہ جس سے قربت
الٰہی حاصل کیا ضرب المثل ہے اگر آب شیرین موجود ہو بعد پینے کے جو
فرحت کہ انسان کو حاصل ہوتی ہے تو دل سے شکر آلہی بجا لاتا ہے
یا شکر تمام نعمت پر جو کامل روزہ حاصل کیا یا قربت آلہی جو وقت
افطار حاصل کیا یا مراد ہوگی فرحت سے وہ فرحت جو موسیٰ علیہ السلام کو
فضیلت صایمین امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمایا جو سابق مین
ذکر ہوا فایدہ بمقابلہ فرحت افطار کے فرحت لقائے رحمان جو ذکر ہوا
یہ فرحت موقوف آخرت ہوگی اگرچہ اللہ تعالے وقت افطار بے حجاب
صایم سے متکلم ہوتا ہے لیکن بسبب کدورت و عدم تصفیہ کے صایم
لیاقت سماعت کلام آلہی نہین رکھتا ہے مگر موسن کو ایقان کلام آلہی
کا بکلی حاصل ہونے سے فرحت حاصل ہوتی ہے وہ بمقابلہ فرحت
لقاء رحمان رہے جو آخرت مین حاصل ہوگی اس تقریر سے دو فرحت
حاصل ہوتی ہین یک فرحت روح حیوانی دویم فرحت روح انسانی
اسے عزیز صوم وراثت رکھتا ہے لقاء آلہی پا نیکی رزقنا اللہ وایاکم
اسے عزیز فرحت افطار صایم کی اوسطرح نہ تصور کر کہ فی زماننا وقت
افطار اہتمام کے اشربہ و اطعمہ لیا رکر کے بفرحت منتظر رہتے ہین
تاکہ لذایذ تمامہ حاصل کرین یہ لذایذ ازانجملہ داخل ہونگے جو بیان

لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ مین گذرا فرحت جو مذکور حدیث شریف مین ہوے بمثال اوس صایم کے ہوگی کہ ایک روزہ دار سے حالت سفر مین نہ زاد راحلہ نہ رکھا ہوا ور ہمراہ پانی بہی نہ رہا ہوا ور راہ مین کہین وجود آب نہو وقت افطار اگر دفعتًا آب میسر ہو قیاس کر کہ کسقدر فرحت حاصل ہوگی اوسکو خلاصہ کلام اس بیان کا یہ ہے جسطرح کہ مسافر مایوس لذایذ سے ہوگے دفعتًا لذت حاصل کریگا اسیطرح وقت افطار کسی قسم کی شہوات پر خیال نہ رکھے بلکہ اتمام صوم کا لوجہ اللہ نظر رکھے در آنحال تشبیہ مذکورہ مین فرحت تیری داخل ہوگی ورنہ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ مین داخل ہوگا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ اے عزیز وقتیکہ صوم آداب مذکورہ کے سات حاصل کیا نسبت مین اَلْقَيُّوْمُ کے داخل ہوگا جسوقتکہ تجہکو یہ مرتبہ حاصل ہو گویا مرتبہ صبغۃ الٰہی کا حاصل کیا جسطرح اللہ تعالے اسنے فرمایا صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهٗ عَابِدُوْنَ یعنے رنگ خدا کا ہے اور آپ کو رنگ خدا مین رنگین کر لینا یہی نسبت ہے اَلْقَيُّوْمُ کی مین جسطرح کہ رنگ ظاہر و باطن پارچہ مین نفوذ کرتا ہے اور امتیاز پاتا ہے پارچہ ہاے دیگر سے اسیطرح اگر صوم باشرائط مذکورہ اداکریگا تو نسبت مین لی کے ہوگا حتی کہ اغیار سے امتیاز حاصل کریگا جسطرح کہ پارچہ رنگین دیگر پارچہا سے امتیاز رکہتا ہے اور جو اللہ تعالے اسنے فرمایا وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً کون خوب تر ہے رنگ دینے مین سواے خداتعالی کے کسلیے رنگ جو انسان دیتا ہے مقید رہتا ہے اور بقا نہین اور رنگ ظاہری رہتا ہی فقط پوست پر مگر رنگ بطون مین نہین رہتا ہے اگر رنگ باطنی ہو

بسبب قوی ہونے قوا ئے باطنی کے وجود پایا جاتا ہے مثلاً رنگ
فلسفہ محض قوت عقلیہ پر ہے اور رنگ بدعت موقوف قوۃ وہمیہ پر ہے
جو مرکب شیطان کا ہے اور رنگ ملل منسوخہ کا محض عادت و رسم پر ہے
اور رنگ محبت دنیا کا محض قوت شہویہ پر ہے اور رنگ حکومت و سلطنت کا
محض قوت غضبیہ پر ہے یہ تمام رنگ ادنیٰ صدمہ سے زایل ہوتے ہین اور غلبہ
رنگ دیگر کا ظاہر ہوتا ہے بخلاف رنگ خدای کے کہ وہ شبہات و حوادث
و مصایب سے لایق تغیر نہین ہے اسیلئے دین اللہ موسوم ہوا صبغۃ اللہ
کے ساتھہ کہ بحیثیت اوسکی ظاہر ہوتی ہے طہارت و صلوٰۃ و صوم سی اسلیئے
اللہ تعالےٰ نے فرمایا سِیْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ
اور کہا قاضی بیضاوی رح نے صِبْغَةَ اللّٰهِ متعلق ہے آیۃ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا
سے نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ تک پس وصف ایمان کا موصوف ہوا صبغۃ
اللہ سے تاکہ ظاہر ہو مباینۃ درمیان دین اسلام و دین باطل کے جسطرح
کہ ظاہر ہوتی ہے مباینۃ درمیان الوان کے اور مراد صبغۃ اللہ سے فطرۃ اللہ
بہی لی جاتی ہے جسطرح کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ
عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ خلاصہ آیت یہ ہے انسان موصوف ہے
عجز و فاقہ سے بحیثیت ترکیب بنا کے جو پایا جاتا ہے بحسب ظاہر مشاہدہ سے
حدوث و افتقار کی طرف خالق اپنے پس یہ آثار موسوم بہ صبغتہ الہی بہی ہوتے ہیں
اے عزیز اگر تو قائم رہا صوم پر حاصل کیا رنگ الہی کو اسلیئے یہ نسبت اس
رنگ کے دیگر رنگہاے رنگ رہتے ہین لوایح شریعت مین جامی علیہ
الرحمۃ نے فرمایا رباعی

پس بے رنگ است یار دلخواہ اے دل	قانع نشوی برنگ تاگاہ اے دل

اصل ہمہ رنگہا ازان بیرنگ است	من احسن من صبغۃ من اللہ اے دل

اے عزیز ترجمہ و شکر تو رنگ الٰہی مین رنگا گیا لیاقت حاصل کیا لشکر الٰہی
مین داخل ہونے کے لیئے یہی رنگی ہوئی مومنون کے لیئے اللہ تعالےٰ نے
فرمایا اُولٰئِکَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ امام ثعلبی رحمۃ نے
جرجانی رحمۃ سے نقل کی کہ داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے استفسار کیا
الٰہی تیرے کون شخص مین خطاب ہوا یا داؤد الفاضۃ ابصارہم
السلیمۃ الفقہیہ والنقیۃ قلوبہم اولئک حزبی وحول عرشی
خلاصہ یہ شخص نے چشم بند کیا محارم سے اور دست آزار سے خلق کے
اور دلکو اپنے ماسوائے اللہ سے پاک کیا یعنے احکام خدا و رسول پر قایم رہا
وہی لشکری میرا ہوگا **قطعہ**

از ہر چہ ناروا است بپوش دیدہا بہ بند	بیت	وز ہر چہ ناپسند بود دست باز دار
لوح دل از غبار تعلق بشوی پاک		تا باشدت تجلیٔ اہل قبول را
بشنو نصیحتے ز فقیر اے عزیز		تا آیدت بدنیا و عقبیٰ ترا بکار

اقسام سے صوم کے قسم سیوم صوم خواص الخواص ہے جو باز رکھتا ہے
قلب کو ہمت دنیا اور اوسکا کو دنیا سے اور روگردان ہوتا ہے بالکلیہ ماسوائے
اللہ سے وقتیکہ ماسوائے اللہ کیطرف خیال ہو شکنندہ صوم ہوگا اور یہ
رتبہ انبیاء علیہم السلام او صدیقین کا ہے اس مقام کی حقیقت اوسیوقت
ثابت ہوگی کہ گویا بالکلیہ دنیا سے رو موڑے اور سوائے توجہ الی اللہ کے
تصور دیگر نہ رکھے بمصداق اس شعر کے **بیت**

مراد دل بغیر از دوست چیزی در نمی گنجد	بخلوت خانہ سلطان کسے دیگر نمی گنجد

اور اس قسم کے روزے سے مراد محبت الٰہی سے بھی لی جاتی ہے بعدون

خالق سے دوسری طرف نظر تجاوز نہ کرے مادام طبیعت اپنی خالق کی ہی طرف خوگیر رہے اور تمامی ما لوفات و ما نوسات سے منقطع رہے اگرچہ یہ درجہ اولیا اللہ کو بھی حاصل ہے لیکن انبیا وصدیقین کا درجہ اعلیٰ تھا ابراہیم علیہ السلام نے آتش نمرود پر کچھ بھی خیال نہ فرمایا اپنے دوست پر ہی خیال رکھا ملائکہ نے اعانت کے لیے کہا سو آپنے جواب اسطرح فرمایا لا اسئلن سبو تستلم علمہ بحالی یغنینی عن سوالی یہی تسلیم سبب تہا جو حکم یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم کا ہوا دوستان خدا اگر آپ پر بھی لحاظ رکھین بحیثیت وجود اپنے کے لحاظ نہین رکھتے مگر بایں حیثیت لحاظ رکھتے ہین کہ دوست اپنا دوستی اپنے سے رکھتا ہے بیت

دوست دارم خویشتن را نہ از برای خویشتن ۔ بلکہ بہر آنکہ دلبر دوست میدارد مرا

فایدہ دل مثل آفتاب کے ہے بدن مثل زمین کے جبتک کہ دل منور ہو محبت الٰہی سے افعال بھی اوسکے متعلق ویسے ہوتے ہین ہر فعل مین اوسکے نور ہی نور رہتا ہے موسیٰ علیہ السلام نے چالیس روز سفر طور کا فرمایا اندرون چالیس روز کے وجود اشتہا نہین پائے اور جو سفر ہمراہ خضر علیہ السلام کے کیا عرصۂ قلیل مین وجود اشتہا پایا قولہ تعالےٰ فانطلقا حتی اذا اتیا اھل قریۃ استطعما اھلھا فابوا ان یضیفوھما فایدہ صوم انبیاء وصدیقین وہ ہے ہمت دنیا سے باز رکھے اور مصداق تخلقوا باخلاق اللہ کا ظہور پاوے جو سابق مین مفصلاً ذکر پایا او جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کتئین صوم وصال کے لیے منع فرمایا مگر آپنے اختیار فرمایا وقتیکہ سوال کیے اصحاب نے

فرمایا اِنّی لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اِنّی اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ خلاصہ یہ ہے
نہیں ہوں میں مثل تمہارے تحقیق کہ میں شب باشی کرتا ہوں رب میرا کھلاتا ہے
اور پلاتا ہے

نظم

مرد عارف چو یافت لذت قرب — نہ باکلش کشش بود نہ بشرب
اکل و شرب اش بود ز انس حق — دایم او در حق است مستغرق
تو از خوان یُطْعِمُنِیْ ش ببیں — شربت از چشمہ ما زیسقینی تو

علماء رح نے اکل و شرب میں جناب رسالت مآب کی اختلاف فرمایا ہے
بعض کا قول ہے کہ اکل و شرب آپ کے لیئے اللہ تعالے کیطرف سے
نازل ہوتا تھا اور آپ تناول فرماتے تھے یہ بھی از قسم معجزات تھا
کسلیے کہ اپنے اختیار سے نہ تھا جو منافی صوم وصال کا ہو بعض روایت میں
اسطرح وارد ہے اَظَلُّ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ آرام کرتا ہوں میں
نزدیک پروردگار اپنے کے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے مجھکو اور موجب
افطار صوم کا شرعاً وہ طعام و شراب ہے جو معتاد ہو لیکن بطریق خرق
عادت جو بہشت سے از نزد پروردگار ہو مبطل صوم نہیں ہے بعض نے
مراد طعام و شراب سے فیضان باری تعالے لکی لئے ہیں جس سے طاقت
عبادت الہی کی حاصل ہو یا مراد طعام سے سیرابی کے لیئے ہیں جو الم جوع و
عطش کا مزاج مبارک پر نہ پایا جاتا تھا حاصل کلام صوم وصال میں جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لذات معارف و مناجات اوس درجہ
پر حاصل ہوتے تھے تمام اکل و شرب سے استغنائی حاصل رہتی تھی علی ہذا القیاس
موسیٰ علیہ السلام کو سفر طور پر چالیس روز استغنائی طعام و شراب سے
بسبب وجود کثرت لذات معارف کے حاصل تھی پس نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کا مرتبہ اعلی درجہ پر تھا استغنائی ہی اعلی پر رہی جو حیز تحریر و تقریر سے بعید ہی

بمصداق اس مصرعہ کے مصرعہ

قد جمع الرحمان فیک مفاخرہ

نظم

آنچہ خوبان جہان دادہ اند	قسم تو نیکو تر از آن دادہ اند
ہر چہ نیاز ند ازان دلبران	جملہ ترا ہست و زیادت بران

صوم وصال خاص جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو ہوا اس معنی پر کل محدثین کا اتفاق ہے چنانچہ اس حدیث سے پایا جاتا ہی جو تقویت خاص رسل کو ہی تھی غیر کو یہ درجہ حاصل نہ تھا اور بخاری شریف مین بہی مقدمہ ثبوت کو پہونچا ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال فی الصوم فقال لہ رجل انک تواصل یا رسول اللہ قال وایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ویسقینی متفق علیہ اور دیگر حدیث بخاری حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن شعبۃ قال حدثنی قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تواصلوا قالوا انک تواصل قال انی لست کاحد منکم انی اطعم واسقی او انی ابیت اطعم واسقی فایدہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ حاصل تھے اول مرتبہ بشریت جو اللہ تعالے نے بلحاظ بشریت کے فرمایا قل ھو اللہ احد دویم مرتبہ ملکیت بلحاظ ملکیت چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا یس طہ سوم مرتبہ حقیت چنانچہ فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی برین منوال جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے

المجاز بشریت فرمایا انا بشر مثلکم و ہم ماہیت قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انی لست کاحدکم انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی
سیوم مرتبہ حقیقت کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل
یہی وجوہات سے قرآن روشن بیان ہوا من رآنی فقد رای الحق کا

فایدہ صوم وصال کرنے کے ماسوائے جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم کے صوم وصال مین **اختلاف** علما کا ہوا ایک طائفہ
کا قول ہے جو شخص کہ قادر ہو صوم وصال پر اسکے لیئے جواز ہے مگر بسبب شفقت
امت کے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی اسی پر
اتفاق بعض اصحاب کا ہے مثل عبداللہ بن زبیر وغیرہ کا بہی یہی قول ہے
اور اصحاب تابعین مثل عبداللہ بن ابی معمر و عامر بن عبداللہ بن زبیر بہی
یہی قول رکھتے ہین اور ابراہیم تیمی بہی علی ہذا القیاس قائل ہین اگرچہ
اکثر کا اتفاق عدم جواز پر امام اعظم رح اور امام مالک رح و امام شافعی رح
کا قول کراہیت پر ہے مگر اختلاف تحریمی و تنزیہی کا رہا اکثر اقوال تحریمی پر
پائے جاتے ہین اور صحیح تر یہی ہے اور امام مالک کا قول تا وقت سحر
جواز پر ہے یہی وجہ ہے جواز تاخیر افطار کی اور تاخیر افطار پر حدیث دال ہے
عن ابی عطیۃ رضی اللہ عنہ قال دخلت انا ومسروق علی عائشۃ
رضی اللہ عنہا فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من اصحاب محمد صلی
اللہ علیہ وسلم احدھما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ والآخر یؤ
خر الافطار ویؤخر الصلوۃ قالت ایھما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ
قلنا عبد اللہ بن مسعود قالت ھکذا صنع رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم و آخر ابو موسےٰ نے خلاصہ روایت ہے
عطیہ رضی اللہ عنہ سے کہ جو تابعین سے تھے فرمایا کہ ایک روز مین اور مسروق
حاضر ہوے نزدیک ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور عرض
کی کہ یا ام المومنین دو شخص اصحاب محمد صلی اللہ علیہ سے ہین کہ ایک
انہین سے تعجیل صلوٰۃ اور تعجیل افطار کرتا ہے اور ایک شخص تاخیر افطار
اور تاخیر صلوٰۃ کرتا ہے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کون ہین دو
شخص عرض کیئے ہم تعجیل افطار و صلوٰۃ عبداللہ بن مسعود کرتے ہین
فرمایا اسیطرح ادا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تاخیر صلوٰۃ
و افطار ابو موسےٰ اشعری فرماتے ہین پس حاصل کلام کہ فعل ابن مسعود رض
کا عزیمت یعنے دل نہاد کی پر تہا اور ابو موسےٰ اشعری کیا پر صحابہ سے
البتہ سند رکھتے ہونگے مگر یہ فعل دوام پر نہین تہا گاہی کا ہے فرمایا ہوگا
فایدہ درباب تاخیر افطار روایت ہے ابو سعید رض سے فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال نکرے کوئی ایک تمہارے سے اگر
وصال کرے تو تا سحر کرے کسلئے تاخیر افطار مین سیاست نفس اور
قطع شہوات حاصل ہوتی ہین اکثر عادت رکہتے تہین اور ارباب حوال کے
یہی سمجھے کہ اللہ تعالے نصیب کرے ہمارے لیئے برکات اُن لوگون کے
انتہے ہوا کلام ابو سعید کا اے عزیز و حاصل آیہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ بیان ہوا خلاصہ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ بیان کرتا ہے بگوش ہوش سماعت کرو کہ تم
اہل تقوہ سے ہوگے اللہ تعالے نے فرمایا اولاً کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ
بعد از فرمایا کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ اس حکم سے وہ روزہ خارج

ہوگا جو ہنود و صابیین روزہ اختیار کیے رکہتے مثلاً بعضی قوم کے لوگ فواکہ
کہاتے ہین اور پانی پیتے ہین اور بعضون نے وقت شب کے امساک
کہانے اور پینے مین کرتے اور روزہ مین امساک نہین کرتے ہین اور یہ
روزہ موسوم بہ تشبیہ کیا گیا چنانچہ دستورہای صابیین مین موجود ہے اس
طریق کا روزہ داخل روزہ نہوگا اسلیے کہ اللہ تعالے نے فرمایا کَمَا کُتِبَ
عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ یعنے جسطرح کہ فرض کیا گیا تہا اون اشخاص پر
جو قبل تمہارے تہے اہل شرائع و ادیان سے مطلق کہانا اور پینا اور صحبت
عورات کی حالت روزہ مین حرام کیا گیا تہا تا ظہور دین عیسوی اسی طریق
پر حکم خدا تعالے کا رہا ہان تعیین ایام صیام مین اختلاف رہا حضرت
آدم علیہ السلام پر حکم صوم ایام بیض کا تہا اور حکم صوم کا یہود پر روزہ
عاشورہ رہا اور ہر شنبہ اور چند ایام دیگر بہی تہے اور نصاری پر ماہ رمضان
واجب تہا مگر ماہ رمضان شدت گرما و سرما مین واقع ہونیکی وجہ سے شاق
ہوکے قوم نصاری نے تجویز کر لیے موسم ماہ ربیع مین بعوض ماہ رمضان کے
پچاس روزہ رہے تا کہ کفارہ تبدیل حکم الہی کا ہو لہذا فضیلت ماہ رمضان
کی ظاہر ہوتی ہے کہی قاعدہ امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ صوم ایک عبادت ہے اصل قدیم پر کوئی ایک امت اس فرضیت سے
خالی نہین تہی زمان آدم علیہ السلام سے تا این دم اور تصور تہ کیجیے
کہ یہ تکلیف خاص اسی امت مرحومہ پر مقرر ہوئے اور ابن جریر سے
روایت ہے جسوقت تقصد مومنین کا حسب حکم الہی صوم پر ہوا خیال اس
معنی کا کیئے کہ امم سابقہ پر بعد از خواب کے اکل و شرب و صحبت عورت
ممنوعات سے تہے کیلیے کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ سے یہی معنی مفہوم

ہوتی ہین مگر بفیض رحمۃ اللعالمین یہ آیت نازل ہوی اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ
اِلیٰ نِسَائِکُمْ ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُ
وْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ فَالْاٰنَ بَاشِرُوْ
ھُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ
الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ
اِلَی اللَّیْلِ الآیہ خلاصہ حلال ہوا تمکو روزی کی رات مین بے پردہ
ہوتا اپنے عورتون سے وہ پوشاک ہین تمہاری اور تم پوشاک ونکی
اللہ تعالے نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری کرتے تہے سو معاف کیا تمکو
اور درگذر کی تمسے پہر اب ملو اونسے اور رچا ہو جو لکہدیا اللہ تعالے نے
تمکو اور کہاو اور پیو جب تک کہ صاف نظر آوے تمکو دہاری سفید جدی
دہاری سیاہی سے فجر کے پہر پورہ کرو روزہ رات تک پس اس آیت سے
جو حکم کہ امم سابقہ پر ہوا تہا منسوخ ہوا عبد ابن حمید و ابن ابی حاتم
عبد اللہ ابن عمر و ابن عساکر ابن عباس رضی اللہ عنہم سے یہی یہی
روایت ہے فایدہ تشبیہ جو لفظ کما سے دی گئی اس تشبیہ مین تین قول
ہین قول اول زجاج کا لفظ کما کا بجاے نصب مصدریہ کے واقع ہی
یا ہین تاویل ہوگا اِنَّ المعنی فُرِضَ عَلَیْکُمْ فَرْضًا کَالَّذِیْ فُرِضَ
عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ یعنے فرض کیا گیا تمہارے برابر فرض
مثل اوس فرض کے جو فرض کیا گیا تہا امم سابقہ پر قول ثانی قول
ابن انباری رح کا کما بمعنے حال کے لیا گیا اور تاویل اسطرح کی گئی ہی
کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ مُشَبَّھًا وَمُمَثَّلًا بِمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِکُمْ یعنے فرض کئے گئے روزے اوپر تمہارے بمثال و مشابہت

اون روزون کے جو فرض کئے گئے تھے امم سابقہ پر قول سیوم ابو علی کا
لفظ کما کا صفت ہے مصدر محذوف کی یا بن تقدیر کتابۃً مثل ما کتبت
علی الذین من قبلکم یعنے یہ ایک وصف ہے جو فرض لکہے گئے تھے
امم سابقہ پر کیونکہ بقاعدہ نحوی جائز ہے حذف مصدر کا اور قائم کرنا تو
صفت کو مصدر کی بمقام مصدر کے نظیر اسکی اس مثال سے پائی جاتی ہے
اگر کسی شخص نے کہا انت واحدۃ یہ صحیح ہے طلاق کیلئے کہ وہ ارادہ
کریگا انت ذات تطلیقۃ واحدۃ یعنے تو مالک ہی طلاق
واحد کے حالانکہ قول مرد کا عورت کے لئے فقط واحدہ پر اقتصار رہا لیکن
صفت مصدر کی جو لفظ تطلیقہ ہے بمقام عین واحدہ کے صادق آتا ہے
اسلئے انت واحدۃ بمقام طلاق کے کہنا صحیح ہوا علی ہذا القیاس
کما کتب علی الذین بمقام کتابۃ کما کتب علی الذین کی
واقع ہوگا اور ایک توجیہ یہ ہوگی کتب علی الذین من قبلکم
فقط جو صوم کے لئے فرمایا یعنے نہین خالی تھی شریعت امم سابقہ کی
فرضیت صوم سے اور نہین خاص کیا گیا تم پر ہے پس یہ قول دلالت کرتا ہے
تسکین خاطر مومنین کے لئے جو صوم عبادت بدنیہ کڑی ہی بسبب مشقت
ہونے نفس کے جوع و عطش سے اور بعض رہنا نفس کا تمامی شہوات سے
ای عزیزو یہ تشبیہ ذات کی ذات سے ہوگی نہ اصل کی اصل سے اور نہ
کیفیت کی کیفیت سے اور نہ وصف کی وصف سے کیونکہ جو مدارج
و مراتب اعلی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو صوم مین اللہ تعالے نے
عطا فرمایا وہ امم سابقہ کو نصیب نہین فرمایا جو بیان اوسکا گذرا اور آیندہ
بھی بیان ہوگا اور تشبیہ جو اللہ تعالے نے فرمائی مثل اوس تشبیہ کے ہوگی

جو اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد کما
صلیت علیٰ ابراہیم میں تشبیہ دی گئی کسلیے کہ جو درجہ
ثواب صلوٰۃ کا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچنے سے
حاصل ہوتا ہے ابراہیم علیہ السلام پر پہنچنے سے حاصل نہیں
ہوتا ہے کسلیے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ
خود مصلی ہوا چنانچہ آیہ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی
النبی سے واضح ہے اگر فضائل صلوٰۃ کو کتب فضائل میں مطالعہ
کریں تو بتمامہ واضح ہوگا علیٰ ہذا القیاس کئی تشبیہات قرآن مجید میں
ذکر فرمایا مثل قولہ تعالیٰ فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم
فقط تشبیہ ذکر کی ٹہری نہ وصف کی قولہ تعالیٰ ان مثل عیسیٰ عند اللہ
کمثل آدم تشبیہ خلقت کی نہ وصف کی قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم انکم سترون ربکم کما ترون القمر
لیلۃ البدر فقط تشبیہ رویت کی ٹہری نہ وصف وکیفیت کی انتہی
قولہ تعالیٰ لعلکم تتقون خلاصہ حاصل کرنے سے فضائل صوم کے
شاید کہ تم لوگ تقوے کو اختیار کروگے کیونکہ اول مشق نفس کو
مالوفات و مرغوبات سے باز رکہتا ہے کسلیے کہ صوم تعلیم کرتا ہے عدم رغبت پر
حظوظ نفسانی سے تا کہ اس تعلیم سے مداومت حاصل ہو نفس کشی پر
اور ہر ایک فضائل نفس کشی سے حاصل ہوتے ہیں پس صوم از قسم ورزش
ٹہرا جس ورزش سے مومن درجہ تقوی کو پہونچیگا اے عزیز دیہ تعلیم
بمقابلہ اوس تعلیم کے ہوگی جو جانور ون و اطفال کو ترک مالوفات
کرا کے بکار خود مشغول کرواتے ہیں علیٰ ہذا القیاس اللہ تعالیٰ نے درجہ

معیت سے اپنے بہرہ مند کروانے کے لئے تعلیم صوم فرمایا در حقیقت وہی ہے جو آیۂ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا سے ثابت ہوا اور یہی مراد ہوگی لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ سے لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ اللّٰہَ بِصَوْمِکُمْ وَتَرْکِکُمْ لِلشَّہَوَاتِ شاید کہ اللہ تعالے تم کو متقی بنا وے تم کو بواسطہ صوم کے کیسلئے کیونکہ ہو رغبت کسی ایک شی پر ضرور ہوگا اقسام کے احتیاطات حفاظت مرغوب کے لیے جیسو قتکہ تمام احتیاطات حصول صوم کے لیئے لازم کریگا درجۂ متقین کو پہونچیگا کیونکہ رغبت طعام و شراب اور عورت کی اشد رہتی ہے جبو قتکہ اس رغبت کو توڑیگا اسوقت سہل ہوگا توڑنا باقی اشیا اکا اور لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ سے مراد لَعَلَّکُمْ تَتَّظِمُوْنَ بھی ہوتی ہے یعنے بسبب حصول درجۂ صوم کے جو عبادت خاصہ ہے داخل زمرۂ متقین ہوگا اسکے فایدہ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ سے ظاہر نہین ہوتا ہے صوم ایک روز یا دو روز یا چند روز کا شبہ باقی رہنے سے اللہ تعالے نے فرمایا اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ حالانکہ اس ماہ سے بھی تعین ماہ کا ثابت نہین ہوتا ہے اگر ہفتہ ہو قلیل ہوگا تعلیم نفس کشی سبب اپنے قلت ایام مکتفی نہوگی اگر ایک سال ہو زائد ہوگا اسکیلئے نفس پر تعلیم ایک سال کی شاق ہوگی اور قیام صایمین کا ترک مالوفات و مرغوبات پر محال ہوگا اور دورۂ آسمانات تین قسم پر ہوتا ہے اول دورہ شب و روز جسکو حرکت اولے کہتے ہین دوم دورۂ ماہ جو وابستہ بدورۂ قمر ہے سیوم دورۂ سال یہ وابستہ بدورۂ شمس ہے اگر دورۂ شب و روز لیوین جو وابستہ حرکت اولے سے ہے مدت

قلیل ہوگی اگر دورہ سال لیوین مدت کثیر ہوگی اختلاف سے فصلون کے
اختلاف مزاجون کا واقع ہوگا باقی دورہ قمر کہ یہ نہ قلیل ونہ کثیر ہے
اور اس تعین ماہ پر آیہ شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ
دال ہے اور ایک نکتہ یہ ہے نزول قرآن مجید کا لوح محفوظ سے
آسمان دنیا پر ہوا جو مسمی بہ بیت العزۃ ہے کیونکہ ابتدا دورہ ماہ کا
آسمان اول سے شروع ہوتا ہے پس ثابت ہوا اَیَّامًا مَّعْدُوْ
دَاتٍ سے شہر رمضان کا جو متوسط میعاد ہے پس اس میعاد
کا تقرر آیہ شہر رمضان الایہ سے درجہ ثبوت کو پہونچا فایدہ ایاما
معدودات سے مراد فرضت اَیَّامًا مَّعْدُوْدَۃً طَاعَۃً مَّحْدُوْ
دَۃً وَثَوَابِیْ وَعَطَائِیْ لَاحَدَّ لَہٗ وَلَا نِہَایَۃَ لَہٗ یعنے فرض کیے
گیے تمہارے پر چند روزے از روے اندازے کے اور جزا
دینا میرا بے اندازہ ہوگا گویا مراد اسطرح ہوگی یَا عَبْدِیْ
اَنْتَ تَاْتِیْ بِالطَّاعَۃِ عَلٰی قَدْرِ الْعُبُوْدِیَّۃِ وَاَنَا اُعْطِیْ
الثَّوَابَ عَلٰی کَرَمِ الرُّبُوْبِیَّۃِ اے بندے میرے تو لاتا ہے
طاعت کو بمقدار عبودیت کے اور میں جزا دیتا ہون بلحاظ مرتبہ
ربوبیت میری نقل ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے ہات سے
تازیانہ چھوٹ کے زمین پر گر پڑا ایک شخص بسرعت تمام دوڑ کے
تازیانہ لیکے شافعی رضی اللہ عنہ کے ہات مین دیا امام شافعی رضی
اللہ عنہ نے کیسہ زر کا عنایت فرمایا لوگون نے آپسے درباب مشقت
قلیل اجرت کثیر کے استفسار کیا جواب فرمایا جو شخص کہ تازیانہ زمین سے
اوٹھا کے دیا وسعت اپنی تمامہ خرچ کیا اور عطا کرنا میرا حسب وسعت

میرے تہارے عزیز و احسان امام شافعی رضی اللہ عنہ کا اسطرح پر ظہور رہے خیال کرو کہ رب العالمین سے کسطرح کا معاملہ ظہور ہوگا

بیت

الٰہی رحمت دریائے عام است ۔ زدریا قطرۂ ما را تمام است

چنانچہ روایت ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تقبل سہا بعد ہا واحد القی کیمۃ قایدہ امت مرحومہ کو وسوسہ پیدا ہوا کہ مدت ماہ بھی بہت دراز رہتی ہے اگر مرض وغیرہ عاید حال ہو یا ضرورت سفر کی پیش ہو در آنحال اس عبادت کا سرانجام تمامہ دینا محال ہوگا اسیلئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہر چند یہ عبادت عامہ مومنین پر فرض ہے خواہ مریض یا مسافر لیکن فی الفور فرض نہیں مگر صحیحان غیر مسافرین پر فی الفور فرض ہوگی اسیلئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا فمن کان منکم مریضا یعنے جو شخص کہ تہارے سے مریض ہو اگر صوم ضرر کرین افطار کرلے اہم قول اکثر فقہا کا اسطرح پر ہے کہ وہ مرض صوم کو مباح کریگا جو ضرر نفس کا پاجاوے یعنے صوم سے زیادتی مرض ہو او علی سفر یا حالت تقریب شہر رمضان واقع ہوا احادیث سے ہر دو باتین ثبوت کو پہنچتی ہین یعنے صوم وافطار حدیث عن عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا قالت ان حمزۃ بن عمرو الاسلمی قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اصوم فی السفر فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر ۔ اور ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ ہم اکثر جاتے غزوہ کے لیئے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس سفر مین

دس روز تک روزہ نہ رکھا تھے بعد از ان بعض اشخاص روزہ رکھے
اور بعضو نے افطار کیئے پس عیب نہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کسی پر پس اس حدیث سے اختیار ثابت ہوا عن ابی سعید
الخدری قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لست عشرۃ مضت من شہر رمضان فمنا من
صام ومنا من افطر فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر
علی الصائم رواہ مسلم جمہور علماء کا قول بھی مطابق ان
احادیث کے ہے مگر اختلاف اس معنی کا ہے کہ فضیلت کس معنی پر
ہوگی امام ابی حنیفہ اور امام مالک وشافعی وثوری رضی اللہ عنہم
اور ماسوا انکے اور اصحابوں کا یہ قول ہے کہ حالت سفر میں بشرط
طاقت روزہ رکھنا افضل ہے اگر مشکل ہو قضا کرنا بعد گذرنے ایام
صیام کے والا جواز نہیں عدم جواز پر یہ حدیث تائید کرتی ہے عن
جابر رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی سفر فرای زحاما ورجلا قد ظلل علیہ فقال ما ہذا
قالوا صائم فقال لیس من البر الصیام فی السفر خلاصہ
کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ تھے ہم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ایک سفر میں پس ملاحظہ فرمایا آپنے ازدحام اشخاص کو بعد از
استفسار کرنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کی
ہمنے کہ یہ صائم ہے بسبب شدت حرارت کے حالت ضعف کی اسپر
طاری ہے فرمایا آپنے کہ نہیں ہے ثواب روزہ کا حالت سفر میں
جو اسدرجہ کو پہونچی اس حدیث شریف سے ظاہر ہے عدم جواز

صوم کا عدم طاقت پر اور در صورت حصول قوت طبع کے یہ حدیث مؤیدی
عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَجِدُ لِیْ
قُوَّةً عَلَی الصِّیَامِ فِی السَّفَرِ فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ قَالَ هِیَ رُخْصَةٌ
مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ
اَنْ یَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور نزدیک احمد و اسحٰق
و اوزاعی و سعید بن المسیب رضی اللہ عنہم کی افطار افضل ہے
اس قول کو یہ حدیث مؤید ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
صَائِمٌ فِی السَّفَرِ کَالْمُفْطِرِ فِی الْحَضَرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ یعنی
روزہ رمضان کا حالت سفر مین مانند عدم صوم کے حالت حضر مین
ہوگا اس حدیث سے واضح ہوتا ہے منع صوم کا حالت سفر مین جسطرح
منع ہے افطار حضر مین اور بعض حواشے مین ذکر یا ہی کہ یہ حدیث
شریف اوس شخص پر محمول ہوگی جو خوف ضرر کا رکھے ادا ے صوم سے
اور بعض اصحاب شوافع رضی اللہ عنہم نے منع صوم کے لیے حالت
سفر مین حمل کیا ہے کلام الٰہی پر جو اللہ تعالے نے فرمایا فَعِدَّةٌ
مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ اور بعض علما کا قول اسطرح پر ہے کہ جو آسان
وہ اختیار کرے فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یعنے قضا
کرے پیچھے در پے یا فصل سے فایدہ حکم فدیہ کا جو اللہ تعالی نے
فرمایا وجہ اوسکی یہ ہتی کہ ابتداء اسلام تہا اگر عدم توفیق سے بے عذر
صوم شہر رمضان کا ترک کرے امت مرحومہ محروم رہجایگی اسیلئے فرمایا
عَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ یعنے وہ لوگ

جو وسعت رکھتے ہین اور روزہ نہ رکھین بعوض صوم کے خوراک ایک
مسکین کا دیوین در عوض ہر صوم کے اگر پختہ دیوین تو اوسقدر دیوین
کہ دو وقت سیر شکمی حاصل ہو اگر خام ہو دو آثار گندم دیوین تاکہ بعض کو
غذا کرے اور بعض کو مصالح غذا مین لاوے مثل ہیزم و نمک وغیرہ
کے جو شخص کہ ترک طعام لوجہ اللہ کیا ہو بعوض اوسکے شیدہ گرسنہ کو
نجات گرسنگی سے دیوے تاکہ دخل تیرا جریدہ عمل صایم مسکین مین ہو
فَمَنْ تَطَوَّعَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ یعنے جو شخص قدرت زیادہ دینیکی رکھتا
بہتر ہوگا اوسکے لیئے باین مقدار ہر ایک مسکین کو دیوے زہری
رح نے تاویل اس حکم کی اسطرح فرمائی عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ
فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ یعنے حق تعالےٰ نے جو حکم فدیہ کا فرمایا ابتداء
اسلام مین ادا کرنا روزہ کا دشوار معلوم ہوتا تہا بسبب وقوع ایام
گرم سرما کے واللہ حکم فدیہ کا خاص ہے نہ کہ عام مفسرین نے تاویل
اس آیت کی اسطرح فرمائے کہ کلمہ لا محذوف ہے کسلیئے کہ قاعدہ
عرب اسیطرح پر واقع ہے اور کلام الٰہی مین بہی اسیطرح اکثر واقع ہے
عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ یعنے وہ لوگ
جو طاقت صوم کی بسبب رہنے عمر رسیدہ جو طاقت نہ رکھے یا امید زیست
کی نہ رکہی یا اندیشہ ترقی بیماری کا ہو جو موجب ہلاکت کا ہو دران حال
فدیہ دیوے پس یہ حکم خاص رہا نہ کہ عام اور جو اقوال بخاری شریف مین
وارد ہین صیغہ قتل سے تعبیر کیا گیا ہے قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَسَلَمَةُ
بْنُ الْأَكْوَعِ نَسَخَتْهَا یعنے ابن عمر و سلمہ بن اکوع نے کہا کہ آیت عَلَى
الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ کو منسوخ کی آیت شَهْرُ

رَمَضَانَ الَّذِی سے لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ تک کیسلئے فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْهُ خلاصه جو شخص که تمہارے سے حاضر ہو یعنی پاوے رمضان کو پس چاہیئے که روزه رکھے لہذا ورود اس امر کا وجوب صوم پر تھا اور تخییر منسوخ ہوا ۞ ۞ تخییر کا وَقَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابن ابی لیلی نے کہا که اس حدیث کو اکثر صحابه کرام سے سنا ہوں ابن ابی لیلی نے اکثر اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھا ہے از انجمله خلفاء ثلاثه راشدین یعنے عمر فاروق وعثمان ذوالنورین وعلی مرتضی رضی اللہ عنہم کو بھی دیکھا ہے اسطرح کی روایت کو محدثین مجہول نہیں کہتے ہیں پس لیئے اصحاب کرام کا مرتبه عدول پر تھا صاحب بخاری رح نے اسطرح بیان فرمایا نَزَلَ رَمَضَانُ فَشَقَّ عَلَیْهِمْ فَکَانَ مَنْ اَطْعَمَ کُلَّ یَوْمٍ مِسْکِیْنًا تَرَکَ الصَّوْمَ مِمَّنْ یُطِیْقُهٗ خلاصه نازل ہوا رمضان درآن حال لوگوں پر دشواری آئی پس دیتے تھے طعام ہر روز ایک مسکین کو درعوض صوم کے اور ترک کرتے تھے صوم کو حالانکه طاقت قیام صوم کے رکھتے تھے وَرُخِّصَ لَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ یعنے رخصت حاصل تھی فَنَسَخَتْهَا وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ فَاُمِرُوْا بِالصَّوْمِ پس نسخ کی اس رخصت کو آیه اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یعنے روزه رکھو تم بہتر ہے تمہارے لیئے پس مومنین حکم کئے گئے صوم کے لیئے اور واجب کیا گیا صوم اس مقام پر اشکال ہوگا کیسلئے کلمه خیر کا مقتضی وجوب کو نہیں ہوتا ہے اور قسطلانی رح نے جواب اس اشکال کا کرمانی سے اسطرح نقل کیا ہے که اس آیت سے مفہوم ہوا روزه بہتر ہے فدیه دینے

سے یہی قول زہیر رح کا ہے جسطرح فخر الدین رازی رح نے نقل کیا جو سابق گذرا
اور تطوع بفدیہ سنت ہے کسلیئے ذکر کلمہ خیر سے فرمایا اور کوئی ایک امر
بہتر سنت سے ہوگا مگر واجب انتہی کلام النجاری رح پوشیدہ نہ رہے
کہ آیہ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ نازل ہوئی ابتداء زمان اسلام کا تہا اس سے
تخییر احد الواجبین کے ثابت ہوے بعد ازان اَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ جو ارشاد ہوا ترجیح احد الواجبین کی ہوگی سے یعنے روزہ
رہین تم بہتر ہے تمہارے لیئے اگر ہو تم بوجہنے والے فواید کو صوم کے فایدہ
امام فخر الدین رازی رح نے قول قفال رح کا بیان فرمایا یعنے نظر کرو تم
افضال الہی کو جسنے آگاہ کیا تمکو وسعت فضل و رحمت سے اپنے تکلیف صوم
مین اول بیان فرمایا صوم امت سابقہ کا کسلئے غرض یہ تہی جسکو تکلیف امور
شاقہ عام ہو سلامت حاصل ہوگی دویم بیان فرمایا ایجاب صوم سے حصول
تقوی کا اگر صوم فرض نہوتا تو مقصود جو تقوی تہا فوت ہوتا سیوم بیان فرمایا
ایام معدودہ کو اگر حکم صوم کا دوام پر ہوتا تو مشقت عظیمہ عاید ہوتی چہارم
بیان فرمایا خصوصیت ماہ کو جس ماہ مین نزول قرآن مجید کا ظہور رہا یا اسیوجہ سے
اشرف شہور کا ماہ رمضان ٹہرا پنجم بیان فرمایا مشقت دور ہونے کے لیئے
تاخیر صوم کا یعنے جس شخص پر مشقت ہو صوم کی بسبب سفر و مرض کے کسلیئے
تا زمانیکہ تسکین حاصل نہو وجوب صوم کا نہ رہا پاک وہ خدا ہے جو رعایت کیا
ایجاب صوم کے لیئے اور لایق وہی ہے جو عطا کیا ہمکو نعمتہا کثیرہ
انتہے ہوا کلام قفال کا فایدہ قولہ تعالے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي
أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَ
الْفُرْقَانِ مفسرین اس آیتہ کو متعلق بآیۃ اولی کہتے ہین قول فراء و اخفش کا

بیان تفصیل فضائل رمضان

تعلق اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ سے رکھتا ہے اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ وہی
شہر رمضان ہے ابو علی رح کا قول کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ ماؤل ہے فیما
کُتِبَ عَلَیْکُمْ مِنَ الصِّیَامِ شَهْرُ رَمَضَانَ اے عزیر کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ
مین ایک سر ہے اگر بغور تامل کرین منکشف ہوگا جسوقتکہ جریدہ طاعین
مین اسم نویسی کروایا دریا ہے رحمت الٰہی مین غرق ہوا لہذا معنی کُتِبَ
عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کے کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ دافع ہے **فایدہ**
شہر ماخوذ ہے شہرت سے مقولہ عرب کا شہر الشی اوسوقت ہوتا ہے
جسوقتکہ شہرت پاوے ایک شے اور شہر جو موسوم بالشہر ہوا بسبب
شہرت پانے شے کیلئے حاجات اشخاص کے متعلق ہوتی ہین معرفت
شہر پر یعنے ماہ پر اور ہلال بہی موسوم بشہر ہوتا ہے بسبب شہرت کے
اور مقولہ بعض کا شہر جو موسوم ہوا بسبب ظہور ہلال کے کیلئے ظہور ہلال
شہرت ہوتی ہے رمضان مشتق ہے رمضاء سے بسکون میم رمضاء
اوسکو کہتے ہین جو بارش کے موسم خزان مین صفائی زمین کے لئے
نازل ہوتی ہے علی ہذا القیاس شہر رمضان پاک وصاف کرتا ہے ذنوبکو
صایمین کے رَمَضَ بفتح ثلاثہ معنے سے سوختن کے آیا ہے کیلئے یہ معنے
مطابقت حدیث شریف سے رکہتا ہے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّیَ رَمَضَانُ لِاَنَّہٗ یَرْمَضُ ذُنُوْبَ عِبَادِ اللّٰہِ تَعَالٰی
یا مشتق رمض سے جو سوختہ ہونے قدمون کی زمین گرم پر علی ہذا القیاس
شہر رمضان موجب ہوتا ہے سوختگی وتکلیف نفس کا اور بہ معنے
سنگ گرم کے بہی آیا ہے سنگ گرم پا پہا ہے روندگان کو سوختہ کرتا ہے
قایدہ رمضان کے پانچ حرف ہین را سے رضوان میم سے محبت الٰہی

رضا دسے ضمان اللہ یعنے رحمت الٰہی کے ضمن مین آنا الف مراد ہے
الفت سے یعنے الفت الٰہی کو حاصل کرنا نون مراد ہے نور الٰہی سے
یعنے منور ہوتا نور الٰہی سے پوشیدہ نہ رہے شہر رمضان شہر رضوان
ومحابات وضمان والفت ونور ونوال وکرامت کا ہے جو دوستان
الٰہی کے لیئے ظہور پاتا ہے شہر رمضان درمیان شہور کے مثل قلب
کے واقع ہے اگر بدن انسان مین قلب صالح ہو تمامی بدن صلاحیت پر
رہیگا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی ابْنِ اٰدَمَ مُضْغَۃٌ
اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ سَائِرُ الْجِسْمِ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ بِھَا
سَائِرُ الْجِسْمِ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ صلاحیت قلب کو تقوی وتوکل علی اللہ
سے ہوگی اور توحید اللہ کے لیئے اور خلوص اعمال مین اور فساد قلب کا
عدم تقوی وتوکل وتوحید وعدم خلوص اعمال سے ہوگا بس قلب مثل
ایک طایر کے ہے قفص دنیا مین بمثال ایک فر کے اندرون سینے
کے درصورت طیران کے کمال عزامت رکھیگا اگر بند رہے کچھ حصول
نہوگا علی ہذا القیاس طیران توحید کا بغیر تقوے کے حاصل نہوگا علی ہذا
القیاس اگر فضیلت شہر رمضان کی حاصل کریگا مغفرت پاویگا گناہون سے
جو تمامی سال مین صادر ہوے تھے رُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ وَرَغِمَ
اَنْفُ رَجُلٍ عِنْدَہٗ اَبَوَاہُ اَوْ اَحَدُھُمَا فَلَمْ یَعْمَلْ فِیْ حَقِّھِمَا عَمَلًا یُدْخِلُ
بِہِ الْجَنَّۃَ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْہِ رَمَضَانُ وَلَمْ یَمْضِ رَمَضَانُ
قَبْلَ اَنْ یُغْفَرَ لَہٗ لِاَنَّ رَمَضَانَ شَھْرُ رَحْمَۃٍ وَمَغْفِرَۃٍ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی
فَمَنْ لَمْ یُغْفَرْ فِیْہِ فَھُوَ مَغْبُوْنٌ اور شہر رمضان مثل حرم شریف کے

بیان صفات شہر رمضان

واقع ہے جسطرح کہ حرم شریف منع کرتا ہے دخول دجال کو علی ہذا القیاس
شہر رمضان منع کرتا ہے دخول شیاطین کو جو اس حدیث شریف سے
ظاہر ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَھْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِیْ
رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ
الشَّیَاطِیْنُ فایدہ شہر رمضان مجرمین کے لیے شفیع ہوگا جسطرح
انبیاء علیہم السلام شفیع ہونگے اپنی اپنی امت کے لیے اور روز
قیامت مین آویگا رمضان بصورت احسن اور سجدہ کریگا اور حکم بارگاہ
الٰہی ہوگا کہ حاجت کو اپنی بیان کرے پس پکڑیگا ہات اوس شخص کا
جو حق اپنا معلوم کیا تہا پس حاضر کریگا اون اشخاصون کو جو باشرائط
سرمایہ حقوق کو اسکے ادا کیے ہونگے حکم ہوگا اللہ تعالے کا کہ اے رمضان
کیا خواہش رکہتا ہے عرض کریگا کہ ترقی درجات کو صایمین کے چہتا ہون
شفاعت سے ماہ رمضان کے اللہ تعالے معزز کریگا صایمین کو
تاج وقار سے اور اشخاص ملکیا بے شمار ہزار صایمین مغفور ہونگے
اور مدارج لانہایہ حاصل کرینگے فایدہ بفیض یوسف علیہ السلام
یازدہ برادران یوسف علیہ السلام کے باوجود وقوع گناہ کے عفو
پاے علی ہذا القیاس جو گناہان کہ یازدہ ماہ مین صادر ہوتے ہین
بفیض شہر رمضان معرض عفو مین آوینگے اور اگر شہر رمضان مین
گناہ صادر ہو تو رمضان فرداے قیامت خصم ہوگا کسلیے حدیث
شریف مین وارد ہے کہ روز قیامت مین لاے جائیگا ایک بندہ
جو رمضان مین گناہ کیا تہا ملائکہ پاداش گناہ کرتے رہینگے جناب رسالت

مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب عذاب دیکھا استفسار فرماوینگے ملائکہ
عرض کرینگے یہ شخص شہر رمضان مین خلاف حکم الہی ظہور مین لایا تھا
بسبب غلبۂ رحمت کے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
قصد شفاعت کا فرماوینگے حکم آلہی ہوگا کہ خصم اس شخص کا رمضان ہوا ہے
درآن حال جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے کہ جس
شخص کا خصم رمضان ہو مین بھی بیزار اوس شخص کسے رہتا ہون اے عزیز
خیال کر جس نے اوامر و نواہی پر نہ رہا شفاعت جناب رسالت مآب صلی
اللہ علیہ وسلم سے محروم رہا پھر کو نسا وسیلہ رکھیگا جو نجات پاویگا
یہی حرمت و عظمت کا سبب ہے جو رمضان اسمار آلہی سے شمار کیا گیا
اسلئے فقط کلمۂ رمضان کہنا جواز نہین بلکہ قائل شہر رمضان سے کہنے
فقط کلمۂ رمضان نہ کہے مالک رح نے فقط رمضان کہنا مکروہ فرمایا ہے
کسلئے کہ رمضان اسمار آلہی سے ثابت ہوا ہے قول شافعی رح کا
اگر کلام سے تیرے شہر مفہوم ہو رمضان کہنا جواز ہوگا جسطرح
کہ اگر کہے صُمتُ رمضانَ اس قول سے مفہوم ہوگا صمتُ شہرَ
رمضانَ لیکن احادیث کے تمامی مقامات مین شہر رمضان ذکر
پایا ہے نہ کہ فقط رمضان فایدہ جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عطا کیا گیا امت کو میری جو نہین عطا ہوا امم
سابقہ کو کہ اول شب شہر رمضان مین اللہ تعالےٰ نظر رحمت فرماتا ہے
امت پر میری پس جو مومن کہ نظر رحمت کی پایا محفوظ رہا عذاب ابدی سے
دویم حکم ہوتا ہے طلب مغفرت امت کے لیئے ملائکہ کو سیوم بوے
دہان صایم کی بہتر ہے مشک سے نزدیک اللہ تعالےٰ کے چہارم

حکم ہوتا ہے آراستگی جنت کے لیئے اور فرماتا ہے مبارک ہو مومنین
کے لیئے کہ یہ دوستان میرے ہوئے پھر مغفرت پاتے ہین
تمامی مومنین بفیض شہر رمضان کے قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اعطیت امتی خمسة اشیاء لم تعط لاحد قبلهم
الاول اذا کان اول لیلة من رمضان ینظر اللہ تعالی الیهم
بالرحمة لا یعذبهم ابدا والثانی یامر اللہ تعالی
الملائکة باستغفارهم والثالث رائحة فم الصائم
اطیب عند اللہ من ریح المسک والرابع یقول
اللہ تعالی للجنة اتخذی زینتك ویقول طوبی
لعبادی المؤمنین هم اولیائی والخامس یغفر اللہ
لهم جمیعا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت دو بالا قرین ہوتی ہے
اول شب مین شہر رمضان کے اور تحت سے عرش کے ہوا جو
موسوم بہ مثیرہ ہے شروع ہوتی ہی بسبب کثرت ہوا کے
درختان سے بہشت کی خوش آوازین شروع ہوتی ہین کہ کبھی
کوئی سامع نہ سنا ہوگا بمصداق لا اذن سمعت کے اور
حوران بہشت کی دیوار ہائے بہشت پر سوار ہو کے کہتی ہین کہ
کون ناکح ہوگا ہمارے لیئے اور درخواست کریگا اللہ تعالی سے
ہماری تزویج کے لیئے اے عزیز ناکح سوائے صائم شہر رمضان
کے دیگر نہ ہوگا عن ابن عباس رضی اللہ عنہ سمع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الجنة تنجد وتزین

مِنَ الحَوْلِ اِلَی الحَوْلِ بِدُخُولِ شَهرِ رَمَضَانَ فَاِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیلَۃٍ
مِنْ شَهرِ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِیحٌ مِنْ تَحْتِ العَرشِ یُقَالُ لَهَا المُثِیرَۃُ
تُحَرِّکُ اَوْرَاقَ اَشْجَارِ الجَنَّۃِ یَسْمَعُ مِنْ ذَالِکَ صَدًا اَعْلٰی لَمْ
یَسْمَعِ السَّامِعُونَ اَحْسَنَ مِنْهُ فَتَزَیَّنَ الحُورُ العِینُ حَتّٰی تَقِفْنَ
بَینَ شُرَفِ الجَنَّۃِ فَیُنَادِینَ هَلْ مِنْ خَاطِبٍ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَنَتَزَوَّجُهٗ
اے عزیز فضایل شہر رمضان کے بیرون از تحریر و تقریر ثبوت کو
پہونچے ہین کسلیے کہ ثناخوان شہر رمضان کا خدا اور رسول تطہیرین حاجت
بیان کی نہین اور یہ وہ شہر ہے جو جناب رسالت مآب
صلے اللہ علیہ وسلم روز آخر ماہ شعبان خطبہ فضایل شہر رمضان کا
جو محتوی احکام حصول نجات مومنین کے رہتا تہا زبان فیض ترجمان سے
قرارت فرماتا تہا وہی ہذہ اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَهرٌ عَظِیمٌ مُبَارَکٌ
شَهرٌ فِیهِ لَیلَۃٌ مِنْ خَیرٍ مِنْ اَلفِ شَهرٍ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی صِیَامَهٗ
فَرِیضَۃً وَقِیَامَ لَیلِہٖ تَطَوُّعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ فِیهِ بِخَصْلَۃٍ مِنَ الخَیرِ وَاَدّٰی
فَرِیضَۃً کَانَ کَمَنْ اَدّٰی سَبْعِینَ فَرِیضَۃً فِیمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهرُ الصَّبرِ
وَالصَّبرُ ثَوَابُهُ الجَنَّۃُ وَشَهرُ المُوَاسَاتِ وَشَهرٌ یُزَادُ فِیهِ رِزْقُ المُؤْمِنِ
فَمَنْ اَفْطَرَ فِیهِ صَائِمًا کَانَ مَغْفِرَۃً لِذُنُوبِہٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِہٖ مِنَ النَّارِ
وَکَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مِنْ اَنْ یَنْتَقِصَ مِنْ شَیْءٍ اثنای خطبہ مین اصحاب رضوان اللہ
علیہم اجمعین نے عرض کی یا رَسُولَ اللّٰهِ جس شخص کو طاقت افطار
کروانے صایم کی نہ رہے فرمایا لِمَنْ اَفْطَرَ صَائِمًا عَلٰی تَمْرَۃٍ اَوْ شَرْبَۃِ
مَاءٍ اَوْ مَذْقَۃِ لَبَنٍ بعد از فرمان جواب کے ختم بقیہ خطبہ کا فرمایا
وَهُوَ شَهرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَۃٌ وَّ وَسَطُهٗ مَغْفِرَۃٌ وَّ اٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ

فَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ غَفَرَ اللّٰهُ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ فَاسْتَكْثِرُوْا
فِيْهِ اَرْبَعَ خِصَالٍ خَصْلَتَانِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ وَخَصْلَتَانِ
لَا غِنٰى لَكُمْ عَنْهُمَا فَاَمَّا الْخَصْلَتَانِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَتَسْتَغْفِرُوْنَهٗ وَاَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنٰى لَكُمْ
عَنْهُمَا فَتَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعُوْذُوْنَ بِهٖ مِنَ النَّارِ وَمَنْ اَشْبَعَ فِيْهِ
صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَاُ بَعْدَهٗ اَبَدًا
انتہی ای عزیزو خیال کرو فضیلت کو شہر رمضان سے کہ جو نصیب
امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئی کسی ایک امت سلفے نہ پائی
کسلیئے یہ امت موسوم بہ امت مرحومہ کے ہوئی جسوقت کہ امت محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی موسوم بہ مرحومہ ہولازم ہوا ظل رحمت الہی حاصل کرے
جسوقت کہ ظل رحمت حاصل ہو عذاب سے دور رہنا لازم ٹھہرا لہذا
اللہ تعالے نے فرمایا كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اور فرمایا علی مرتضی
رضی اللہ عنہ نے لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا اَكْرَمَهُمْ بِشَهْرِ رَمَضَانَ وَكَانَ رَمَضَانُ اَمَانٌ مِّنَ اللّٰهِ
تَعَالٰى خلاصہ اگر ارادہ کرتا اللہ تعالی کہ عذاب کرے امت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو نہین بزرگی پاتی امت مرحومہ شہر رمضان سے پس شہر رمضان کا سبب
امن کا ٹھیرا امت مرحومہ کے لئے اور حدیث شریف مین اسی طرح وارد ہی
حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا
وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ خلاصہ جس شخص نے روزہ

رکھا رمضان کا اللہ کے لئے مغفور ہوگا گناہان گذشتہ سے اور اِس
حدیث مین کلمہ ومَا تَاَخَّرَ سے بھی امام احمد سے روایت ہے یعنے جو
گناہان آئندہ صادر ہونے والے ہین مغفور ہونگے اے عزیز و جو شخص کہ
امید لقار رب کی رکھا وہ عمل صالح کا عامل ہوگا جس طرح کہ فرمایا اللہ تعالے
نے فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ
بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا اگر امید حصول نفع رکھے عمل لوجہ اللہ ہوگا کسلیے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ
امْرِءٍ مَّا نَوٰى **فایدہ** معروف کرخی کا قول ہے جو شخص کہ عمل کریگا
حصول ثواب کے لئے وہ تاجر ہوگا اور جو عمل کریگا خوف دوزخ کیلئے
وہ غلام ہوگا جیسا کہ غلام زد و کوب کے خوف سے اطاعت کرتا ہے اور
جو شخص کہ عمل خالصًا للہ کریگا وہ احرار سے ہوگا حدیث شریف مین
جو اِيمَانًا وَّاِحْتِسَابًا ذکر پایا یہی معنے خلوص کے ہوتے ہین نقل ہے
کہ عابد نے ایک ایسے درخت کے توڑنے کا ارادہ کیا جسکی کفار پرستش
کرتے تھے شیطان لعین نے حایل ہوکر مقابلہ کیا عابد غالب آیا شیطان
پر تب شیطان نے کہا کہ توڑنا درخت کا نفع نہین دیگا آپ واپس مکان
کو جائیے ہر روز آپ زیر فرش اپنے پانچ دینار طلائی پاتے رہین گے عابد
طمع دنیا سے واپس مکان کا ہوا اور لوجہ اللہ سے نظر پھیر امن بعد تا پنج روز
دینار مذکور زیر فرش اپنے پاتا رہا روز ششم دینار مذکور نہ پایا شکستہ
خاطر ہوکے بار ثانی قصد قطع درخت کا کیا اِسوقت بھی اوسی
شیطان سے مقابلہ واقع ہوا شیطان غالب آیا عابد
متوحش ہوکے استفسار وجہ اپنے مغلوب ہونے کا کیا شیطان

سے نے جواب دیا سابق تو نے کشتی کیا تھا وہ لوجہ اللہ تھی حالا لوجہ الدنیا
ٹھیری یہی وجہ ہے مغلوبیت کا تیرے اے عزیز جو عمل کہ لوجہ اللہ ہوگا
اسمین دخل شیطان کا ہرگز نہوگا اور ثمرہ بہی اوسکا لقاء رب کے ٹھیریگا
او رغلبہ بہی تیرا ہر ایک مخلوق پر رہیگا لہذا اللہ تعالے نے فرمایا وَالَّذِیْنَ
جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا **بیت**
ہر کہ برین رہ نہ رفت راہ بجائی نبرد ہر کہ ازین رخ بتافت روی رہائی ندید
عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوٹھین گے لوگ قبور سے اپنے نیات پر جو شخص کہ عمل کریگا خالصا
للہ جزا پاویگا والا عذاب حاصل ہوگا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ کفار کو خلود
دوزخ کا ہوگا کسلیئے نیات کفار کی قیام کفر کے لیئے تہی پس ضروری ہوسن
کے لئے کہ خلوص صوم مین رکھے جسوقت کہ خلوص ہو ضرور ہوگا پابند احکام
آلہی کا رہنا جسوقت کہ پابند احکام الہی ہوگا خلوص بہی حاصل ہوگا پس
خلوص و پابند احکام شرع کا ہونا لازم و ملزوم ٹھیرا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے عَنْ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ
یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ خلاصہ جو شخص کہ حالت صوم مین ترک نہ کرین اقوال
و افعال خلاف شرع کو پس صوم اوس شخص کا داخل صوم نہ ہوگا کسلیئے
کہ ترک اکل و شرب سے اللہ تعالے لئے احتیاج نہین رکہتا ہے **فایدہ**
اے عزیز فضایل شہر رمضان سے جبکہ تو آگاہ ہوا اب افضلیت
دیگر بیان کرتا ہون بگوش ہوش سنیئے شہر رمضان مین قرآن

شریف نازل ہوا کہ جس پر کلام الہی خود دال ہے قولہ تعالےٰ شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ نزول قرآن کا شہر رمضان مین فرماکے صوم کا بہی حکم فرمایا کسلیئے کہ یہ کلام مجید جامع ہوا کمال ربوبیت کا جس کلام کی شان مین اللہ تعالےٰ نے فرمایا لَوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِکَلِمَاتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمَاتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِہٖ مَدَدًا حکم صوم کا قرآن شریف نازل ہونے کے ماہ مین اسلیئے ہوا کہ امت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال عبودیت پر رہے تاکہ تمامہ کلام الہی مؤثر ہوکے قلوب مؤمنین پر از انوار ہون اسی سبب کلام کو اپنے نور کے ساتھہ تشبیہہ دی قولہ تعالےٰ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا اور شرح صدر بہی مومنین کا اسی کلام الہی سے ظہور پایا جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا اَفَمَنْ شَرَحَ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ اگرچہ تمامی کتب سماوی اسی شہر رمضان مین نزول پائے از انجملہ صحف ابراہیم علیہ السلام اول شب شہر رمضان مین اور زبور شب دوازدہم شہر رمضان مین توریت شب ششم انجیل شب سیحدہم لیکن حکم صوم کا کسی ایک امت پر شہر رمضان مین نہوا کسلیئے کہ ان کتب منزلہ سے کمال ربوبیت کا ظہور نرکہا تھا مگر فرقان کمال ربوبیت کا ظہور ٹہیرا تاکہ مومنین کمال عبودیت پر رہکے انوار الہی کو اخذ کرین اس تقریر پر اعتراض وارد ہوتا ہے انجیل بہی شہر رمضان مین نازل ہوئی اور انکو حکم صوم کا بہی تہا پس فرق نہ رہا درمیان امت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور امت عیسیٰ علیہ السلام کے حصول فضیلت مذکورہ کے لیئے جواب بسبب قربیت زمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے امت عیسیٰ علیہ السلام کے بہرہ مند ہوئے تھے مگر دین منسوخ ہونے والا لابد از

زمان عیسیٰ علیہ السلام کے امت پر شاق ہوا بسبب واقع ہونے
شہر رمضان کے ایام حرارت اور برودت شدید مین ادای صیام شاق
ہو کے علماء اور روساء قوم نصاریٰ کے تجویز ٹھیرائی کہ یہی تیس روزے
ایام بارش مین ادا کرین اور بسبب فضیلت شہر رمضان کے کفارہ کے لیے
دس روز کے زاید کرین جملہ چالیس روزے رہے اس تغیر و تبدل سے صیام
سے شہر رمضان کے محروم رہے اسی کمال کی وجہ موسیٰ علیہ السلام کو
حکم ہوا اے موسیٰ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دو نور دیا ہون تا کہ کسی
وقت امت مرحومہ کو ضرر نہ پہونچے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا وہ
کونسے دو نور ہونگے فرمایا نور صیام رمضان کا اور نور قرآن مجید کا موسے
موسے نے عرض کیا بمقابل انوار کے ظلمات بھی ہونگے فرمان ہوا
دو ظلمت وہ ہونگے ظلمة القبر و ظلمة القیامة پس ثابت ہوا اعظم ظلمات
کے لئے اعظم انوار کا ہونا تا کہ بتقیض انوار کے ظلمات معدوم ہوجاوے
اسواسطے قرآن مجید کو اللہ تعالے نے موسوم بہ نور فرمایا قولہ تعالے
اِنَّا اَنزَلنَا اِلَیکُم نُورًا مُّبِینًا اور اسی لئے مومنین کو شرح صدر ہو کے حصول
ایمان ہوا قولہ تعالے اَفَمَن شَرَحَ صَدرَهٗ لِلاِسلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُورٍ مِّن رَّبِّهٖ
فائدہ کفار اس نور کو اخذ نہین کر سکے کسلئے کہ اللہ تعالے نے صدر مومن کو
بلد طیب سے مناسبت فرمایا اور صدر کافر کو بلد خبیث سے تناسب
فرمایا قولہ تعالے وَالبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذنِ رَبِّهٖ
وَالَّذِی خَبُثَ لَا یَخرُجُ اِلَّا نَکِدًا یعنے زمین پاک طاہر
کرتی ہے تر و تازگی کو حکم سے رب کے اور زمین ناپاک سے ظاہر نہین
ہوتے ہین مگر اشیاء بے نفع قلب کافر کا مواعظ قرآن مجید

کو اخذ کرنے کی صلاحیت نہین رکھنے سے نور ایمان حاصل نہین
ہوتا ہے **بیت**

زمین شور سنبل بر نیارد　　　　در و تخم امل ضایع مگردان

قلب کافر مثل زمین شور کے واقع ہے کسلیئے کہ ارواح طاہرہ پاک
ہین جہل و اخلاق ذمیمہ سے جسوقت کہ نور قرآن کا مقرون ہو ظاہر ہوتے
ہین طاعات و معارف الٰہی و اخلاق حمیدہ اور ارواح خبیثہ صلاحیت
اخذ کرنے نور قرآن کی نہین رکھتے ہین در صورت اتصال نور قرآن
کے معارف و طاعات و اخلاق حمیدہ ظاہر نہین ہوتے کسلیئے
کہ سعید شقی نہوگا اور شقی سعید نہوگا **فایدہ** ارواح دو قسم پر ہین
اول روح پاک وہ ایک جوہر ہے جو استعداد رکھتا ہے حصول
معرفت اور کل عمل خیر کے لئے دوم روح غلیظ بسبب غلظت کے معارف
الٰہی اور عمل خیر کو حاصل نہین کرتا مثلاً اگر زمین بہتر ہو نزول باران سے
سیراب ہوتی ہے اشیاء منافع سے اور زمین شور بسبب شوریت کے
کسی قسم کی زراعت کو قبول نہین کرتی بلکہ اگر تخم بہتر بھی ڈالا جاوے
ثمرہ حاصل نہ ہوگا پس ثابت ہوا اَلشَّقِیُّ مَنْ شَقِیَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ
وَالسَّعِیْدُ مَنْ سَعِدَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ بطن ام سے نفع ٹھیرا جسوقت کہ
زمین شور سے وجود کافر کا ہو پس کافر بھی علی ہذا القیاس بے نفع ٹھیرا
اسی سبب قلوب کفار کے ذکر اللہ سے فرار ہوتے ہین قولہ تعالےٰ
فَوَیْلٌ لِّلْقَاسِیَۃِ قُلُوْبُہُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اور ایک مقام مین فرمایا
ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُکُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِکَ فَہِیَ کَالْحِجَارَۃِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَۃً
وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَۃِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْہُ الْاَنْہٰرُ پس سخت ہوئے قلوب

کفار بعد از ظہور آیات کے مانند حجر کے بلکہ سخت تر سنگ سے از روئے
قساوت و غلظت کے بدرستیکہ بعض سنگہا سے جاری ہوتا ہے آب
انتہی **فایدہ** شے اوسکو کہتے ہین جو دیگر شے سے اثر لیوے جسوقت کہ
اثر نہ لیوے موسوم سختگی سے ہوگا پس جسم بحیثیت جسمیت کے قبول کرتا ہے
اثر کو غیر سے جسوقت کہ جسم مین صلاحیت اثر لینے کی نہوگی اوسوقت جسم
بمقام حجر کے ٹھیرنگا پس قلب وقتیکہ نہ قبولا تاثیر دلایل و آیات الٰہی
کو اور اختیار کیا تمرد و استکبار و عدم اظہار طاعت و خضوع للہ
و خوف من اللہ تعالے کو پس عارض ہوئی قلب کے لئے ایک سختی
جسوقت کہ عارض ہو قلب کے لئے ایک عارض خارج ہوا صفت
سے قلب کے بسبب ظہور عدم تاثیر کے اسلئے اللہ تعالے نے
تشبیہ فرمایا قلب کو کافر کے حجر سے اور توصیف فرمایا مومنین کے
لئے کِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ
رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ خلاصہ
کتاب مشابہت رکھتی ہے ساتھ دیگر کے یعنی بعض آیات مشابہت
رکھتے ہین بعض سے اعجاز کلام یا جودت لفظ مین بایں طور جو تناقض پایا
جاوے مابین ایک دیگر کے اور اشتمال رکھتا ہے جفت پر تقریر کے
مثلاً امر و نہی و وعد و وعید و ذکر و فکر و رحمت و عذاب و
بہشت و دوزخ و مومن و کافر اور لرزتے ہین وہ اشخاص جو خوف
رکھتے ہین رب سے اپنے پس نرم ہوتے ہین اعضا رلعم یا پیٹ
ہین پوستہا اور دلہا اونکے بسبب ذکر کرنے رحمت و مغفرت
کو خدا سے تعالے کے امام قشیری نے اس آیت کی تشریح

اسطرح فرماے اگر قلوب مومنین کے لرزتے ہین ہیبت الہی سے اور آرام پاتے ہین انسیت سے پادشاہی کے اور بعض کا قول یہ ہے لرزہ علامت تنگی کی ہے اور آرام علامت کشادگی کی صاحب کشف الاسرار نے معنی تَقْشَعِرُّ جُلُوْدُهُمْ کے اسطرح بیان فرماے ہین قشعریرہ جلود کا صفت مبتدیان کے ہے وتلین جلودهم وقلوبهم صفت منتہیان کی ہے حاصل معنی جیسوقتکہ سماعت کرتا مومن آیات عذاب ودوزخ ووعدکو عاید ہوتا ہے قشعریرہ پوستہاے بسبب حصول خوف آلہی کے اور جیسوقتکہ سماعت کرے آیات رحمت واحسان کو حاصل ہوتی ہے فرحت اور نرم ہوتے ہین قلوبہا بسبب حصول فرحت کے کسیلئے حاصل ہونے سے شرح صدر کے مومن کے لیئے استعداد شدید موجود ہوتا ہی فطرت النفس مین جسوقتکہ ہوگی استعداد حاصل ہوتی ہے لیاقت خارج ہونے پر بالقوہ سے طرف بالفعل کے ادنی سبب سے مثل کبریت کے کہ تہوڑی آتش سے روشنائی ظاہر ہوتی ہے بخلاف نفوس کفار کے بعد رکہتے ہین تو قبول کرنے پر تجلیات قدسیات کو اور احوال روحانیات کو بلکہ مستغرق رہتے ہین طلب جسمانیات کے اسیوجہ سے کفار کے قلوب کے لیئے قساوت وکدورت وظلمت حاصل ہے پس درمیان ہر دو استعداد کے ضد کلی حاصل ہوا لہذا اللہ تعالے نے فرمایا ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ الآیۃ فایدہ نزول نور کا تبعیت کرنیکے لیے ہوا تا کہ ظلمات سے نجات پاوے قولہ تعالے وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ مراد نور سے قرآن مجید ہے

قول بعض مفسرین کا مراد نور سے رسالت و ہدایت ہی ظہور رسالت کا بیچ قلوب کے بمقام نور الٰہی کے واقع ہو گا اگر مراد نور سے قرآن مجید ہی ہو در آن حال معیت رسالت کی رکھتا ہے جسطرح کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَقَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ مراد نور سے ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہری پس اس کلام سے ظاہر و باہر ہے جس شخص کا قلب ہر دو انوار سے مزین نہو گا دولت فلاحیت دارین سے محروم رہیگا جسطرح کہ قرآن مجید صفت الٰہی ٹھہری علی ہذا القیاس ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بھی مثل صفت الٰہی ٹھہری اسی وجہ سے ہر دو کا ذکر نور سے فرمایا ہے تو ملکہ قرآن شریف موسوم بہ نور ہو کے حکم تبعیت کرنے کا ہوا نور رسالت بھی یوں اٹھا وہ نور مبین ہی ہوں تا کہ کا فہ ناس اطاعت میری کرے قولہ تعالیٰ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

رباعی

نور او چون اصل ہر موجود ذات بود ‏— ذات او چون معطی ہر ذات بود
واجب آمد دعوت ہر دو جہان ‏— دعوت ذرات پیدا و نہان

حدیث شریف بھی دال ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بحیثیت صفت الٰہی ظہور فرمایا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ شَیْءٍ مِنْ نُوْرِیْ وَاَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ

اشعار

ای گشته از برای تو کون و مکان پدید ‏— از عرش تا بفرش ز نور تو مستفید
قائم است بیش نور تو انوار انبیا ‏— در نور آفتاب بود ذره نه پدید

ذرات کون پرتو نور ظہور ہست   اندر ظہور خویش ز نور تو مستفید

فایدہ اے عزیز نزول قرآن مجید کا شہر رمضان مین جو ظہور ریا ہے
اختلاف اس معنے کا رہا کہ کون سی شب مین قرآن نازل ہوا
مگر نزول قرآن مجید کا لیلۃ القدر مین جو ثابت ہوا ہے مطابقت رکھتا ہے
اس آیت سے قولہ تعالے اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ کس لیے
کہ ضمیر اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ کی راجع ہے طرف قرآن مجید کے پس ثابت
ہوا نزول ہونا قرآن مجید کا لیلۃ القدر مین کسلیے کہ لیلۃ القدر شہر
رمضان مین تقرر پائے ہی مگر تعیین لیلۃ القدر مین اختلاف
رہا بعض مفسرین نے لیلۃ القدر کو شبہاے عشرہ آخر شہر رمضان
مین بیان فرمایا ہے اور مالک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ عشرہ
آخر کے ہر شب مین نازل ہوتا رہا اور شافعی رضی اللہ عنہ کے
قول سے شب بست و نہم پائی جاتی ہے اور قول ام المومنین
عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اور ابو ذر رضی اللہ عنہ کا اور قول
حسن رضی اللہ عنہ کا شب بست و پنجم پر ہے اور بلال رضی اللہ عنہ
کا قول شب بست و چہارم پر ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ
و ابی ابن کعب رض کا قول شب بست و ہفتم پر ہے قطع نظر اس
اختلافات کی تطبیق بست و ہفتم کے سیاق کلام سے سورۃ
القدر کے پائی جاتی ہے کسلیے کہ لیلۃ القدر کا ذکر تین مرتبہ
آیت مذکورہ مین ہوا ہے ہر فقرہ مشتمل نو حرف پر ہے پس
مجموعہ ان حروف کا ستائیس حرف ہوتے ہین اس تطبیق سے
شب بست و ہفتم پائی جاتی ہے واللہ اعلم بالصواب فایدہ

اللہ تعالےٰ نے مخفی رکھا لیلۃ القدر کو تا کہ مومنین تمام شبہاے
رمضان مین معروف بعبادت رہی اسیطرح اللہ تعالےٰ نے
مخفی رکہا رضا کو اپنے طاعات کے لیئے تا کہ مومن جمیع طاعات
الٰہی مین مشغول رہے اور اسیطرح مخفی رکہا ازدیاد غضب کو
اپنے تعین عصیان پر کہ کس گناہ مین زیادہ عذاب پاویگا تاکہ
جمیع معاصی سے مومن پرہیز کرے اور مخفی رکہا فضیلت
صلوٰۃ کو صلوٰۃ پنجگانہ مین قولہ تعالےٰ حافظوا علی الصلوات
والصلوٰۃ الوسطیٰ تا کہ ہر صلوٰۃ پر قایم رہین اور مخفی رکہا
دوست کو اپنے تاکہ ہر مرد صالح کی تعظیم کرے اور مخفی رکہا
اسم اعظم کو اپنے تاکہ ورد کل اسما الٰہی کا رکہے اور
مخفی رکہا وقت قبولیت توبہ کا تاکہ ہمیشہ مومن تائب رہے
مخفی رکہا وقت موت کو تاکہ ہمیشہ مستعد موت پر رہے مخفی رکہا
ساعت اجابت کے روز جمعہ مین تاکہ تمامی روز مشغول بعبادت
رہے فایدہ شب قدر کو لیلۃ المبارکہ سے بہی ذکر فرمایا قولہ تعالےٰ
انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ عکرمہ رضی اللہ عنہ اور ایک
طایفہ لیلۃ المبارکہ سے شب نصف شعبان لیئے ہین اور اول
لیلۃ البراۃ سے کیئے ہین کسلیئے کلمہ لیلۃ المبارکہ کا سورہ دخان
مین ذکر فرمایا اور سورۃ القدر مین لیلۃ القدر سے ذکر فرمایا پس
لیلۃ القدر دوسری ٹھہری اور لیلۃ المبارکہ دیگر ٹھہری مگر رجحان لیلۃ
المبارکہ کا لیلۃ القدر سے پایا جاتا ہے کسلیئے کہ قرآن مجید
کا نزول شہر رمضان مین ٹھہرا قولہ تعالےٰ شہر رمضان

الرَّحِیْمِ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ اور سورۃ القدر مین ضمیر اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ
کی راجع ہے طرف قرآن کے اور سورہ دخان مین بھی اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ
کی ضمیر راجع ہے طرف قرآن مجید کے پس اس ضمیرات کے رجعان
لیلۃ المبارکہ لیلۃ القدر ہے اور لیلۃ القدر لیلۃ المبارکہ ہی ٹھری جو
نزول قرآن مجید کا ہوا سورۃ القدر مین تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ
الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِیَ فرمایا اور
سورہ دخان مین فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ فرمایا لفظ فِیْهَا سے
بھی تناسب واقع ہوا اور لفظ امر سے ہر دو سورہ سے تطابق
ثابت ہوتا ہے سورۃ القدر مین بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ
فرمایا سورہ دخان مین اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا فرمایا سورہ قدر مین
سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی فرمایا سورہ دخان رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فرمایا سلام بمعنے
رحمت بھی آیا ہے پس ان تطابقات کثیرہ سے
لیلۃ القدر سے لیلۃ المبارکہ ہے اور لیلۃ المبارکہ سے لیلۃ القدر ہے
ہر دو سورہ مین صراحۃً نہ فرمایا کسلیئے کہ یہ ترکیب دلالت کرتی ہی
عظمت قرآن پر اولاً ذکر قرآن کا مضمراً بیان فرمایا تاکہ خصوصیت
حاصل ہو دویم اختصار کرنا ضمیر پر آگاہی دیتا ہے عظمت پر قرآن کے
سیوم تعظیم و رفعت ظاہر ہوتی ہے فایدہ لیلۃ القدر سے بمعنے
لیلۃ العظمۃ و لیلۃ الشرف بھی ہے لئے ہی کسلیئے عالی قدر او سکو
کہتے ہین جو صاحب عظمت رہے اور بسبب عظمت شب قدر
کے ہر ایک امر کو مقدر فرماتا ہے جو اپنے علم مین مکنون رکھا تھا
اور سپرد فرماتا ہے دفتر رحمت جبرئیل علیہ السلام کو اور دفتر

نباتات وارزاق میکائیل علیہ السلام کو اور دفتر امطار و ریاح ئو
اسرافیل علیہ السلام کو اور دفتر قبض و آجال عزرائیل علیہ السلام کو
فائدہ بعض روایات سے لیلۃ المعراج بہی شہر رمضان مین
واقع ہوسے ہے لیلۃ المعراج فضیلت رکھتی ہے یہ بنسبت
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لیلۃ القدر بنسبت
امت مرحومہ کے فضیلت رکھتی ہے کیسلئے کہ عمل خیر امت مرحومہ کا
بمقام عمل ہزار شب کے حصول نتیجہ مین رکھتا ہے کیسلئے یہ فضیلت
شب معراج مین امت کے لیئے حاصل نہین فائدہ اللہ تعالی
نے چہاردہ شب کو بزرگی عنایت فرمایا سہ شب ابراہیم علیہ السلام ولوط
علیہ السلام وموسی علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام کو لیلۃ الہدایۃ عطا
فرمایا قال اللہ تعالے لما رای الکوکب الایۃ لوط علیہ السلام کو
لیلۃ النجات عنایت فرمایا جو قوم قہر آلہی مین واقع ہوی اور نجات
لوط علیہ السلام کو حاصل ہوی قال اللہ تعالے الیس الصبح
بقریب انا منجوک اور موسی علیہ السلام کو لیلۃ التکلم عنایت فرمایا
جو لیلۃ الطور سے بہی موسوم ہے قال اللہ تعالے وکلم اللہ موسی
تکلیما جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو چہار شب عنایت
فرمایا لیلۃ العقبہ ولیلۃ الغار ولیلۃ المعراج ولیلۃ الہجرۃ اور امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت ہفت شب عنایت فرمایا لیلۃ الجمعۃ
ولیلۃ العرفۃ ولیلۃ المزدلفۃ ولیلۃ نصف شعبان ولیلۃ القدر اور لیلۃ الفطر
ولیلۃ الضحی فایدہ نزول قرآن مجید کا شب قدر مین ہونیکا وجہ موسوم
بقدر فرمایا اور حصول ثواب عمل خیر کا شب قدر مین بمنزل عمل خیر ہزار ماہ کے

شب کا رکھا او نزول سورۃ القدر مین کئی اقوال ہین مجاہد رح نے
فرمایا قوم بنی اسرائیل سے ایک زاہد صبح سے تا شام جہاد فی سبیل اللہ
تا ہزار ماہ کرتا رہا استماع سے اس مشقت کثیر کے جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب فرمایا اور اصحاب کرام رضوان اللہ
علیہم بھی متعجب ہوے اثناء حال تعجب کے جبرئیل علیہ السلام نے
نازل ہوکے سورۃ القدر قراءت فرمائی حاصل آیت لیلۃ القدر یہ ہے
لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ قول انس رضی اللہ
عنہ کا باینطرح ظاہر ہے کہ اعمار امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
بہ نسبت اعمار امم سابقہ کے قلیل ہونے سے اللہ تعالے اپنے عمل خیر کو
شب مذکور کے بدرجہ عمل ہزار شہر کے رکھا تا کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ کے خلعت سے تمامہ زینت ہوی فایدہ آیۃ شریفہ مین لفظ
خیر فرمایا تعین نہین کیا یہ ترکیب بشارۃ دیتی ہے عدم انتہا سے عظمت
شب قدر پر حسبو فتکہ عظمت شب قدر کی لانہایہ رہی پس شب قدر کے
عمل کا اجر بے انتہا ہوا جناب علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے عمر بن عبید و
سی جنگ کیا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا افضل
من عمل امتی الی یوم القیمۃ اس فرمان سے تعداد ثواب کی معلوم
نہوے پس ثابت ہوا اجر اس جنگ کا لانہایہ ہونے پر مثقال اس مقولہ کی ہوگا
حَسْبُکَ هٰذَا مِنَ التَّوَزُّنِ وَالْبَاقِیْ خِفَافٌ یعنے کافی ہے تجھکو ای علی
درمیان وزن کے باقی آسان ہے ای عزیز جو شخص کہ بیدار رہا شب قدر
مین پس حاصل کیا واسطے عبادت ہزار ماہ کے لیل کی اور روز قیامت مین ایک
شخص بنی اسرائیل سے لایا جائیگا جو چہار صد سال عبادت الہی مین گذرا

تھا اور ایک شخص امت محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم سے حاضر کیا جائیگا ہ
اور زیادہ رہیگا حصول درجات مین بنظر بنی اسرائیل کے عرض کریگا
بنی اسرائیل کہ اسے خدا تو عادل ہے اس شخص نے چالیس سال
تک عبادت کی تھی اسکو چار سو برس کی عبادت کا نفع حاصل ہوا
اور ہمین باوجود زیادہ عبادت کرنیکے کم مرتبہ پایا خداوند تعالی انکو
جواب دیگا کہ بنی اسرائیل جو عبادت کرتے تھے انکے خوف سے نزول عقاب
کے کہ اکثر بنی اسرائیل [illegible] امر و نواہی پر قائم نہ [illegible] لایق نزول عذاب
کے ہوتی تھی اور امت محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کا عمل لوجہ اللہ ہوا ہے
کیلیے عقوبت معجلہ موقوف رہی با آیہ ما کان اللہ لیعذبہم وانت
فیہم سے یہی وجہ ہے ترقی حاصل کرینگا اور بنی اسرائیل کم رتبہ پر رہینگا
فایدہ کسی ایک امت کے لیے بطور حکم نہوا جو امت مرحومہ کے لیے
ہوا جو اس آیات سے ظاہر ہے قولہ تعالی من جاء بالحسنة فله
عشر امثالها قوله تعالی والذین ینفقون فی سبیل الله کمثل حبة انبتت
سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة والله یضاعف لمن یشاء والله
واسع علیم شرح اس آیات کی مفصلا سابق ذکر پائی سوال عبادت
جسقدر شاق ہوگی اوسیقدر ثواب کثیر ہوگا اگر کسی نے ہزار ماہ عبادت
کی مشقت کثرت پر ہووے اجر بھی اوسکا بکثرت ہوگا اگر کسی نے
ایک شب عبادت کی مشقت قلیل واقع ہوی پس ثواب بھی اوسکا
قلیل ہوگا جواب فعل واحد اختلاف رکھتا ہے بسبب مختلف ہونے
وجوہ کے بلحاظ حسن و قبح کے اگر کسی شخص نے نماز منفردًا ادا کی
اگر وہی نماز داخل جماعت ہوکے ادا کریگا تو ثواب کثرت سے پائیگا

بلحاظ جماعت کے حالانکہ فعل واحد ہے اگر کسی شخص ایسی عورت کے ساتھ
کہ جسکا شوہر نہو زنا کیا او سپر حد شرع جاری ہوگی اور اگر شوہر والی
عورت کی سات زنا کئے تو واسطے اوسکی حکم رجم یعنے سنگ ساری کا ہے
بے شوہر والی عورت پر زنا کی تہمت لگا دیوے تو تعزیر جاری ہوگی اگر
با شوہر عورت کو تہمت زنا کی لگا دی تو اوسپر حد جاری ہوگی اور
بہتان ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نعوذ باللہ من ذلک
درجہ کفر کو پہونچتا ہے درجہ کفر کا لایق قتل ہے پس ثابت ہوی حصلت
وقلت وکثرت کی وجوہات مختلفہ سے فعل واحد کے لیئے تہہ لازم
آتا ہے طاعات قلیلہ مساوی ہوئیں یا درجہ اعلی کو پہونچیں بلحاظ طاعات
کثیرہ کے جواب وہیم مقصود الہی تہا خلق کو راغب کرنا طرف طاعات
کے کبہو نیت دہ عید فرمایا کبہو مقصد فرمایا قولہ تعالے ان
مع العسر یسرا کبہو طاعات باعتبار امکنہ کے فضیلت
رکہتے ہین مثل حرم شریف و مدینہ منورہ و بیت المقدس کے
پس مقصود یہ ہے کہ ہر ایک مومن کو باز رکھے دنیا سے اور
راغب کرے طرف طاعات کے خصوصًا طاعات شہر رمضان کے
فضیلت رکہتے ہین طاعات سے تمامی شہور سے اور فضیلت
دیا اللہ تعالے طاعات روز جمعہ کو باقی ایام پر علی ہذا القیاس
طاعات شب قدر کے تمامی شبہا پر فایدہ ترقی فضیلت کے
طاعات سے جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوی کسی
ایک امت کو حاصل نہوی مثلا کسی شخص نے مزدور کو وقت صبح
تا ظہر باجرت دینار واحد کے اور ایک مزدور کو مقرر کیا وقت

ظہر سے تا عصر باجرت دینار واحد کے اور ایک فرد دیگر کو مقرر کیا
وقت عصر سے تا مغرب باجرت دو دینار کے پس وقت عصر باعتبار
اوقات دیگر کے قلیل رہا اور اجرت کثیر حاصل کیا کیونکہ وقت عصر کا
امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا عصر یعنے افشردگی کے
آیا ہے وقت مذکور خلاصۂ اوقات کا ٹھہرا اور جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کو خلاصۂ انبیا ظہور فرمایا اور امت بھی خلاصہ امت
ٹھہرے جو کنتم خیر امۃ اخرجت للناس سے ارشاد باری
تعالے کا ہوا بیت

چون خدا پیغمبر ما را برحمت خوانده است
افضل پیغمبران او گشته ما خیر الامم

پس خلاصہ امت کے لیئے خلاصہ وقت کا دیا گیا اسیلئے اکثر مفسرین
حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی سے صلاۃ عصر مراد لیتے ہین
تحریر بالا سے حدیث بخاری تطابق رکھتی ہی عن سالم بن
عبد اللہ عن ابیہ انہ اخبرہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول انما بقاءکم فیما سلف قبلکم من الامم ما بین
صلوۃ العصر الی غروب الشمس اوتی اہل التوراۃ التوراۃ فعملوا
بہا حتی اذا انتصف النہار عجزوا فاعطوا قیراطا قیراطا
ثم اوتینا القراٰن فعملنا الی غروب الشمس فاعطینا
قیراطین قیراطین فقال اہل الکتابین ای ربنا اعطیت ہؤلاء قیراطین قیراطین
واعطیتنا قیراطا قیراطا ونحن کنا اکثر عملا قال اللہ تعالے
ہل ظلمتکم من اجرکم من شیء قالوا لا قال فہو فضلی اوتیہ
من اشاء فایدہ بخاری شریف میں فضیلت صلوۃ صبح وعصر

وارد ہے اِنَّکُمْ لَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ
اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا
فَافْعَلُوْا ہر دو نماز کی فضیلت محدثین نے اسطرح بیان فرمایا کہ خلاصہ
شب کا وقت صبح کا ہے خلاصہ روز کا وقت عصر کا ہے ہر دو اوقات
مین اعمال مومنین کے گذرتے ہین زمین سے طرف آسمان کے اور
یہی وقت تقسیم ارزاق کا ٹھہرا ہے پس ہر ایک مومن کو ضرور ہے
کہ ان ہر دو وقت مین اہتمام صلوۃ تمامہ کرے تاکہ فیض سے ہر دو
وقت کی باقی اوقات سے بہرہ مند ہوسے فایدہ جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے نے فرمایا اے حبیب نہین اختیار
کئے ہمنے تجھکو اور نہین فضیلت دی ہمنے تجھکو ظہور طاعات سے
تیرے اگر فضیلت دیتے ہم طاعات کے لیے پس دیتے ہم بعد ظہور
طاعات کے بلکہ اختیار کیئے ہم تجھکو قبل ظہور طاعات کے فضل و
احسان سے ہمارے حدیث قدسی سے یہی معنے حاصل ہوتے ہے
نَحْنُ مَا اخْتَرْنَاکَ وَمَا فَضَّلْنَاکَ لِاَجْلِ طَاعَتِکَ وَلَوْ کَانَ کَذٰلِکَ لَ
لَا نُطِیْعُکَ اِلَّا بَعْدَ اِقْدَامِکَ عَلَی الطَّاعَۃِ بَلْ اِنَّمَا اخْتَرْنَاکَ
بِمُجَرَّدِ الْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ مِنَّا اِلَیْکَ مِنْ غَیْرِ مُوْجِبٍ اور اس حدیث
قدسی سے مطابقت رکھتا ہے فرمان جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم کا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُبِلَ مَنْ قُبِلَ لَا لِعِلَّۃٍ وَرُدَّ مَنْ رُدَّ
لَا لِعِلَّۃٍ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ای عزیز حبیبو تیرے شفیعنا و سلینا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے نے فضیلت عطا فرمائی بتصدق ثقلین

صلی اللہ علیہ وسلم امت کو بہی سایر امم سے افضل و اکرم رکہا بیت
چون خدا پیغمبر ما را بر ہست خواندہ است   افضل پیغمبران او گشتہ ما خیر الامم
فایدہ نزول قرآن شریف کا شب قدر دفعہ واحدہ بیت آسمان دنیا پہ
ہوا جو لفظ نزول دال ہے اور یہ معنے قول سے اللہ تعالے کے بہی
ظاہر و باہر ہے قولہ تعالے نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا
بَيْنَ يَدَيْهِ خلاصہ اتاری تجہپر کتاب تحقیق ثابت کرتی اگلی کتاب کو تنزیل
مفعے سے تکثیر کے بہی آئی ہے یعنے نزول ہوتا جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم پر آسمان دنیا سے بقدر ضرورت جبرئیل علیہ السلام
تہوڑا تہوڑا لے آتے تہے بخلاف سایر کتب سماوی کے کہ جو ایک
ہی دفعہ انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوی فایدہ قرآن مجید جو موصوف
بلفظ منزّل ہوا مصدّق ٹہرا کتب سابقہ کے لیئے دویم وعد و وعید ہر
حمل کرتا ہے تا کہ مکلف تابع اوامر و نواہی پر ہوا اور راغب ٹہرا اعتقادیہ
حقہ کا اور مانع ٹہرا طرق باطلہ کا تا کہ عبودیت بندون کی حق پر قایم رہے
اور شکر نعمت اوس خالق بیچون کا بجا لاوے اور اظہار خشوع و
خضوع کرے اور عدل و انصاف پر آمادہ رہے اور مراد انزال
بالحق سے دور کرنا معانی فاسدہ کو جیسطرح اللہ تعالے نے فرمایا قولہ تعالے
أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا خلاصہ اتاری اپنے بندے پر
کتاب اور نہ رکہی اوسمین کچہہ کجی کسلیئے کہ اگر غیر اللہ سے ہوتا کجی پائی
جاتی اسلیئے اللہ تعالے نے فرمایا قولہ تعالے وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ
غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا خلاصہ اگر غیر خدا سے ہوتا
تو اوسمین اختلاف کثیر پاتے اور کلمہ مصدقا دال ہے کتب ماسبق کی تصدیق

کرنے پر اگر غیر اللہ سے ہوتا تطابق کتب ماسبق سے نہ رکھتا اس
کلام سے رسالت جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ثبوت کو پہنچتی
کیسلئے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشت و خوند کی
کسی سے تعلیم نہ پائی اگر یہ قرآن غیر خدا سے ہوتا تو ہرگز موافقت
نہیں رکھتا کتب ماسبق سے پس ثابت ہوا ظہور قرآن مجید کا
بواسطہ وحی کے پس کذب و تحریف کا دخل ہے نہ رہا مگر اس تقریر پر
سوال ہوسکتا ہے کہ آیۃ نَزَّلَ الْكِتَابَ الی آخرہ سے ثابت ہوا
کہ یہ قرآن کتب ماسبق سے تطابق رکھتا ہے اور کلمہ لِمَا بَيْنَ
يَدَيْهِ سے کتب ماسبق سے تطابق نہیں پائی جاتی ہے کیسلئے قرآن مجید
ناسخ ٹھرا کتب ماسبق کے لئے پس کسطرح مطابقت رکھیگا
جواب کتب ماسبق بشارت دینے والی ہین نزول قرآن مجید پر
اور رسالت پر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور احکام
کتب ماسبق سے ثابت ہین تا زمان نزول قرآن مجید و بعثت
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اور منسوخ ٹھرے کتب
ماسبق وقت نازل ہونے قرآن مجید کے پس ثابت ہوا تطابق
کتب ماسبق کی قرآن مجید کے سات اور قرآن مجید مصدق ٹھرا
کتب ماسبق کا اور منسوخیت کتب ماسبق کی بلحاظ احکام ہے
نہ بلحاظ مباحث الہیات کے فائدہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ
اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ یعنے نزول قرآن مجید کا شب قدر مین
لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر صراحۃ نہ تھا تا کہ توہم نزول
کا زمین پر ہو کیسلئے کہ نازل ہونا آسمان دنیا پر بمقام نازل ہوتی

زمین سے کے ہوتا ہے مثلاً کوئی شخص وطن غیر سے وارد ہو کے اطراف
شہر کے سکونت رکھی کہا جائیگا کہ فلان شخص شہر کو وارد ہوا اور اشتیاق
ملاقات کی بہی زائد ہو گی **بیت**

وعدۂ وصل چون شود نزدیک ــ آتش شوق تیز تر گردد

اور یہ شعر بہی مطابقت رکھتا ہے **شعر**

وَاَبرَحُ مَا یَکُونُ الشَّوقُ یَومًا ــ اِذَا دَنَتِ الدِّیَارُ مِنَ الدِّیَارِ

وجہ دیگر سماء دنیا مشترک ہے درمیان ہمارے اور ملائکہ کے پس
سماء دنیا مسکن ملائکہ کا ٹھہرا اور سقف و زینہ ہمارے لیئے
قولہ تعالے وَجَعَلنَا السَّمَاءَ سَقفًا نازل ہونا قرآن مجید کا آسمان
دنیا پر بمقام نازل ہونے کے زمین پر رکھتا ہے قرآن مجید
آسمان دنیا پر نازل ہونیکا سبب تہا کہ جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ طالب وحی ہوتے تھے تو آسمان پر نظر
فرماتے تھے قولہ تعالی قَد نَرٰی تَقَلُّبَ وَجهِكَ فِی السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ
قِبلَةً تَرضٰهَا فَوَلِّ وَجهَكَ شَطرَ المَسجِدِ الحَرَامِ خلاصہ یہ ہے کہ تحقیق دیکھتے ہین
پھر پھر جانا تیرا منہ آسمان مین پس البتہ پھیرین گی تجہکو جس قبلہ
کیطرف تو راضی ہے اب پہیر اپنا طرف مسجد الحرام کے پس اس آیت
سے ثابت ہوا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلب
وحی کے لیئے طرف آسمان نظر فرماتے تھے فایدہ قدر بفتح دال مصدر
اور بسکون دال اسم غیر مشتق ہے اور واحدی رح نے قدر
بمعنے تقدیر کے کہا ہے یعنے گردانا ہے شے کو مساوات پر بغیر زیادتی
کے یہ خیال نہ کیجیے کہ شب قدر مین سے تقررات تقدیر کا ظہور ہوتا ہے

ہر شی کی تقدیر روز ازل سے علم الٰہی مین ہو چکی اور ابو بکر وراق رح نے کہا شب قدر موسوم جو بقدر رہوئی او تکرار ہی سے مرتبہ پائی بسبب نزول کلام ذی قدر کے بنے ذی قدر پر امت ذی قدر کے لیئے اور مراد یہ بہی ہو سکتی ہے بواسطہ ملک ذی قدر کے اور قدر بمعنے ضیق کے بہی آیا ہے کیسلئے کہ نزول ملائکہ کا شب قدر مین بکثرت ہونے سے زمین پر تنگی واقع ہوتی ہے قولہ تعالے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فایدہ نزول ملائکہ کا معاینہ عبادت مومنین کے لیئے ہوتا ہے کیسلئے کہ وقت ظہور آدم علیہ السلام اللہ تعالے نے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ملائکہ نے عرض کیے اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ در الحال نظر ملائکہ کی اشباح ابن آدم پر تہی جو متصف صفات ذمیمہ کے تہی اور صلاحیت روح پر نظر انہین رکہی تہی جو سبب معترض ہونے کا ٹھرا جسوقتکہ دیکہی متصف باوصاف جبروت اور ملکوت فی الفور ساجدین سے ہوے

آدمی چیست صورت جامع	صورتش خلق حق درو لامع
متصل با حقایق جبروت	مشتمل بر دقایق ملکوت

یہ حال بمثل اوس حال کے ہے اگر پدر تیرا وقتیکہ معاینہ کرتا تجہکو جو ہیئت تیری خلقت اولے مین تہی یعنے منی وعلقہ سے ہرگز مقبول نظر پدر نہوتا بلکہ پدر تیرا نافر ہوتا وجود سے تیرے جسوقتکہ عطا کی گئی تجہکو صورت حسنہ پس تو لائق محبت اپنے پدر کا ٹھرا علی ہذا القیاس وقتیکہ ملائکہ نظر کرتے ہین تجہکو بصورت حسنہ جو مزین بعبادات وطاعات الٰہی مین مشتاق ہوتے ہین ملاقات کے تیرے اور نازل ہوتے ہین زمین پر

بعد از حصول حکم الٰہی سبحانہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا باذن ربہم
اور معاینہ کرتے ہین انوار الٰہی کو جو تیرے سینے مین چمکتے ہین اور معذرت
بھی کرتے ہین جو تیرے وجود کے لیے معترض ہوے تھے اور
طلب مغفرت بھی کرتے ہین تیرے لیئے اگرچہ مجالس جو ذکر اللہ سے
مزین ہوتے ہین خالی نہین رہتے ہین نزول ملائکہ سے لیکن بسبب
علاوہ قدر شب قدر کے نزول ملائکہ کا بکثرت ہوتا ہے اس درجہ کی
کثرت اوقات دیگر مین نہین ہوتی ہے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا
قول ہے نازل ہوتے ہین اور سلام بھی کرتے ہین اور جس مومن کو
پہونچیگا سلام ملائکہ کا عند اللہ مغفور ہوگا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ
کا قول ہے نہین ہوتی ہے ملاقات کسی ایک مومن و مومنہ سے
مگر سلام اُنکے لیئے کرتے ہین فایدہ مراد روح سے اول ملک
اعظم ہے جو سموات و ارض کو ایک ہی لقمہ کر سکتا ہے دوم طائفہ
ملائکہ سے ہو سواے شب قدر کے اوقات دیگر مین طایفہ مذکور کا
نزول نہین ہوتا ہے سیوم مراد عیسیٰ علیہ السلام سے بھی لیئے ہین
جو شب قدر مین ملاقات امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے نزول
فرماتے ہین چہارم مراد خدام جنت سے بھی لیئے ہین پنجم مراد قرآن مجید
سے قولہ تعالےٰ اوحینا الیک روحا من امرنا ششم لیتے رحمت
قولہ تعالےٰ لا تیأسوا من روح اللہ ہفتم مراد روح سے اشرف الملائکہ
لی گئی ہے ہشتم ابی نجیح رح سے روایت ہے کہ مراد روح سے ملائکہ حفظہ
وکرام کاتبین ہین صاحب یمین تحریر کرتے ہین رغبت پر نیکیان کے اور صاحب
شمال تحریر کرتے ہین قبایح پر جس سے رغبت ترک کرنے پر ہوتی ہے قول

اصح مراد جبرئیل علیہ السلام سے لی گئی ہے علی الخصوص جو ذکر پایا زیادتی
شرف کے لئے بمصداق اَلرُّوحُ فِیْ کَفَّۃٍ وَالْمَلٰئِکَۃُ فِیْ کَفَّۃٍ یعنی روح یک
پرلہ برابر اور ملائکہ یک پرلہ پر بعض مفسرین کا قول ہے کہ مراد روح سے رحمت
الٰہی لی گئی ہے جو کہ جبرئیل علیہ السلام تقسیم عباد کے لئے رحمت کو
لے آتے ہین بعد از تقسیم کے رحمت منزلہ باقی رہتی ہے رحمت مابقیہ
اون کفار پر تقسیم فرماتے ہین جو مشرف ایمان سے ہوتے ہی سوال امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین بھی گنہگار داخل ہین وحیثکہ اشتیاق ملاقات
ملائکہ کے ہوس عاصیان سے اشتیاق لازم آتے ہین جواب اللہ تعالیٰ
بتصدق ثقلین رحمۃ للعالمین ملائکہ کو عصیان سے امت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے واقف نہین کرتا ہے ظاہر فرماتا ہے نیکیوں کو اور یک وجہ
نزول ملائکہ کی یہ بھی ہے کہ عبادت زمین پر جو ظہور پاتی ہے آسمان پر اس
طریق کی عبادت ظاہر نہین ہوتی ہے مثلاً آواز گریہ وزاری عاصیان اپنی
آمرزش کے لئے اس طرح گریہ وزاری کی آواز آسمانون پر نہین پائی جاتی اور
اطعام مساکین پس اس قسم کی عبادتون کا ظہور آسمانون پر نہین پائے جانے سے
سبب کمال اشتیاق کا ٹھیرا قولہ تعالےٰ بِاِذْنِ رَبِّہِمْ اس کلام سے اشارہ
ہے کہ ملائکہ نہین متصرف ہین اپنے افعال پر بایں طرح کہ اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ
کو کہے اِنْ خَرَجْتِ اِلَّا بِاِذْنِیْ فَاِنَّہٗ یَعْتَبِرُ الْاِذْنَ فِیْ کُلِّ خَرْجَۃٍ پس ثابت ہوا
جسوقتکہ خارج ہو تو مکان سے بغیر اذن شوہر کے نہو علی ہذا القیاس ہر فعل ملائکہ
کا بغیر اذن اللہ تعالےٰ کے معرض ظہور مین نہین آتا ہے قولہ تعالےٰ مِنْ کُلِّ
اَمْرٍ یعنی بحکم آفریدگار کار بزرگ کے لئے یعنی حصول خیر و برکت کے لئے کہ
جس نزول سے مومنین کے لئے نجات دارین کی حاصل ہوگی بعض مفسرین کا

سورۃ
سلام

قول ہے کہ ملائکہ سلام ہر مومن کے لئے کرتے ہین تا طلوع فجر قولہ تعالے سَلٰمٌ
هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ مفسرین نے مطلع الفجر سے کئی مراد لی ہین اوّلاً سلام بہیجتے
ہین ثانیاً نزول ملائکہ کا تا طلوع فجر فوجًا فوجًا ہوتا ہے اور سلام بہی ہر ایک ملک
غروب آفتاب سے تا طلوع فجر مومنین پر بہیجتا ہے فایدہ اے عزیز
ابراہیم علیہ السلام پر آتش نمرود کی فقط ہفت ملائکہ کے سلام سے سرد
ہوئی پس اسی پر قیاس کیا چاہئے کہ ہر سال شب قدر مین مومنین پر ملائکہ
سلام پہونچاتے رہین گے تو آتش دوزخ کیونکر اثر کریگی ہان ورود دوزخ پر
ہر ایک مومن کے لئے ثبوت کو پہونچا ہے قولہ تعالے نے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا
كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا یعنی اور کوئی نہین تم مین جو نہ پہونچیگا اوس پر
ہوچکا تیرے رب پر ضرور مقرر آور مومنین کے لئے تحت مین فرمایا قولہ تعالی
ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا یعنی پہر بچاوینگے ہم جو ڈرتے رہے آے عزیز نور ایمان
کا تیرے تجلی کریگا جس سے آتش دوزخ کی بمقام بَرْدًا وَّسَلَامًا کے ہوجائیگی
جس طرح کہ آتش نمرود کی ابراہیم علیہ السلام کے لئے سرد ہوئی تہی بیت
مومن فسون بداند بر آتش ار بخواند سوزش برہ نماند گردد چو نور روشن
اے عزیز شب قدر کو اللہ تعالے نے سلامتی دوزخ کا مقدمہ ٹہیرایا جو ہر سال
شب قدر مین سلام ملائکہ کا ظہور پاتا ہے اور سلام ملائکہ سے سلامتی مومن کی
ہوتی ہے شرور شیطانی سے اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت فرمایا اللہ تعالے نے مجہکو تین چیز اوّل مشتاق
ہوگی جنت سکونت کو امتی کے میرے اور کہے گی اَللّٰهُمَّ اَسْكِنْهُ اَيَّايَ دوم
دوزخ پناہ مانگیگی امتی سے میرے اور کہے گی اَللّٰهُمَّ نَجِّ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ
سیوم جو شخص کہ امت سے میرے ہوگا اور صلوٰۃ بہیجے گا مجہپر پس فرشتہا

موکلین پہونچاتے رہین گے مجھکو کہ فلان ابن فلان آپ پر صلوٰۃ بھیجا ہے
اے عزیز خیال کر جو فضیلت کہ امت مرحومہ کو روز قیامت مین حاصل
ہوگی کسی امت کو نہوگی جسوقت کہ صراط پر امت مرحومہ عبور کریگی حَبِیْبُنَا وَ
شَفِیْعُنَا وَوَسِیْلَتُنَا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہونگے
اور فرماوینگے اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ اے عزیز سلام ملائکہ سے تو آتش نمرود
کی سرد ہولی بتصدق نعلین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آتش دوزخ
کی مومنین کے لئے اگر سرد ہو تو بعید نہین اے عزیز شب معراج مین جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ملک سماوی پر تقدیم سلام فرمایا اِلّا خازن
دوزخ پر کسلئے کہ خازن دوزخ ہی تقدیم سلام کیا کہ اگر تقدیم سلام جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو تو اندیشہ رکھتا تھا آتش دوزخ کے سرد ہو جانے کا تاکہ
حکمت آلہی مین خلل واقع ہو اے عزیز کیا خوش نصیب اس امت مرحومہ کے ہوئے
جو اسطرح کا استواء لازوال حاصل کی امام بوصیری رح نے کس بلاغت سے تہنیت
فرمائی ہے **شعر**

یَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا	مِنَ الْعِنَایَةِ رُکْنًا غَیْرَ مُنْهَدِمِ
لَمَّا دَعَی اللّٰهُ دَاعِیْنَا لِطَاعَتِهٖ	بِاَکْرَمِ الرُّسُلِ کُنَّا اَکْرَمَ الْاُمَمِ

اے عزیز مؤلف دعا مانگتا ہے جناب باری سے آمین آمین کہئے اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِحَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
اَنَا نَتَوَسَّلُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ الْمَوْلَی الْعَظِیْمِ یَا نِعْمَ الرَّسُوْلُ
الطَّاهِرُ وَاجْعَلْنَا مِنْ خَیْرِ الْمُصَلِّیْنَ وَالْمُسَلِّمِیْنَ عَلَیْهِ وَمِنْ اَخْیَارِ
الْمُحِبِّیْنَ فِیْهِ وَالْمَحْبُوْبِیْنَ لَدَیْهِ وَفَرِّحْنَا فِیْ عَرَصَاتِ الْقِیٰمَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ اٰمِیْنَ یَا مُجِیْبَ السَّائِلِیْنَ **فائدہ** اے عزیز فضائل شب قدر کے

خارج تحریر و بیان ہین کسلئے کہ جس شب مین نزول قرآن مجید کا ہو کے مظہر کمال ربوبیت کا ٹھیرا پس عظمت اُسکی وہی رب جانے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نازل ہوتے ہین ملائکہ شب قدر مین ریگہاے صحرا سے بھی زیادہ اور بعض روایات سے ثابت ہوا ہے کہ روح ایک فرشتہ ہے کہ سر اُسکا تحت عرش اور پاؤن تحت زمین کے رہتے ہین اور ہزار سر رکھتا ہے اور جسامت اُسکی زاید ہے وسعت دنیا سے اور ہر ہر سر ہزار صورت رکھتے ہین اور ہر صورت مین ہزار زبان ہین ہر زبان سے تسبیح و تحمید و تمجید شب قدر مین کرتا ہے جسوقت کہ زبان اپنی تسبیح کے لئے کشادہ کرتا ہے جمیع ملائک مخوف ہوتے ہین تجلی سے تسبیح کے صدمہ واقع ہونے پر اور استغفار کرتا ہے صائمین و صائمات امت محمد صلی اللہ علیہ کے لئے تا طلوع فجر اور ایک روایت اس طرحپر واقع ہے کہ جبرئیل علیہ السلام چار لواء ہمراہ لیکر نازل ہوتے ہین ایک لواء نصب کرتے ہین قبر پر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ موسوم بہ لواء الحمد ہے جو مکتوب رہتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے اور ایک لواء بیت المقدس پر نصب کرتے ہین جو موسوم بلواء المغفرت ہے اور ایک لواء کعبہ معظمہ پر جو موسوم بہ لواء الرحمۃ ہے اور ایک لواء طور سینا پر جو موسوم بلواء الکرم ہے اور کوئی ایک مکان مومن و مومنہ کا خالی نہین رہتا ہے کہ جسمین جبرئیل علیہ السلام تشریف نہین لاتے اور سلام نہین کرتے پس یہی مراد ہے سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ سے مگر سلام اوس شخص پر نہین کرتے جو دایم الخمر ہو اور صلہ رحم نہین کرتا ہو اور ایک حدیث اس طرحپر وارد ہے کہ شب قدر مین جبرئیل علیہ السلام مع جماعت ملائکہ نازل ہو کے ہر قایم و قاعد ذاکر اللہ پر سلام بھیجتے ہین عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ

یَنْزِلُ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ کَبْکَبَۃٍ مِّنَ الْمَلَائِکَۃِ یُصَلُّوْنَ وَیُسَلِّمُوْنَ
عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ وَّقَاعِدٍ یَذْکُرُ اللّٰہَ یہہ حدیث دلالت کرتی ہے نازل
ہونے پر جماعت ملائکہ کے اور آیت شریفہ بہی دال ہے نزول جمیع ملائکہ پر نزول
ملائکہ کا اس طرح پر ہوتا ہے کہ تمامی ملائکہ ایک ہی دفعۃً نازل نہین ہوتے ہین مگر
جس طرح کہ حجاج داخل کعبہ کے لئے فوجًا فوجًا داخل ہوتے ہین علی ہذا القیاس
ملائکہ بہی فوجًا فوجًا زمین پر نازل ہوتے ہین تاکہ زمین پر تنگی نہو با اینہمہ زمین پر وسعت
نہین رہتی ہے یہی وجہ ہے جو لفظ قدر کا ذکر فرمایا کس لئے کہ کثرت ملائکہ
سے زمین تنگ ہو جاتی ہے اور جسوقت کہ طلوع فجر ہوتی ہے جبرئیل علیہ السلام
کہتے ہین اَلرَّحِیْلُ اَلرَّحِیْلُ ملائکہ کہتے ہین اے جبرئیل امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالے کس طرح پیش آیا جواب دیتے ہین کہ اللہ تعالی
نے نظر رحمت کی اُمّتِ مرحومہ پر فرمائی جس نظر سے امت مرحومہ مغفوریت کو
پہونچی مگر چہار شخص اول وہ شخص جو شارب خمر ہو دوم جو عاق والدین ہو
سیوم جو قاطع رحم ہو چہارم وہ شخص جو بسبب رنج دنیوی کے تا تین روز تارک
کلام ہو برادر مومن سے **فایدہ** فرمایا عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک شب
شبہاے ماہ رمضان شریف سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر
پر نہین پائی بعد از تلاش کے دیکہتی ہون کہ ایک جہت مین مکان کے حالت
مین سجدہ کے تہے اور فرمارہے تہے اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ بعد از فراغت سجدہ کے
متوجہ میری طرف ہوکے فرمایا اے عایشہ صدیقہ انوار الٰہی کو دیکہی کہی مین
نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فرمایا آپنے کہ نور اول جبرئیل علیہ السلام کا تہا جو خبر دیئے
مجہکو کہ اللہ تعالے نے ثلث امت کو میری مجہکو عنایت فرمایا اور آزاد کیا
آتش دوزخ سے اور نور دوسرا بہی جبرئیل علیہ السلام کا تہا جو خبر دیئے مجہکو ثلث

دوم دیئے جانے پر اور آزادگی آتش سے آور نور تیسرا بھی جبرئیل علیہ السلام کا تہا جو خبر دیئے مجکو حصہ ثلث سیوم امت کا میری عنایت کیئے جانے پر اور آتش دوزخ سے آزاد ہونے پر مگر تین شخص آتش دوزخ سے آزاد نہ ہوئے مشرک اور عاق والدین اور مدمن الخمر عَنْ عَایِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعَنْ اَبِیْهَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْفِرَاشِ ثُمَّ قَامَ مِنْهُ فَقُمْتُ اَطْلُبُهُ فَوَجَدْتُهُ فِی زَاوِیَةِ الْبَیْتِ وَهُوَ فِی السُّجُوْدِ وَیَقُوْلُ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَرَاَیْتُ ثَلٰثَةَ اَنْوَارٍ یُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَرَجَعْتُ اِلَی الْفِرَاشِ فَاَتَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا عَایِشَةُ اَنْتِ نَائِمَةٌ اَمْ یَقْظَانَةٌ فَقُلْتُ لَا بَلْ یَقْظَانَةٌ فَقَالَ هَلْ رَاَیْتِ الْاَنْوَارَ فَقُلْتُ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَّا النُّوْرُ الْاَوَّلُ فَاِنَّهٗ کَانَ نُوْرَ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَتَانِیْ مِنَ اللّٰهِ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ وَهَبَ لِیْ ثُلُثَ اُمَّتِیْ وَاَعْتَقَهُمْ مِنَ النَّارِ وَاَتَانِیْ فِی الْمَرَّةِ الثَّانِیَةِ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی وَهَبَ ثُلُثَ اُمَّتِیْ وَاَعْتَقَهُمْ مِنَ النَّارِ وَاَتَانِیْ فِی الثَّالِثَةِ وَاَخْبَرَنِیْ قَدْ وَهَبَ ثُلُثَ اُمَّتِیْ وَاَعْتَقَهُمْ فِیْ جَمِیْعِ اُمَّتِیْ مَا خَلَا ثَلٰثَةً اَلْمُشْرِکَ وَالْعَاقَ وَمُدْمِنَ الْخَمْرِ ثُمَّ قَالَ یَا عَایِشَةُ هٰذِهٖ لَیْلَةُ الْقَدْرِ نیز بدستور اس حدیث سے تعین شب کی نہین پائی جاتی اور تعین شب قدر کے لیے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بہی سوال کیا دران حال جواب اس طرح فرمایا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِیَ فِیْ کُلِّ رَمَضَانَ وَقَالَ رَوَاهُ سُفْیَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ مَوْقُوْفًا عَلَی ابْنِ عُمَرَ خلاصہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شب قدر کل رمضان مین دائم ہے اس کلام سے دو مراد حاصل ہوتی ہین اول کوئی ایک رمضان

مخصوص نہین بلکہ تا قیامت ہر رمضان مین فضایل شب قدر کے حاصل ہونگے
دوم مخصوص کوئی شب نہین بلکہ تمام شبہا ر رمضان کی فضایل شب قدر کے
رکھتی ہین اے عزیز اگر تجھکو فضیلت شب قدر پا کے نجات دارین حاصل کرنا لابد ہے
تو شبہا ر رمضان مین حتی الوسع امتوجہ بعبادت ہو اسکیلئے کہ صلوۃ و دعا شب قدر کی
کس درجہ کو پہونچاتی ہے سو حدیث ذیل سے معلوم کر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْوَابُ السَّمَاءِ مَفْتُوْحَةٌ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ مَا مِنْ عَبْدٍ
یُصَلِّیْ فِیْہَا اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ تَکْبِیْرٍ غَرْسًا مِّنْ شَجَرَةٍ فِی الْجَنَّةِ لَوْ سَارَ
الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّہَا مِائَةَ عَامٍ لَا یَقْطَعُہَا وَبِکُلِّ رَکْعَةٍ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ مِنْ دُرٍّ وَ
یَاقُوْتٍ وَزَبَرْجَدٍ وَلُؤْلُؤٍ وَبِکُلِّ اٰیَةٍ مِّنْ قِرَأَتِہٖ فِی الصَّلٰوةِ تَاجًا فِی الْجَنَّةِ
وَبِکُلِّ جَلْسَةٍ دَرَجَةً مِّنْ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ وَبِکُلِّ تَسْلِیْمَةٍ حُلَّةً مِّنْ
حُلَلِ الْجَنَّةِ خلاصہ یا بہا سے سموات کشادہ رہتے ہین بیچ لیلۃ القدر کے
نہین ہے کوئی بندہ کہ جو نماز پڑہا شب قدر مین مگر اسکے لئے پیدا ہوگا جنت مین
یک درخت اگر زیر سایہ اُس درخت کے صد سال سیر کریگا تو بھی انتہا کو نہ پہونچیگا
اور ہر رکعت کے لئے مکان جنت مین تیار ہوگا دُرر و یاقوت و زبرجد سے
اور ہر آیت کے لئے جو تو قرأت کریگا یک تاج سے ممتاز ہوگا اور ایک جلسہ کے
لئے یک درجہ جنت مین حاصل کریگا اور ہر تسلیم کے لئے ایک زیور ز یورات
سے جنت کے پائیگا **فایدہ** اخفا ہونے پر شب قدر کے بانیطور تاویل
کی گئی کہ اگر کسی شخص سے باوجود علمیت شب قدر کے گناہ صادر ہو داخل
اشد عقوبات کا ہوگا اور بسبب عدم علمیت شب قدر کے اگر گناہ وقوع
مین آوے اشد عقوبات کو نہین پہونچے گا جس طرح کہ جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم مع علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ داخل مسجد ہوئے درآنحال

اندرون مسجد ایک شخص خواب مین تہا حکم فرمایا ہوشیار کرنے کے لئے مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ اَنتَ سَبَّاقٌ بِالخَیرِ آپ ہوشیار فرمائیے کسلئے کہ آپ سبقت کرنے والے ہو ہر شئے خیر کے پس فرمایا اگر مین ہوشیار کرون درصورت عدول حکم میرے بمصداق وَاَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ کے درجہ کفر کو پہونچا ویگا اسے علی اگر تم ہوشیار کروگے تو عدول حکم تمہارا درجہ کفر کو نہین پہونچا ویگا پس جسوقت کہ اس طرحکی رحمت رحمۃ للعالمین کی ہو قیاس کر رحمت رب العالمین کو کسلئے کہ درصورت علمیت شب قدر کے اگر کسی شخص سے گناہ صادر ہو جسطرح کہ ظہور طاعت سے ثواب ہزار شہر کی عبادت کا حاصل ہوگا اور ظہور عصیان سے شب قدر مین بمقام عصیان ہزار شہر کے ہوگا لہذا مخفی رہا تعین ہونا شب قدر کا گویا مراد اس طرح ہوگی فَاِن اَطَعتَ فِیہَا اِکتَسَبتَ اَلفَ شَہرٍ وَاِن عَصَیتَ فِیہَا اِکتَسَبتَ عِقَابَ اَلفَ شَہرٍ دَفعُ العِقَابِ اَولیٰ مِن جَلبِ الثَّوَابِ اور مخفی رکہا اللہ تعالے نے شب قدر کو تاکہ تو طلب مین رہے شب قدر کے اور بذریعہ طلب شب قدر کے کوشش تیری تمام شبہائے رمضان مین ہو درآنحال اللہ تعالے فخر کرتا ہے ملائکہ پر اور فرماتا ہے وقتیکہ حکم کیا تہا مینے اِنِّی جَاعِلٌ فِی الاَرضِ خَلِیفَۃً اسے ملائکہ تم جواب دیتے تہے اَتَجعَلُ فِیہَا مَن یُّفسِدُ فِیہَا وَیَسفِکُ الدِّمَاءَ پس دیکہئے اسے ملائکہ حصول فضیلت شب قدر کے لئے بندے میرے کسقدر کوشش کر رہے ہین یہی سر تہا اِنِّی اَعلَمُ مَا لَا تَعلَمُونَ کا اسے عزیز اسی کوشش کیلئے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَن قَامَ رَمَضَانَ اِیمَانًا وَّاِحتِسَابًا غُفِرَ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِہٖ یعنی جو شخص کہ شہر رمضان مین راتونکو عبادت پر قائم رہا مغفور ہوگا

گناہان ماسبق سے محدثین نے مراد گناہان صغایر سے لی ہے کیونکہ
گناہان کبایر بلاتوبہ نہ بخشے جائینگے مگر نص قطعی اس بات پر دال
ہے کہ اللہ تعالے جس شخص کو کہ چاہے بخشے گا بجز شرک باللہ
کے قولہ تعالے اِنَّ اللہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ الاٰیۃ یہی
وجہ ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے باندیشہ محرومیت
امت مرحومہ کے تحریص تراویح کی فرمائی تاکہ تمام اشہار رمضان ذکرو
فکر میں رہے اور حصول سعادت شب قدر سے محروم نہووے فایدہ
ثبوت تراویح کے لیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے
مقرر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یک شب ماہ رمضان
کی راتون مین نماز ادا فرمائی پس اصحاب نے بہی آپکی اقتدا کی بعد
اسکے شب دوم بہی نماز ادا فرمائی مجمع اصحاب کا زاید ہوا اور شب سیوم
وچہارم مجمع تراویح کے لئے زاید ہوا اور مسلم رض سے بہی ثبوت کو پہنچا
ہے کہ شب دوم تشریف لائے اور اصحاب نے بہی آپکے ہمراہ نماز
پڑہی اور اوسی صبح کو لوگون نے نقل کی اور شب سیوم اصحاب بکثرت
جمع ہوئے علی ہذا القیاس شب پنجم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
تراویح کے لیئے تشریف نہ لائے جسوقت کہ صبح ہولی فرمایا مقرر مینے
دیکھا تمہارا جمع ہونا اور نماز تراویح پر حرص رکہنا پس ہیرکہا مجہے
آنے سے مگر یہہ کہ اندیشہ کیا مینے کہ یہہ نماز تمپر کہین فرض نہ کی جاوے
اور تہا ماہ رمضان کا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَنْ
مَالِکٍ بْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ
رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ

لیلۃ فی المسجد فصلی یصلون ناس ثم صلی من القابلۃ فکثر الناس ثم اجتمعوا من اللیلۃ الثالثۃ والرابعۃ فلم یخرج الیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبح قال قد رایت الذی صنعتم فلم یمنعنی من الخروج الیکم الا انی خشیت ان یفرض علیکم وذلک من رمضان بخاری شریف زہری

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے تک امر تراویح کا اسی طرح رہا یعنی مسجد مین تمام اصحاب جمع ہوکے نماز نہین پڑہتے تہے بلکہ بعض اپنے مکان مین بعض مسجد مین پوشیدہ ادا کرتے تہے ظاہر حدیث سے پایا گیا کہ اگر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مواظبت فرماتے تو قیام شب ہار رمضان کا امت پر فرض ہوجاتا اور تراویح کی فرضیت پر علماء کا اختلاف ہے ابو العباس نے فرمایا کہ بعض علماء مداوست کی جہت سے فرضیت کا گمان کرتے ہین پس ہوگا اوس شخص پر جو اسطرح کا گمان کرے مثلاً اگر مجتہد نے کسی چیز کی حلیت وحرمت کا گمان کیا تو تعمیل واجب ہوگی اسی مجتہد پر یہہ وجہ قابل اعتبار نہین ہے کہ جو نا واقفی سے گمان کریگا وہ مرتبہ وجوب کی حقیقت کو نہ پہونچے گا کیونکہ حال اجتہاد کا دیگر ہے اسپر قیاس ہو نہین سکیگا اور بعض علماء نے کہا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کوئی عمل تقربا الی اللہ فرماتے اور لوگ اسکی متابعت کرتے اس صورت مین احتمال مرتبہ فرضیت کو پہونچنے کا ہوتا تھا اسی وجہ سے فرمایا کہ مین خوف رکہتا ہون کہ فرض ہوجانے پر یہی سبب ظاہر ہے عدم مداوست پر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

کے اس مقام پر اشکال باقی رہا تعداد رکعات صلوۃ تراویح کے لیئے جواب
اس اشکال کا یہہ ہے کہ صلوۃ تراویح کو خلفاء راشدین باجماعت ادا کرتے
تھے اسی واسطے مومنین پر واجب ہے متابعت خلفاء راشدین کی بمصداق
اس حدیث کے عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ اور بعد
ازین تابعین و تبع تابعین کا بھی عمل اسی پر رہا سلف سے تا خلف اور جمہور
اہل سنت و جماعت کا بھی از شرق تا غرب تا این زمان بطور وراثت چلا
آیا سو اسے رفع تعارض کے پس یہ صورت متفق علیہ ٹھیری کیونکہ ثبوت پر تراویح
کے احادیث و آثار صحیحہ ناطق ہین ہان اہل سنت مین اسقدر اختلاف باقی
رہا کہ ایک گروہ کہتا ہے بست ۲۰ رکعت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
نے ادا فرمائے اور طحطاوی کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ روز اول ثلث
شب مین تیئیس ۲۳ رکعت ادا فرمائی شب دوم نصف شب مین پچیس ۲۵ رکعت
ادا فرمائی اور روز سیوم وقت سحر ستائیس ۲۷ رکعت مع وتر ادا فرمائی بعد
ازین باندیشہ فرض ہونے کے امت پر مکان اقدس مین ادا فرمائی اور بعض
اصحاب رضوان اللہ علیہم نے اپنے مکان مین اور بعض نے مسجد مین اور
بعض متفرق اور بعض باجماعت ادا کرتے رہے اور ابوداؤد کی حدیث سے
اس طرح ظاہر ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت
تراویح کو ملاحظہ فرما کے پسند فرمایا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا نَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّوْنَ فِي
نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا هٰؤُلَاءِ فَقِيْلَ هٰؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْاٰنٌ وَ
اُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَصَابُوْا مَا صَنَعُوْا الحدیث یعنی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم طرف

مسجد کے تشریف فرما ہوئے اور دیکھا کہ ایک زاویہ مین ابی بن کعب باجماعت
نماز تراویح پڑھ رہے ہین ملاحظہ فرما کے پسند فرمایا جو فعل کہ پسند خاطر اقدس
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہو اُسپر اطلاق سنت کا ہوگا نہ بدعت کا
اور صاحب ایضاح الحق نے قول عمر رضی اللہ عنہ کو جو نعمت البدعة
هذه ہے داخل دربارہ تراویح فرمایا پس کلمہ نعم کے ساتھہ تراویح کو منسوب
فرمایا جس طرح کہ جمع کرنا قرآن شریف کا ترتیب سورہا سے اور اعراب قرآن
کا اور جمعہ کے لیئے اذان ثانی یہہ تمام مقدمات داخل ہین حدیث
عَلَيْكُم بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْن مین پس ان احادیث
مذکورہ اور روایات سے تعداد رکعات کا درجہ ثبوت کو نہین پہونچتا ہے
مگر جو طبرانی اور بیہقی ابن عباس رض سے روایت کرتے ہین بیست رکعت پر
بغیر وتر کے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ غَيْرَ جَمَاعَةٍ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي
شَيْبَةَ بخاری شریف بعد از زمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے
خلافت مین عمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ کے بہی بیست رکعت
ادا کرتے تہے سو حدیث بیہقی سے باسناد صحیح ثابت ہوتا ہے عَنِ السَّائِبِ
بْنِ يَزِيْدَ قَالُوْا كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً
وَعَلٰى عَهْدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ وَعَلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ رَوَاهُ
البیهقی اور صاحب مواہب اور محلی محدث نے بہی اسناد صحیح پر اتفاق کیا ہے
پس درصورتیکہ اتفاق محدثین کا صحت پر ہو کسی نوع کا شبہ باقی نرہا اور موطی مین
بہی علی ہذا القیاس یزید بن رومان سے موافقت ثبوت کی پہونچتی ہے كَانَ
النَّاسُ فِي زَمَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي رَمَضَانَ بِثَلٰثٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً

موطی یعنی زبان مین عمر رضی اللہ عنہ کے بست رکعت اور وتر سہ رکعت ثبوت
کو پہونچے ہین اسے عزیز اگرچہ احادیث اور روایات کثیرہ سے ثبوت بست
رکعت کے ہونے پر شک نہین مگر اس مقام پر بطور اختصار بیان کیا گیا انتہی
فایدہ فضایل تراویح کے لیئے علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہین
کثرت والی شہرت تراویح کے لیئے عمر رضی اللہ عنہ نے مگر سماعت کیا تہا
مجہسے حدیث نبوی کو سنا تہا مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
سے تحقیق کہ اللہ تعالے کے لیئے اطراف عرش کے ایک موضع ہے
موسوم بحضیرۃ القدس وہ موضع نور سے موضوع ہے جس مقام مین کثرت
ملایکہ کی ہوتی ہے جنکی تعداد کا اللہ تعالی ہی کو علم ہے ملائکہ عبادت کرتے
ہین اللہ تعالی کی بلا فرصت یک ساعت کے شبہای رمضان مین اور حسب
اذن رب زمین پر نزول کرتے ہین پس نماز پڑہتے ہین ساتھ مومنین کے
جس کو ملائکہ مس کرتے وہ سعادت ابدی حاصل کرتے ہین اور شقاوت
سے دور ہوتے ہین رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّمَا اَخَذَ عُمَرُ
ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ هٰذِهِ التَّرَاوِیْحُ مِنْ حَدِیْثٍ سَمِعَهٗ
مِنِّیْ قَالُوْا وَمَا هُوَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَوْلَ الْعَرْشِ مَوْضِعًا حَظِیْرَۃَ الْقُدُسِ
وَهِیَ مِنَ النُّوْرِ فِیْهَا مَلَائِکَۃٌ لَا یُحْصٰی عَدَدُهُمْ اِلَّا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ
یَعْبُدُوْنَ اللّٰہَ عِبَادَۃً لَا یَفْتُرُوْنَ سَاعَۃً فَاِذَا کَانَ لَیَالِیْ شَهْرِ
رَمَضَانَ اِسْتَاْذَنُوْا رَبَّهُمْ اَنْ یَنْزِلُوْا اِلَی الْاَرْضِ فَیُصَلُّوْنَ مَعَ
بَنِیْ اٰدَمَ فَکُلُّ مَنْ مَسَّهُمْ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ
مَسُّوْهُ سَعِدَ سَعَادَۃً لَا یَشْقٰی بَعْدَهَا اَبَدًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اذ ذاک فنحن احق بھذا فجمع للتراویح وسنتہا فایدہ علی مرتضی رضی
اللہ عنہ اول شب شہر رمضان کے تشریف فرما ہوئے طرف مساجد کے
اور سماعت فرمایا قرآن شریف کو اور فرمایا کہ منور کرے خدا تعالے قبر کو عمر
رضی اللہ عنہ کی جس طرح کہ منور کیا مساجد کو قرأت قرآن سے علی مرتضی
رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ سوال کیا اصحاب نے جناب رسالت مآب صلی
اللہ علیہ وسلم سے در باب تراویح فرمایا آپ نے جس شخص نے کہ ادا کیا
تراویح کو اول شب بمنزلہ کیوم ولدتہ امہ کے ہوگا یعنی مثل اوس روز
کے ہوگا جو اپنی مادر کے بطن سے بے گناہ پیدا ہوا تھا شب دوم یغفرلہ
ولابویہ ان کانا مؤمنین کے پہونچیگا یعنی حاصل ہوگی مغفرت اوسکے
لیئے اور والدین اوسکے درصورتیکہ وہ مومن ہون شب سیوم ندا کرتا ہے ملک
تحت عرش سے مغفرت کے لیئے شب چہارم حاصل ہوگا ثواب قرأت کتب
منزلہ کا شب پنجم حاصل ہوگا ثواب اوس شخص کا جسنے نماز پڑہی مسجد حرام اور
مسجد نبوی اور مسجد اقصی مین شب ششم حاصل ہوگا ثواب اوس شخص کا
جسنے طواف کیا بیت معمور کا اور استغفار کرتے ہین اوسکے لیئے ہر شجر و
وحجر شب ہفتم حاصل ہوگا ثواب ملاقات کا موسی علیہ السلام کے اور اعانت
کرنا موسی علیہ السلام کے لیئے دربارہ فرعون شب ہشتم ثواب اون
ابواب کا جو عطا کیے اللہ تعالے نے ابراہیم علیہ السلام کو شب نہم
ثواب طاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شب دہم عنایت فرماتا ہے
بہترین رزق دارین کا شب یازدہم جاوے گا ذنوب سے پاک ہوکے
دنیا سے جس طرح کہ ظاہر ہوتا ہے دنیا مین بطن مادر سے شب دوازدہم
منور ہوگا چہرہ روز قیامت مثل بدر کے شب سیزدہم روز قیامت حالت

اسمین رہیگا شب چہاردہم روز قیامت گواہی کے لئے ملائکہ آوینگے جو
ادائے تراویح کیا تھا نتیجہ اسکا حساب سے محفوظ رہیگا شب پانزدہم ملائکہ
سموات و عرش و کرسی کے استغفار پر آمادہ رہتے ہین شب شانزدہم
لکھا جاتا ہے اسکے لئے برات سنجات کی نار سے اور حصول دخول
جنت کا ہوگا شب ہفدہم عطا ہوگا ثواب مثل عطا ہونے انبیاء کے لئے
شب ہجدہم ندا کرینگے ملائکہ کہ اے عبد تحقیق کہ مغفور کیا تجھکو اللہ تعالے نے
اور مغفور کیا والدین کو تیرے شب نوزدہم بلند ہونگے درجات جنت کے
شب بستم عطا ہوگا ثواب شہدا و صالحین کا شب بست و یکم تیار ہوگا
مکان جنت مین نور سے شب بست و دوم آویگا روز قیامت ماموں
ہر غم سے شب بست و سیوم عطا ہوگا جنت مین ایک شہر شب بست و چہارم
مستجاب ہوگی بست و چہار دعا و رباب خیر شب بست و پنجم مرفوع ہوگا عذاب
قبر کا شب بست و ششم رتبہ خیر کا پاویگا مثال اوس خیر کے جو چالیس سال
مین حاصل کریگا شب بست و ہفتم تجاوز کریگا صراط پر مثل برق خاطف کے
شب بست و ہشتم بلند ہونگے ہزار مرتبہ جنت مین شب بست و نہم عطا ہوگا
ثواب ہزار حج مبرور کا شب سیم فرماتا ہے اللہ تعالے نے اے میرے عبد
تناول کر تو اثمار سے جنت کے اور غسل کر تو ماء سلسبیل سے اور پی تو ماء
کوثر کو مین رب تیرا ہون اور تو عبد میرا ہے آے عزیز جبوقتکہ تو مدارج
صوم حاصل کیا قربیت الٰہی کو پایا جس قربیت سے دعائین تیری درجہ
قبولیت کو پہونچتی ہین جو اللہ تعالے نے سحت مین فرمایا اِذَا سَأَلَكَ
عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي
وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ یعنی وقتیکہ سوال کرین تجھکو اے محمد

صلی اللہ علیہ وسلم عباد میرے صفت سے میرے پس تحقیق کہ مین قریب ہون از روے علم کے اور اجابت کرتا ہون دعا کو داعی کے پس بندگان مجھکو عبادت کرین اور ایمان لاوین مجھپر یعنی ثابت قدم رہین طرف میرے اور ماسوی اللہ سے روگردانی کرین بیت

گناہ آمد شہود ماسوی اللہ		ازین نوع گناہ استغفر اللہ

بعض مفسرین مراد عباد سے اعیان صائمین سے لیئے ہین یعنی دعا صائمین کی مقرون اجابت ہوتی ہے کس لیے کہ جسوقت کہ تصفیہ کامل ہو اجابت دعا کی بہی کمال کو پہونچتی ہے **فایدہ** اے عزیز خیال کر اجابت دعا صائمین کی کسدرجہ پر ہوگی اللہ تعالے نے فرمایا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ یعنی فرض علیکم الصیام کما فرض علی الذین من قبلکم پس اس کلام سے ظاہر ہے جو شرایط کہ امم سابقہ پر تھے وہی شرایط اس امت پر مقرر ہوئے کسلیئے کہ امم سابقہ کا صوم اسطرح پر تہا کہ بعد از افطار کے اگر خواب کرین تو بعد از فراغ خواب کے حکم صوم کا ہوتا تہا پس امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یہہ شرط شاق ہوئی اکثر سے خلاف واقع ہوا مثلاً عورت سے اپنی صحبت کی اور اکل وشرب سے احتراز نہ کیا منفعل ہوکے استغفار گناہان کے لیئے گریہ وزاری کر کے حاضر حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے تب یہہ آیت نازل ہوئی اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمْ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ

مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ یعنی حلال کیا تمکو
روزے کی رات مین بے پردہ ہونا اپنی عورتون سے وہ پوشاک ہین تمہاری
اور تم پوشاک ہو اونکی اللہ نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری کرتے تھے سو معاف
کیا تمکو اور درگذر کی تمسے پھر اب ملو اون سے اور چاہو جو لکھدیا اللہ نے
تمکو اور کہاؤ اور پیو جبتک کہ صاف نظر آوے تمکو دہاری سفید جدی دہاری
سیاہی سے فجر کے پھر پورا کرو روزہ رات تک آے عزیز اللہ تعالے نے
اس مقام پر وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ فرمایا یعنی طلب کرو تم اوس چیز کو
جو اللہ تعالے نے لکھا لوح محفوظ پر تمہارے لئے یعنی طلب کرو تم ثواب
لیلۃ القدر کو کسلئے کہ مخصوص کیا گیا ہے تمہارے ہی لئے اور صاحب تفسیر
مسعود نے اس طرح مراد لی ہے وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ اَيْ اُطْلُبُوْا مَا
قَدَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَقَرَّرَ فِى اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ مِنَ الْوَلَدِ وَفِيْهِ اَنَّ الْمُبَاشِرَ
يَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ غَرَضُهُ الْوَلَدُ خلاصہ طلب کرو تم اوس چیز کو جو مقدر کیا اللہ
تعالے نے تمہارے لئے اور مقرر کیا اُس چیز کو بیچ لوح محفوظ کے اولاد سے
کسلئے کہ مقصود مباشرت عورات سے ولد ہی پس اس کلام سے مراد کثرت اُمت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم علت غائی ٹھہری اسلئے جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا اَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ
الْغَيْثِ الَّذِيْ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهُ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهُ كَحَدِيْقَةٍ اُطْعِمَ مِنْهَا
فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا اَنْ اَعْرَضَهَا عَرْضًا وَاَعْمَقَهَا عُمْقًا اَحْسَنَهَا
حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ اَوْسَطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا
وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ وَلَيْسُوْا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ رسالت مآب صلی اللہ

علیہ وسلم نے امت کو مثل غیث کے فرمایا جس سے کثرت حاصل ہوتی ہے
اور مثل بوستان کے بھی نسبت فرمائی جو پُر منافع ہو لفظ عرض و عمق فوج کی
کثرت پر دلالت کرتا ہے لفظ اطول نہیں فرمایا کسلئے کہ بعد از وجود عرض و
عمق کے طول لازم آئیگا اور حفاظت امت کے لئے حصار ثلثہ بیان فرمائے
اوّل وجود باجود اپنا دوم ظہور مہدی علیہ السلام سیوم ظہور عیسیٰ علیہ السلام
اور اندرون حصار ہا کے جو اختیار کجی کو کیا خارج فرمایا اپنی حفاظت سے اور
اس کجی میں وہ اشخاص داخل ہیں جو خارج سنت جماعت ہیں اور کجی نہ اختیار
کرنے کے لئے اس طرح حکم فرمایا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ قَیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ
الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ اے عزیز جو فضائل کے بیان کئے گئے وہی مستحق
ہوگا حفاظت کے لئے واگر نہ تجاوز بمقدار یک شہر کے جماعت سے محروم حفاظت
سے رہیگا اور کثرت امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہہ حدیث دال
ہے صُفُوْفُنَا کَصُفُوْفِ الْمَلَآئِکَۃِ اور ایک حدیث میں وارد ہے روز
قیامت ستر صف مومنین کی ہونگی اونہتر صف میری امت کی رہیگی اور ایک
صف باقی امم سابقہ کی اور جو حدیث کہ وارد ہے اَلْعُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ
بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ روز قیامت آوینگے بعض بعض رسول اور تابع انکے ایک
دو شخص رہیں گے اور آوینگے علماء امت کے میری توابع اسقدر ہونگے جو
ہزار نبی کے ساتھہ ہونگے اے عزیز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
کو مظہر کمال ربوبیت کا ٹھیرایا اور امت مرحومہ کو خلاصہ امم فرمایا اس لئے
ہر ایک فضائل کا ظہور بکثرت عنایت فرمایا اور بعد ازیں فرمایا وَلَا
تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عَاکِفُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَقْرَبُوْھَا

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيَاتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ یعنی نہ مباشرت کرو تم
منکوحات سے دراںحال کہ تم معتکف رہو مساجد مین قول امام مالک کا ہر ایک
لذت کا لینا حرام ہے معتکف پر نزدیک محققین کے نگاہ رکھنا نفس کو دایرہ
اوامر و نواہی مین شیخ ابو بکر واسطی رح نے فرمایا بند کرنا نفس کا او بحفظ جوارح کا
اور مراعات وقت کے لئے وقتیکہ یہہ شرط ادا ہو جس مقام مین چاہین معتکف ہو
رہین نقل ہے ایک شخص مکان کو دوست کے آیا خادم کو دوست کے کہا
مجکو جاے پاک سے اطلاع دے تا کہ نماز ادا کرون خادم نے کہا دل کو اپنے
ماسوے اللہ سے پاک کر جس مقام مین چاہے نماز ادا کر **فرد**

از ان محراب ابرو و مگردان	اگر در مسجدی و در خرابات
دلی فارغ ببابد پاک زاغیار	کہ تا لذت بیابی در مناجات
تو اندر بند مال و جاہ باشی	کجا یابی صفا ہیہات ہیہات

اعتکاف از روے معنی لغوی کے باز داشتن و درنگ کردن کے آیا ہے
اور کوئی ایک مقام کو لازم کرنے کے بہی آیا ہے اور معنی شرعی درنگ کرنا
مسجد مین وجہ مخصوص پر نزدیک حنفیہ کے سنت مؤکدہ رہا بسبب مواظبت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تا وفات **فایدہ** اعتکاف تین قسم منقسم
ہے واجب بطور نذر کے کہ جو واجب کیا نہا النفس پر اپنے دویم سنت جو
عشرہ اواخر رمضان کے ہو سیوم مستحب نزدیک احناف کے عورات کیلئے
جو سکونت گاہ مین اپنی مقام خاص اختیار کرین یعنی علیحدہ کی جاوین نماز کے
لئے وہ حکم مسجد کا رکھتا ہے جواز اعتکاف عورات کے لئے قول شافعی کا بہی
اسی طرح پر ہے اور بعض اصحاب نے نقل شمار کئے ہین اگر عورات ہمراہ ازواج
کے اندر دن مسجد کے معتکفہ ہووین اس قول کو موید کئے ہین اذن دینا جناب

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ازواج مطہرات کو ہمراہی اعتکاف کے
آورمنع بہی وارد ہے بلحاظ دیگر مصالح کے آور امام ابو حنیفہ رضی اللہ
عنہ اور امام محمد رضی اللہ عنہ کا فتوی عورات کے لئے وہی مسجد ہوگی جو
صلوۃ پنجگانہ تا اعتکاف سکونت گاہ مین اپنے معین کری اور مرد کے لئے
مسجد جامع افضل ہے اسے عزیز معلوم کر اعتکاف کے لئے حد زمان کا
معین نہین اگر مدت عمر ہو جواز ہوگا مگر اقل مدت کے لئے اختلاف واقع ہے
کہ نزدیک بعض کے اقل مدت یکروز ہے اور مختار مذہب حنفیہ کا یہی ہے
مگر صوم شرط ہے ابو داؤد سے روایت ہے عَنْ عَائِشَةَ صِدِّيْقَةَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهَا لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِالصَّوْمِ فایدہ نیت اعتکاف کی شب کو
جواز نہین مگر حالت مین صوم کے ہو افضل ہے کسلئے کہ اعتکاف سبب ہے جمعیت
خاطر کا اور انقطاع اغیار سے اور توجہ طرف عبادت کے اور واسطہ زوال
اسباب تفرقہ کا اور نہوتا غلبہ اغیار کا اسلیئے حالت صوم کی افضل ٹھیری خصوصا
اعتکاف شہر رمضان مین او اخر ایام مین افضل و انسب و اکمل ہے بسبب
بدرجہ کمال تصفیہ رہنے سے آفضل وقت شروع اعتکاف کے لئے بعد
صلوۃ فجر کے ثابت ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ
فِيْ مُعْتَكِفِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ مشکوۃ اور ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف اعتکاف
کرے ذنوب سے یعنی پرہیز کرے گناہون سے اور جزا ہووے نیکیون سے
تمامہ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ وَهُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْزٰى لَهٗ

مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه مشکات کلمہ
حسنات سے کل امور حسنہ ثابت ہوتے ہین مثل صلوۃ جنازہ و عیادت مریض
وغیرہ حالت اعتکاف مین مگر جو حدیث کہ عایشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے
اوس سے درحالت اعتکاف حضور جنازہ و عیادت مریض وغیرہ کا پایا نہین
جاتا ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَلْمُعْتَكِفُ اَنْ لَا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَ
لَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا تَمَسَّ الْمَرْأَةُ وَلَا يُبَاشِرْهَا وَلَا يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَابُدَّ
مِنْهُ وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِالصَّوْمِ وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت کرتی ہین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہ معتکف رہتے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قریب فرماتے تھے سر مبارک اپنا اور صاف
کرتی تھی مین موئے مبارک کو عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَأْسَهٗ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ
لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ مراد حاجت انسان سے بول
براز و غسل جنابت ہے اور اعتکاف سے گناہان ماتقدم مغفور ہوتے ہین آئے
عزیز معائنہ کر فضل و احسان کو اللہ تعالے کے کہ جو اس امت مرحومہ کو عنایت
فرمایا پس ظاہر ہوتا ہے آیۃ سے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ
نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا لفظ تمام و کمال کا فرق رکھتا ہے کمال
نہین مقتضی ہے زیادتی کے لیے بلکہ لفظ تمام کا مقتضی ہے زیادتی کے لیے
کسلیئے کہ نعمتہا ے الہی کو حد ہی نہین پس جو چاہے زیادتی نعمتہا کے لیے
زیادہ کرے اعمال صالحہ کو اپنے کلمہ اَكْمَلْتُ پر سایل سوال کرسکتا ہے کہ سابق
دین نقص پر تھا بعد از مرور ایام کے صلاحیت کمال کی رکھا جواب نزول آیۃ
اکملت لکم قریب وفات جناب سرور عالم کے ہوا کسلیئے کہ اللہ تعالے کو

تشفی خاطر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی منظور تھی بوجہ تشفی خاطر
شریف فرمایا اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ یعنی خوف زوال ہونیکا دین اسلام
نہین رکھتا ہے اور اس کلمہ سے بھی بشارت پائی جاتی ہے اظہار قدرت
دین اسلام کا اعدا پر یہہ مثال کس طرح ہوتی ہے کہ اگر کسی بادشاہ نے
اس طرح کہا کَمَا یَقُوْلُ الْمَلِکُ عِنْدَ مَا یَسْتَوْلِیْ عَدُوَّہٗ وَیَقْهَرُہٗ قَهْرًا
کُلِّیًّا اَلْیَوْمَ کَمُلَ مُلْکُنَا یعنی کہنا بادشاہ کا اسوقت جبکہ اعدا پر حاوی ہو
کہہ سکتا ہے کہ حیثیت ملک کی کمال درجہ پر پہونچی کسلیئے کہ کوئی بھی عدو قیت
مقابلہ کی نہین رکھتا تمامی اشخاص زیر حکومت کا ئل ہو چکے۔ اس مقولہ پر اشکال
ہوسکتا ہے ملک بادشاہ کا قبل ظہور قہر کلی کے نقص پر تھا بعد از ظہور قہر
کلی کے درجہ کمال کو پہونچا کسلیئے کہ دین اسلام از ابتدا اکمال پر ہی رہا پس تاویل
قوی اس طرح ہوگی کہ کمال زمان مخصوص پر نہین ہے بلکہ تا قیامت مرتبہ کمال
کا رکھتا ہے یعنی معنی اَکْمَلْتُ لَکُمْ کے اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ اَکْمَلْتُ لَکُمْ ہوتی
ہے انتہی وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ صراحۃ ذکر نعمت کا نہین فرمایا کسلیئے کہ سوائے
دین اسلام کے کوئی نعمت بہتر ہی نہین نزدیک اللہ تعالے کے پس رضا
خالق کی اوسی پر ٹھیری جو اللہ تعالے نے فرمایا رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا
رضاء خالق کے لیئے جسقدر تطوع تیرا ترقی کریگا اوسی قدر نعمتین حاصل کریگا
نعم الٰہی کو حد ہی نہین اسلیئے اللہ تعالے نے فرمایا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی
وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی یعنی بدرستیکہ رستگاری پایا وہ شخص جو تزکیہ
کیا کفر و معصیت سے اور ذکر کیا پروردگار کا اپنے دل سے اور نماز پنجگانہ ادا
کیا صاحب تفسیر کبیر نے اس آیۃ کی تفسیر اس طرح فرمائی یعنی زائل کرنا عقائد
فاسدہ کا دل سے اور خیال کرنا حضوری ذات باری تعالی کا اور اسماء و صفات

ذات باری کا اور بعض مفسرین نے باین طور تفسیر فرمائی یعنی جس شخص نے
کہ تصدق کیا اور ذکر کیا اسم کو رب کے اور بعد ازان صلوٰۃ عید ادا کیا پس
رستگاری پایا کسلیئے کہ جسوقت کہ ذکر الٰہی کیا اور نماز بھی ادا کی ثابت ہوا اعراض
کرنا ماسوی اللہ سے جسوقت کہ اعراض ماسوی اللہ سے ہوا پایا آیات
الٰہی کو جو تابع ہوتی ہین وعد کو اوس شخص کے جو تزکیہ کیا اور پاک ہوا نجاست
سے شرک کی اور قول بعض کا مَنْ تَزَکّٰی سے مراد زکات مال نہین ہے بلکہ
زکوٰۃ اعمال کی ہے یعنی پاک کرے اعمال کو اپنے ریا و تقصیر سے اگر مراد
زکوٰۃ مال ہوتی تزکّٰی فرماتا کسلیئے کہ آیۃ مذکورہ مین وَمَنْ تَزَکّٰی فَاِنَّمَا یَتَزَکّٰی
لِنَفْسِہٖ فرمایا پس سیاق کلام سے تزکیہ نفس کا پایا جاتا ہے قول زجاج
رح کا تصفیہ مومن کے لیئے چند شرائط ضرور ہین جو اس آیت سے ظاہر ہوتے
ہین قَوْلُہٗ تَعَالٰی قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خَاشِعُوْنَ وَ
الَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا
عَلٰٓی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰی
وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْعَادُوْنَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ
رَاعُوْنَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْوَارِثُوْنَ
الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ھُمْ فِیْھَا خَالِدُوْنَ ۝ یعنی کام نکال گئے ایمان
والے جو اپنی نماز مین نہوڑے ہین اور جو نکمی بات پر دہیان نہین کرتے اور
جو زکوۃ دیا کرتے ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہ تھامتے ہین مگر اپنی عورتون پر یا
اپنے ہاتھ کے مال پر سو اون پر حالت جواز کی ہو پھر جو کوئی ڈہونڈے
اوسکے سوا سو وہی ہین حد سے بڑہنے والے اور جو اپنی امانتون سے اور
قرار سے خبردار ہین اور جو اپنی نمازون سے خبردار ہین وہی ہین میراث لینے والے

جو میراث پاوینگے باغ ٹھنڈی چھاؤن کے وہ اوسی مین رہنے والے ہین صفت
اول ہومن وہ شخص ہے جو ایمان لایا غیب پر اور قایم کیا صلوٰۃ کو یہہ فعل قلب
کا ہے اور صفت دویم فعل جوارح کا جو اساس اوسکا صلوٰۃ و زکوٰۃ و صدقہ ہی
کسلیئے کہ زکوٰۃ بدن صلوٰۃ سے حاصل ہوگا اور زکوٰۃ مالیہ زکوٰۃ مال سے حاصل
ہوگا نزدیک اہل طریق کے ایمان اقرار باللسان و خلوص قلب ہے ہو کس لئے کہ
جسوقت کہ تعرف کمال پر ہو خلوص بہی کمال پر ہوگا خلوص جسقدر حاصل ہو طاعت
الٰہی بہی ترقی پر ہوگی جسوقت کہ خلوص حاصل کیا پس حاصل آیا خشوع جو مراد
خوف و رہبۃ سے ہے جسوقت کہ خوف الٰہی پیدا ہو سکون نماز مین حاصل ہوگا پس
قلب نہین متوجہ ہوگا طرف ماسوی اللہ کے کسلیئے کہ حدیث شریف مین وارد
ہے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْخُشُوْعُ لِمَنْ تَمَسْکَنَ وَتَوَاضَعَ
اسلیئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ
کسلیئے کہ صلوٰۃ غافل کی نہین مانع ہے فحشاء کے لئے لہذا حدیث شریف
وارد ہے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمْ مِنْ قَائِمٍ حَظُّہٗ مِنْ قِیَامِہٖ
اَلتَّعَبُ وَالنَّصَبُ مراد اس حدیث سے شخص غافل لیا جاتا ہے کسلیئے کہ
حاصل زکوٰۃ سے توڑنا حرص کا اور غنی کرنا فقیر کا اور حاصل صوم سے قہر
نفس کا علی ہذا القیاس حج حاصل کرتا ہے افعال شاقہ کو جو باعث مجاہدہ
نفس کا ہو اور حاصل صلوٰۃ سے مناجات ہے مراد مناجات سے حروف
و اصوات نہین ہین بلکہ لسان مطابق قلب کے ہو تضرعات کے لئے
جسوقت کہ تطابق نہو شمار کیا جاتا ہے ہذیانات سے اور از جملہ مناجات
شمار نہین کیا جاتا ہے صفت سیوم باز رہے لغو سے یعنی جو کچھ کہ حرام ہو
یا مکروہ یا مباح رہے ترک کرے امام قشیری رح نے فرمایا جو کہ لوجہ اللہ ہو

خشوع ہوگا اور جو شئی کہ خدا سے باز رکہے باطل وسہو ہے اور جو کہ خدا تعالی کیلئے نہو
لغو کہلاتا ہے جو اقوال و افعال بیکار ہوں لغو کہلاتے ہین پس یہ تعریف ہر یک فعل سے جو
حصول نتیجہ اخروی کیلئے نہو شامل ہوگی آیہ شریفہ مین فصل جو واقع ہوا عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ
سے مراد باز رکہنا لغو سے صلوۃ کیلئے لابد ہوتا ہے تا زمانیکہ صلوۃ لغو سے خالی نہو صلوۃ نہین
کہلاتی ہے صفت چہارم ادای زکوۃ وہ ہے جو حق کہ اپنے مال مین حسب شرع ثابت ہوگا دیا
جاوے صاحب کشاف کا قول ہے کہ زکوۃ اسم مشترک ہے عین و معنی مین پس عین وہ مقدار ہی جو خارج کر
زکوۃ دینے والا نصاب سے اپنی طرف محتاج کے اور از روی معنی کے مراد تزکیہ سے جو مزکی کیلئے اللہ
تعالی نے حکم فرمایا یعنی نظر لوجہ اللہ پر ہی رہے صفت پنجم محفوظ رکہین فروج کو حرام سے سوائے
اپنی منکوحات کے یا مملوکات سے بشرطیکہ نگاہ رکہے وقت جماع حالت حیض و نفاس ور وزہ و احرام
کو کسلیے کہ حالات مذکورہ مین جماع جواز نہین ہے اسلیے اللہ تعالی نے فرمایا فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ
صفت ششم امین ہین امانت غیر و ودیعت غیر پس اس امانت مین صلوۃ و صوم و غسل جنابت اور وضو بہی
داخل ہی کسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا یَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْا
اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ خیانت کرنا اللہ و رسول سے مراد احکام الہی کو ادا نکرنے سی ہی جسنے نہ ادا کیا
صلوۃ کو باطمانیت قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَعْظَمُ النَّاسِ خِيَانَةً مَنْ لَمْ يُتِمَّ صَلٰوتَهٗ اور ابن مسعود رض
سے روایت ہے اَوَّلُ مَا تَفْقِدُوْنَ مِنْ دِيْنِكُمُ الْاَمَانَةُ وَاٰخِرُ مَا تَفْقِدُوْنَ الصَّلٰوةُ صفت ہفتم
نمازون کیلیے محافظ رہنا کسلیے کہ فلاح مومنین کے لئے حفاظت صلوۃ مین ٹہہری اور اعادہ
فرمایا اللہ تعالی نے اس آیہ شریفہ کو اولا فرمایا فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ اور تحت مین
فرمایا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ کس لئے کہ خشوع و محافظت مین تغایر
واقع ہے خشوع صفت مصلی کی ہوگی وقت ادا ے صلوۃ کے اور محافظت
مراد ہے رعایت وقت و طہارت اور قیام ارکان پر تاکہ اوصاف مذکورہ پر
اپنا جادہ رکہے پس جو شخص ہفت صفات سے تزکیہ کریگا اسی کیلئے اللہ

تعالےٰ نے فرمایا کہ وہی شخص وراثت رکھتے ہین جنت کے لئے اور ہمیشہ رہینگے جنت مین **فایدہ** وجہ نزول آیۃ شریفہ کی یہہ ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم وقت ادائے نماز جانب آسمان نظر فرماتے پس یہہ آیت نازل ہوئی صاحب کتاب لباب نے فرمایا کہ حالت قیام مین نظر سجدہ گاہ پر رکھے مگر حال حضور کعبہ معظمہ نظر کعبہ پر رکھے اور خشوع وہ ہے جو مصلی خبر نہ رکھے چپ و راست پر اپنے واسطی قدس سرہ نے فرمایا خشوع ادائے نماز کے لئے جو لِلّٰہ فی اللہ ہو تو بے ملاخطہ اغراض و عوارض کے ہو بحر الحقایق مین مذکور ہے خشوع وہ ہے کہ اپنے سر کو پیش رکھے اور چشم کو چپ و راست سے منع کرے اور دست راست کو چپ پر رکھے اور قرارت باحضور دل کرے اور بحر شہود مین مستغرق رہے تا کہ شعلہ ہای انوار الٰہی ظہور پاوین اور ایک محقق نے تحقیق صلوۃ اس طرح فرمائی کہ از خود بیزار ہو کے طالب وصول یار ہووے **نظم**

یار بیزار است تا تو خود توئی ؛	اول از خود خویش را بیزار کن ؛
گر ز تو یک ذرہ باقی ماندہ است	خرقہ و تسبیح را زنار کن ؛؛

فائدہ فلاح دو قسم پر ہے اول فوز طرف جنت کے اور نجات دوزخ سے آخرت مین اور محفوظ آفات و بلیات سے بیچ دنیا کے دوم بمین و سعادت توفیق طاعت کے لئے دنیا مین اور خلود جنت کا آخرت مین اسلیئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَدْ اَفْلَحَ الْمُوْمِنُوْنَ یعنی سَعِدُوْا اور اسی لیئے تطبیق پائی گئی قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی سے اور اوصاف سبعہ جو آیۃ قد افلح المومنون مین بیان پائے جس شخص نے کہ اوصاف سبعہ حاصل کئے پس داخل ہوا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی مین **فایدہ** روزہ دار شہر رمضان کا اگر صلوۃ عید ادا کرے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اسے ملائکہ ہر عامل چاہتا ہے اجرت کو پس بندے میرے

تمام شہر رمضان مین روزہ رکہے اور حاضر ہوئے صلوٰۃ عید کے لئے اور طلب
کرتے ہین اجرتون کو اپنی پس گواہ رہو تم اے ملائکہ تحقیق کہ مغفور کیا مینے عباد
کو اپنے اور ندا کریگا منادی اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اپنے
مکانون کو جائیے تحقیق کہ اللہ تعالے نے تبادلہ کیا گناہون کو تمہارے ساتھ
نیکیون کے اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے اے عباد میرے روزہ رہے تم میرے
لئے اور افطار کئے میرے لئے اور اٹھو تم مغفور عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَامُوْا شَہْرَ رَمَضَانَ
وَخَرَجُوْا اِلٰی عِیْدِہِمْ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا مَلَائِکَتِیْ کُلُّ عَامِلٍ یَطْلُبُ اَجْرَہٗ
وَعِبَادِیَ الَّذِیْنَ صَامُوْا شَہْرَ رَمَضَانَ وَخَرَجُوْا اِلٰی عِیْدِہِمْ یَطْلُبُوْنَ
اُجُوْرَہُمْ اِشْہَدُوْا اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَہُمْ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْجِعُوْا اِلٰی مَنَازِلِکُمْ قَدْ بُدِّلَتْ سَیِّئَاتُکُمْ بِالْحَسَنَاتِ فَیَقُوْلُ
اللّٰہُ تَعَالٰی یَا عِبَادِیْ صُمْتُمْ لِیْ وَاَفْطَرْتُمْ لِیْ فَقُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَّکُمْ اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوائل رمضان مین رحمت الٰہی کے سزاوار ہونگے وسط
رمضان مین مغفرت پاوینگے اور آخر رمضان مین آزادی دوزخ سے ہوگی قَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَضَانُ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَاَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَ
اٰخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النِّیْرَانِ اور فرمایا اللہ تعالے نے آزاد کرتا ہے ہر ساعت شب
روز رمضان کی چہہ لاکہہ دوزخی کو جو اشخاص اندرون عذاب کے رہتے ہین تا
لیلۃ القدر لیلۃ القدر مین اوسقدر آزاد ہوتے ہین جو از ابتدا رمضان آزاد ہوئے
تہے اور روز عید آزاد ہوتے ہین اُس مقدار پر جو آزاد ہوئے تہے شہر رمضان
و لیلۃ القدر مین وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَعْتِقُ فِیْ
کُلِّ سَاعَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ مِنَ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ سِتَّمِائَۃِ اَلْفِ عَتِیْقٍ مِّنَ النَّارِ

فَمَنِ اسْتَوْجَبَ الْعَذَابَ اِلٰی لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَفِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ یُعْتِقُ بِعَدَدِ
مَنْ اَعْتَقَ مِنْ اَوَّلِ الشَّهْرِ وَفِیْ یَوْمِ الْفِطْرِ یُعْتِقُ بِعَدَدِ مَنْ اَعْتَقَ فِی الشَّهْرِ
وَلَیْلَۃِ الْقَدْرِ **فائیدہ** حدیث شریف مین وارد ہے صوم شہر رمضان کا معلق
رہتا ہے درمیان آسمان وزمین کے تاوقتیکہ اداکرے صدقۂ فطر کو جسوقت کہ
اداکیا صدقۂ فطر کو گرداننا ہے اللہ تعالے اوسکے لئے دو بازو ی سبز پرواز
کرتاہے طرف آسمان ہفتم کے اور داخل ہوتا ہے قنادیل عرش مین تا زمانیکہ
آوے صاحب صوم کا عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ صَوْمُ الْعَبْدِ مُعَلَّقٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
حَتّٰی یُؤَدِّیْ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ جَعَلَ اللّٰہُ لَہَا جَنَاحَیْنِ اَخْضَرَ یُطَیِّرُ بِہِمَا
اِلَی السَّمَاءِ السَّابِعَۃِ ثُمَّ یَاْمُرُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ یَجْعَلَ فِیْ قَنَادِیْلَ مِنْ قَنَادِیْلِ
الْعَرْشِ حَتّٰی یَاْتِیْ صَاحِبُہٗ اور کہا وکیع بن الجراح رح نے زکوۃ فطر کی مثل
سجدۂ سہو کے ہے کسلیئے کہ اگر شرائط صوم مین خطا وغیرہ واقع ہو تو جسطرح کہ
سجدۂ سہو سے تصفیہ صلوۃ کا ہوتا ہے علی ہذاالقیاس جو خطایا کہ صوم
مین واقع ہونگی صدقۃ الفطر سے تصفیہ پاوینگی اور مقرر فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کا صایم کے لئے درصورت نقصان پانے
صوم کے لغو و کذب وغیبتہ ونمیمہ واکل شبہات وغیرہ سے بمنزلہ توبہ و استغفار
کے ہوگا ذنوب کے لئے اور مثل سجدہ کے جو سہو کے لئے ہوتا ہے کسلیئے
کہ سجدۂ سہو سے شکستگی شیطان کی ہوتی ہے علی ہذا القیاس توبہ معاصی کیلیئے
فائیدہ رکوع دعوے ہے عبودیت پر اور سجدتین گواہ ہین دعوے کے
لیئے علی ہذاالقیاس صدقۃ الفطر گواہ ہوتا ہے اداے صوم پر حدیث شریف
مین وارد ہے جس شخص نے کہ اداکیا صدقۃ الفطر کو حاصل کیا دس فضیلت

کو اول پاک ہوگا جسد اوسکا گناہون سے دوم آزاد ہوگا دوزخ سے
سیوم مقبولیت صوم کی چہارم مستوجب جنت کا ہوگا پنجم عذاب قبر سے محفوظ
ہوگا ششم مقبول ہونگے اعمال نیک ہفتم سزاوار شفاعت کا ہوگا ہشتم
گذر صراط پر مثل برق خاطف کے ہوگا نہم راجح ہوگا میزان اعمال نیک کا اُسکے
دہم محو ہوگا نام اوسکا دیوان اشقیا سے فایدہ مستحب ہے اعطا صدقہ کا
قبل خروج عیدگاہ کے صلوۃ کے لیئے اور حدیث شریف مین وارد ہے صدقہ
فطر سے عطا کیئے جاتے ہین ہفتاد مکان جنت مین بمنزلہ یک دانہ کے جو عطا
کیا صدقہ کو فایدہ عید جو موسوم بعید ہوئی اللہ تعالے اعادہ کرتا ہے عباد
کے لیئے فرح و سرور کو اپنے جو شہوات نفس کو شکستہ کرکے رجوع الی اللہ
ہوا تھا اور عود کرنا احسانات کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور حصول فوائد عید
کیلیئے بمصداق اس قول کے یَعِیْدُ اللّٰہُ اِلٰی عِبَادِہِ الْفَرَحَ وَالسُّرُوْرَ فِیْ یَوْمِ
عِیْدِھِمْ اور بعض نے اس طرح تاویل کی ہے کہ عود کرتا ہے عبد طرف تضرع
وزاری کے اور عود کرتا ہے رب طرف بخشش کے اور بعض نے اس طرح تاویل
کی ہے کہ اعادہ عباد کا نجاست سے طرف طہارت کے اور قول بعض
کا اعادہ مومنین کا اداے فرض سے طرف اداے ستہ شوال کے جو سنت
ہے یعنی بعد از فراغت طاعت رب کے رجوع طرف طاعت رسول اللہ صلّی
اللہ علیہ وسلم کے ہونا اور بعض کا قول اس طرح پر ہے جو حدیث بالا مین
مذکور ہوا قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَّکُمْ یعنی عود کرو تم طرف مکانون اپنے کے مغفور
ہو کر اور وہب بن منبہ کا قول ہے پیدا کیا جنت کو یوم فطر اور ظہور پایا شجرہ
طوبیٰ یوم فطر اور برگزیدہ کیا اللہ تعالے نے جبرئیل علیہ السلام کو یوم فطر
اور سحرۂ فرعون مغفور ہوئے یوم فطر آسے عزیز قول انس بن مالک رضی اللہ

تتمہ عید

عنہ کا اس طرح پر ہے کہ مومن کے لئے پانچ عید ہین اول وہ روز عید کا ہوگا
کہ جس روز بغیر از گناہ کے گذرے دوم جس روز کہ خارج ہوا دنیا سے باایمان
سیوم وہ روز جو صراط پر سلامتی سے گذر ہوگا اور امن احوال قیامت سے
ہوگا چہارم وہ روز عید کا ہوگا کہ جس روز داخل جنت ہوگا اور نجات دوزخ
سے پاویگا پنجم وہ روز عید کا ہوگا جو لقاے رب حاصل کریگا اے عزیز
عید نہین ہو سوم ہے حصول لذات اور لباس ماے بہتر کے لئے لکن عید
ظہور قبول طاعات کے لئے ٹہیرے تاکہ کفارہ ذنوب و خطیات کا ہوا و تبادلہ
سیئات کا حسنات سے ہوا اور درجات بلند حاصل ہون اور انشراح صدر نور
ایمان سے ترقی پاوے اور تسکین پاوے قلب قوۃ یقین سے تاکہ جاری ہوین
بحر ہا ہی علم قلب سے زبان پر نقل ہے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ عید کے روز
نان خشک تناول فرما رہے تہے اشخاص نے عرض کی کہ یا امیر المومنین عید
کے روز آپ نان خشک تناول فرماتے ہین جواب فرمایا کہ روز عید کا اوس
شخص کے واسطے ہوگا کہ تیقن ہو قبولیت صوم کا اور مشکور ہو سعی اوسکی اور تیقن
ہو مغفوریت ذنوب کا اور جس روز کہ گناہ صادر نہو وہ روز عید کا ہوگا پس اس صورت مین ہر روز اس
شخص کے لئے روز عید کا ہوگا پس ضرور ہی ہر عاقل کو کہ ترک کرے لظر کو ظاہر کیلئے بلکہ نظر رکہے
عید کے روز تفکر و عبرت پر کس لئے کہ روز عید کا مشابہت رکہتا ہے مومن
کے لئے روز قیامت سے کیونکہ بعض اشخاص پہنتے ہین اطلس اور بعض پلاس
اور بعض گریان اور بعض سوار اور بعض پیادہ اللہ تعالیٰ حال قیامت کا فرماتا
ہے يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا خلاصہ جسدن ہم اکہٹا کر لاوینگے
پرہیزگارون کو رحمان کے پاس مثل مہمان کے سوار کرکے قولہ تعالیٰ وَّ
نَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا یعنی اور ہانک لیجاوینگے گنہگارون

کو دوزخ کی طرف پیاسے وقولہ تعالے یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا
یعنی جسدن پہونکین نرسنگا چلے آؤ جماعت جماعت وقولہ تعالی یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ
وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ الآیۃ یعنی جسدن سفید ہونگے بعضے منہہ اور سیاہ ہونگے بعضے
مونہہ علی الخصوص عید کے دن مصیبت رہتی ہے یتیمون پر **حکایت** فرمایا
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روز عید تشریف فرما
ہو رہے تہے صلوۃ کے لیئے راہ مین ملاحظہ فرمایا کہ چند اطفال کہیل رہے ہین
درمیان اطفال کے یک طفل گریان تہا آپنے استفسار فرمایا طفل نے کہا
اے شخص والد میرا غزوہ مین شہید ہوا اور میری والدہ نے شخص غیر سے نکاح
کیا ہے بسبب غیرتیت کے مال متروکہ مجکو نہین پہونچایا اور خارج مکان سے کردیا
روز عید ہونے سے ہمجنس اطفال کہیل رہے ہین اور مین بے طعام وشراب
رہا ہون یہی وجہ ہے گریان رہنے کی میرے دراشتعال دریاے رحمت تموج
مین آیا اور ہاتہہ اوس طفل کا پکڑکے فرمایا آیا تو راضی ہے پدر ہونے پر میرے
اور عایشہ صدیقہ مادر اور علی چچا اور حسن وحسین برادر اور فاطمہ بہن ہونے پر
پس اس کلام بشارت سے طفل مذکور نے معلوم کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہین عرض کیا زہے نصیب میرے جو یہہ مرتبہ پاؤن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو گود مین لے لیا اور مکان اقدس کو تشریف فرما ہوکے غسل
دلوایا اور ملبوسات واطعمہ سے ممتاز فرماکے صلوۃ کے لیئے ہمراہ لے آئے
اطفال کے معاینہ مین حال دیگرگون نظر آیا پوچہنے لگے کہ حال تیرا کیونکر ترقی پایا
جواب دیا کہ اول مین یتیم تہا اب پدر میرے رسول اللہ ہوئے اور عایشہ صدیقہ رض
مادر اور فاطمہ رض ہمشیرہ میری اور علی رض چچا میرے اور حسن وحسین برادر میرے
پس کیونکر فرحت نہو کہ اس مرتبہ اعلی کو پہونچایا اللہ تعالے نے مجھے باقی

اطفال آرزو کرنے لگے کاش کہ ہم یتیم ہوتے اور مرتبہ تیرا پاتے وقتیکہ وفات ہوا
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا طفل مذکور خاک بر سر کر رہا تھا اور رکھہ
رہا تھا حالا میں یتیم و غریب ہو رہا ہوں جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ملاحظہ
فرمائے اپنے سینہ مبارک سے لگا لیا اور کہا غم نہ کہا میں متکفل تیرا ہوں فایدہ

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص کہ روزہ رہا شہر رمضان کے بعدہ تابع کیا ستہ شوال
کو گویا روزہ رہا تمامی سال کے کیلئے کہ سال کے سہ صد و شصت یوم ہوتے
ہیں گویا ہر یک یوم صوم شہر رمضان کا بعد ستہ شوال کے بمقام ثواب
دہ یوم کے ہوگا اور ایک روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے
ثواب شش انبیاء علیہم السلام کا عطا کریگا اول آدم علیہ السلام کا دوم یوسف
علیہ السلام سیوم یعقوب علیہ السلام چہارم عیسیٰ علیہ السلام پنجم موسیٰ علیہ
السلام ششم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا ؛

بالخیر

این چند سطر است از احقر الزمن محمد ابو الحسن الانصاری بریلوی

الحمد لمن خلق الخلق بصنایع الاتم ؛ ویرسل الرسل لہدایۃ الامم
جل شانہ ؛ والصلوۃ علی من ہو افضل الرسل وللانبیاء خاتم
اما بعد فہذا الکتاب ینطق للحق والمواعیظ عن علامۃ الفہام احکام الشریعۃ
المولوی محمد نجم الدین علی المدراسی طبع فی شہر رجب المرجب
سنہ ۱۳۰۷ ہجریۃ نبویۃ

قطعۂ تاریخ طبع نجم الواعظین از نکتہ سنج بیہمتا صوفی باصفا مغز ایقان

جان عرفان محمد محی الدین خاطر حسنی حیدرابادی

جس لفظ سے کتاب کے چھتنے ہو لو عدد
تقسیم ہشت پر کرو باقی کو نکتہ سنج
اعداد ہفت اوسپہ زیادہ اگر کرین

اول ثریا و صفر کو پہرا وسپہ دو عدد
ہے بعد صفر ضرب پر اعداد شصت و پنج
خاطر یہ سال ختم عجب ہے نظر کرین

ولہ ایضا فارسی

للہ المنة که نجم الواعظین
کرد نجم الدین تصنیفش که او
چون تلاشم بود سال اختتام

در مواعیظ و نصیحت بے بدل
حاجی حرمین باشد بے مثل
گفت خاطر چشمۂ فیض الازل

۱۳۰۷

قطعۂ تاریخ ہمنام از سید عبد الرزاق صاحب المتخلص بہ ناظر متوطن بنگلور

مرقوم شد خوش نسخۂ پر فیض و گنج موعظت
ناظر برای سال آن آمد ندای ہاتف این

از کلک واعظ مولوی حاجی محمد نجم دین
ہمنام و ہم تاریخ خوان نجم الطلوع الواعظین

۱۳۰۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم و نصلی و نسلم علی النبی الکریم ۵

تاریخ تالیف رسالہ شیف در بیان اسرار صیام حسب مذاق واعظین فرخندہ انجام
ہر حرفش مرآت ہای معانی را بیانی و ہر لفظش بحر فیضان زبان لن ترانی را نشانی

زبان بتوصیفش گنگ و قلم بثنایش لنگ گہر ریز خامۂ عنبر شمامہ سعادت انتساب کرامت مآب عمدة الواعظین زبدة الناصحین مقبول بارگاہ الٰہی محبوب آستانہ کبریائی حاجی الحرمین حامی الملتین مولانا مولوی محمد نجم الدین علی مدراسی لازال نجوم افاداتہ لامعا علی الطالبین و شموس فیوضاتہ طالعًا علی العالمین خواستم بنوک قلم آرم وصفحۂ کاغذ را یادگار گذارم و امامن کجا و این مدح سرائی کجا حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را لیکن بحکم لکل جدید لذة بکمال بیشتی و ضیق و می نیاز مند خلیل اللہ بن صبغة اللہ مدراسی غفر لہما قاضی نواب مرحوم مدراس بضبط تحریر

وصورت تسطیر آورد

رباعی

حقا چون دُرِّ راہ اسرار آگہ — رخشان گشت از کف حقایق آگاہ

تاریخ او بر وی دل القا گشت — دریای فیض نجم الدین ناگاہ

ولہ

اسرار سر سید بیان تبیین ہے — سارے عقد صیام میں تزئین ہے

تاریخ تالیف کہا دل نے یون — ہان ہان فیض جاری نجم الدین ہے

ابیات

مرحبا دل مرحبا صد مرحبا — جسم و جان سے ہے صدا صد مرحبا

واعظ مشہور حاجی نجم دین — کاشف اسرار حق عین الیقین

موشگافی آیہ روزے میں کی — علم دریا کو عجب کوزے میں کی

جس نے دیکہا شوق سے یہ ہی کہا — اب نہیں دنیا میں ثانی شیخ کا

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا شِئْتُمْ — هٰهُنَا الْكَنْزُ الْمَعَانِیْ دَائِمْ

مدح سازی ہو کہان تجہ سے خلیل — جسقدر کی جائے ہے بیشک قلیل

سال تاریخی کہے ہین واعظین — روح جان انہار فیض نجم دین

١٢٠٧

غلطنامہ کتاب نجم الواعظین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۸	جسماً شلیہ	شملیت
۴		جسماً تثلیث	جسماً تحلیات
۵	۱	کمن طبع	کمن کتب
۱۰	۴	ماسو	ماسور
۱۱	۱۱	اشد وطا	ھی اشد وطا
۱۲	۳	ہولی	نہولی
"	۵	فدوم	قدوم
"	۲۱	مایا	فرمایا
۱۵	۱۲	لیس للہ	لیس للہ
۱۶	۲	بشھوہ	لیشھوہ
۱۹	۶	واثما	واثما
۲۰	۶	یصر	یصیر
۲۷	۱۶	کل نفس رھینۃ بما کسبت	کل نفس بما کسبت رھینۃ
۲۸	۱۸	من الطیبات	من طیبات
"	"	فاذقنا کم ان کنتم	فاذقنا کم واشکروا للہ ان کنتم
۳۰	۲	ایضاً	ایضاً
۳۳	۹	کتاب من	من
۳۵	۹	منہاج	کتاب منہاج
۳۶	۱۵	حافظہ	جافظہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۷	۹	کمال کونہایت	کمال ونہایت
۴۱	۲۰	غنی	لغنی
۴۲	۱۱	ایضاً	ایضاً
۴۳	۱۳	سبلنا ان اللہ	سبلنا وان اللہ
۴۷	۱۱	اذکرونی اذکرکم	فاذکرونی اذکرکم
۴۹	۱۰	لایبتغون منا	لایبتغون ما انفقوا منا
"	۱۱	لاخوف	ولاخوف
۵۰	۵	لغفور	لغفور
"	۹ ۱۰	یحزنہم	لایحزنہم
۵۱	۱۵	لانفسلم	لانفسکم
۵۳	۱۰	من یاتیہ	ومن یاتیہ
"	۱۰	قد عمل صالحا	قد عمل الصالحات
"	۱۳	جنات تجری	جنات عدن تجری
"	۱۸	من یاتیہ مجرما	من یاتیہ ربہ مجرما
۵۳	۱۸	کہیگا	رکھے گا
۵۶	۶	والاحنبیہ	الاجنبیہ
۵۷	۹	سغل	شغل
۶۰	۱۰	حلاوت	حلاوت
۶۱	۱۶	حصص	حفظ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٥	١٨	شمش	شمس
"	٢٠	ایمتۃ	ایمۃ
٦٦	٦	دو	دور
"	٧	یز	نیز
"	١٩	لایتشر	لاینشر
٦٨	٤	اُلبقاء	اَلبقاء
٧٤	٦	شکوبہی	لشکری
"	"	ہیں	ہین
٧٦	٥	الود	بود
٧٧	١٨	حاملی	حاصل
٧٩	٣	امام	ام
٨٠	٢٠	کہیے	کہی
٨١	١٦	عکیکم	علیکم
٨٣	١٧	خطوط	حظوظ
٨٤	١٠	تنظوت	تنتظمون
٨٩	"	قدیۃ	فدیۃ
٩٠	٣	وجواب	وجوب
"	٤	تخیر	تخییر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٩١	١	فخرالدین	فخرالدین وغیرہ
٩٣	١٧	الف	الف
٩٦	٢١	نتخذ	تتخذ
١٠٠	٢٠	افضلیت	فضیلت
١١٠	٧	ہزار شب	ہزار ماہ کے شب
١١١	٢	بنی اسرافیل	بنی اسرائیل
"	١٣	عبدو	عبدود
"	١٧	بمقال	بمثال
١١٣	٨	صلاحیت وقلت	صلاحیت قلت
١١٦	٣	قصہ	وقصہ
"	١٣	ہوا	ہو
١١٨	١٧	المسجد	المسجد
١٢١	٦	ہیں	ہیں
١٢٧	٨	کرو تم	کرو تم
"	١١	ماقدرہ اللہ	ماقدر اللہ
١٣٦	"	رکھیگا	رہیگا